وتعز من تشاء وتذل من تشاء

الحمد للہ کہ درین زمان رسالہ عجالہ

مسمّٰی بہ

رسالہ تذکیر و تانیث

یعنی

مشہور بہ مفید الشعراء

جسکو

محمد اطہر عثمانی ناظم راشد کمپنی دیوبند نے

اپنے کتب خانہ۔ راشد کمپنی دیوبند سے

شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ و منقبت سید الوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے
کمترین بندگان ایزد متعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض
کرتا ہے کہ اس ہیچمدان کی تالیفات سے جو پہلے رسالہ کارآمد شعرا بحث تذکیر و تانیث میں سنہ ۱۲۹۳ھ
میں طبع ہوا تھا وہ ناقص و ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اُس کے خطبہ میں نام
نامی و اسم گرامی مؤلف کے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت قدر قدرت نواب محمد کلب علی
خانصاحب بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا بھی درج نہ تھا۔ بنا برین مؤلف
سراپا خطا اس کی تکمیل و تصحیح کر کے اپنے ولی نعمی کا نام نامی اور اوصافِ گرامی خطبہ میں داخل کر کے
بارِ دگر معرضِ طبع میں لاتا ہے اور پھر وہ شاہد معنی بامداد و اعانتِ بندگان والائے اعلیٰ حضرت
قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولتِ انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاورِ اعظم اعلائے
ستارۂ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخاں صاحب بہادر والی ریاست
مصطفیٰ آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الیٰ یوم النشور کی زیورِ ترتیب نو
سے مرتب و مزیب ہو کر بزم ناظرینِ بالغ نظر و انجمن مشتاقانِ دیدہ ور میں اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔
اور اب نام اُس کا مفید الشعراء رکھا جاتا ہے اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدوں اور

چند فصلوں پر بنا پاتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ اور مؤلف ہیچمداں بیس[۲۱] بائیس[۲۲] برس کے زمانہ سے بوجہ پرورش فرمائی و قدر دانی و عزت افزائی اپنے آقائے نعمت مذکور والی ریاست رام پور خلد آشیاں لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکور کا تھا۔

ابیات در مدح بندگان اعلیٰ حضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلائے ستارۂ ہند جناب نواب فلک کاب نواب محمد کلب علیخاں صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیاں

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سر طور	پھر اس نے جلوہ گہ دہر میں کیا ہے ظہور
وہ طور کون مرے شہ کا آستان بلند	وہ جلوہ کون تجلائے بندگان حضور
وہ بارگاہ بلند احتشام ہے اس کی	کہ بارگاہ سلیماں ہے پست جس کے حضور
کہاں ہے آج سکندر یہ شوکتیں دیکھے	وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور
یہ کر و فر ہے یہ شان و شکوہ قابل دید	کہاں گئے جم و دارا و قیصر و فغفور
کہاں ہے عقل فلاطون کہ سیکھ لیتے ادراک	کدھر ہے فہم ارسطو کہ لے وہ درس شعور
وہ شہریار شہروں میں جسکے ہوش نخست	ازل سے عقل و وہم اسکا چار ہیں دستور
وہ نام نیک خدا نے عطا کیا ہے اسے	کہ شش جہت میں ہوا چار روز میں مشہور
جہاں فروز ہے اس کا چراغ جود و سخا	اجالا گور میں حاتم کی آج ہوگا ضرور
قریب تر ہے کہ گونجے محل کسریٰ میں	پہونچ گیا ہے یہ آوازۂ عدالت دور
کہیں یہ رحم سنا ہے کرم یہ دیکھا ہے	خود انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور
نگاہ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر میں	مسیح اس کو بنا دے جو کوئی ہو رنجور
ہوائے لطف وہ راحت اثر کہ خلق کو ہو	بہ راستے داغ جگر سوز مرہم کافور
شجاعت ایسی کہ شیر و نمیں دھاک ہے جسکی	زبان تیغ پہ جرأت کا اس کی ہے مذکور
معین لشکر تائید ایزدی اس کی	جدھر ارادہ کرے ہو مظفر و منصور
کیا وہ صاحب اقبال حق تعالےٰ نے	کہ گرد میں رہیں تم سرکشوں کی جسکے حضور

بڑے بڑے ہیں جو حکام دہر ہوں محکوم
عدول حکم کرے آسماں کیا طاقت

بڑے بڑے ہیں جو ذی اختیار ہوں مجبور
خلاف لائے ہو دور زمانہ کیا مقدور

مقدمہ۔ جاننا چاہیئے کہ مذکر یا مؤنث نہ بولے جائیں گے۔ مگر اسماء اور اسماء نہ ہوں گے۔ مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول۔ پس ظاہر ہے کہ اسمائے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہیں۔ اس لئے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنی مرد ہے لامحالہ اسم بھی اُس کا مذکر بولا جائے گا۔ اور جو مؤنث یعنی عورت ہے بالضرور نام بھی اُس کا مؤنث استعمال پائے گا الا غیر ذوی العقول کے اسماء کہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہیں کہ مذکر یا مؤنث حقیقی نہیں۔ بلکہ مجازی یعنی فرضی ہیں۔ پس اسمائے غیر ذوی العقول کی تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہے اور بعض اسمائے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع بھی آگاہی دی گئی۔ چنانچہ یہ سب اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہاں سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث و تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث میں فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے۔ اور جن میں اختلاف ہے۔ یعنی جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہیں اور بعضوں کے عندیہ میں مؤنث ہیں۔ یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہیں کہ ایک معنی پر اپنے مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور دوسرے معنی پر مؤنث آتے ہیں یا جن کی تذکیر و تانیث میں ابہام ہے وہ بیشتر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہیں۔ اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذہ معتبر و شعرائے نامور اور اُردو زباندانانِ لکھنؤ سے اخذ کرکے درج کئے گئے ہیں۔ فقط

فائدہ:۔ جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونوں صیغے ماضی ہوں خواہ دونوں صیغے امر خواہ ایک صیغۂ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ برعکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر خواہ اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مؤنث بولا جاتا ہے مانند **آمد و رفت** آمد و شد۔ زد و کوب۔ رفت و روب۔ زد و کشت۔ تگ و دو۔ رد و ارد۔ خرید و فروخت۔ شکست و ریخت۔ بود و باش نشست و برخاست۔ جست و خیز۔ قطع و برید۔ گفت و شنید۔ تراش و خراش۔ دار و گیر۔ گیر و دار۔ دوا دوش۔ ہست و بود۔ شست و شو۔ تگ و پو۔ کم و کاست۔ داد و دہش۔ داد و ستد۔ وغیرہ کے سوائے بند و بست۔ سوز و گداز۔ خورد و نوش۔ خورد و پوش۔ ساز و باز۔ خواب و خور۔ بست و کشاد۔ کے کہ یہ مذکر آتے ہیں۔

فائدہ:- جو دو لفظ کہ معاً بولے جاتے ہیں حرفِ عطف ان کے درمیان میں ہو۔ خواہ نہ ہو یا باہم اپنی تذکیر و تانیث اختلاف رکھتے ہوں گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف ہیں تو کبھی برعایت تذکیر و تانیث جزو دوم کے مذکر یا مؤنث استعمال پاتے ہیں۔ مثلاً آب و ہوا۔ آب و غذا۔ نشو و نما۔ چرخ و پوجا۔ آب و گل۔ قلم دوات کو مؤنث بولیں گے۔ اور نان و نمک۔ کشت و خون۔ تخت و تاج۔ دوات و قلم کو مذکر استعمال کریں گے۔ اور کبھی رعایت تذکیر و تانیث جزو اول کی کرتے ہیں۔ مثلاً آبرو۔ ردّ و بدل شکر قند کو مؤنث بولیں گے۔ اور پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ گلشکر کو مذکر استعمال کرینگے اور کبھی ایسے دونوں لفظوں کو مانند برق و سحاب پشت و رو رنگ و بو۔ روز و شب۔ دن رات وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع مذکر یا ضمیر جمع مذکر کیساتھ زبان پر لاتے ہیں رشک مغفور فرماتے ہیں۔

تو ہے وہ آئینہ رو جسکی ہیں یکساں پشت و رو	آج تک دیکھی نہ تھی تنویر پشت آئینہ

بحر مرحوم ع متعارض حیات ہیں یہ دن رات نہیں + اور اگر دونوں لفظ متفق ہیں۔ اپنی تذکیر و تانیث میں تو دونوں مذکر یا دونوں مؤنث بولے جائیں گے۔ مثلاً آب و رنگ آب و دانہ۔ آب و نمک۔ گلقند کو مذکر اور آب و تاب۔ جستجو۔ گفتگو کو مؤنث بولیں گے سوائے لفظ شیر برنج۔ وچھیر بدل۔ ونیشکر کے کلمہ اوّل و دوم کے دونوں جزو مذکر ہیں۔ لیکن مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور کلمہ ثالث کے دونوں جزو مؤنث ہیں لیکن مذکر بولا جاتا ہے

فائدہ:- جو کلمہ فارسی کا کہ اصل میں دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئے گا مانند خوناب۔ گلاب۔ نوشخند۔ زمین قند۔ کے اور اگر جزو دوم مؤنث ہے تو مؤنث بولا جائے گا۔ مانند سالگرہ۔ آبجو۔ نازبو۔ مہتاب۔ کے سوا خون بہا اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہیں۔

فائدہ:- معشوق کے جتنے القاب ہیں مثل دلبر۔ ستمگر۔ بیدادگر۔ شوخ۔ گل۔ ماہ۔ مہر۔ محبوب۔ گلعذار۔ پری رخسار۔ سیمتن۔ گلبدن۔ جنگجو۔ خوبرو۔ تندخو۔ حور۔ پری۔ جلّاد۔ ستم ایجاد۔ قاتل۔ زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہیں۔

فائدہ:- عاشق کے جتنے القاب ہیں۔ دل فگار۔ رنجور۔ مہجور۔ جانباز۔ جاں نثار۔

بیخود۔ دیوانہ۔ بیتاب۔ بیقرار۔ بے صبر۔ ناشاد۔ ناکام وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہیں۔

فائدہ:۔ حق تعالیٰ کے جتنے اسماء ہیں سب مذکر آتے ہیں۔

فائدہ:۔ جتنے کتاب کے اسماء ہیں بیشتر ان میں سے مؤنث بولے جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ شراب کے جتنے نام ہیں سب مؤنث آتے ہیں۔ سوا بادہ کے فارسی ہیں اور پھول کے ہندی ہیں کہ یہ دونوں مذکر ہیں۔

فائدہ:۔ جملہ ستاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔ سوا زہرہ و ناہید و مشتری و برجیس کے یہ چاروں اسم مؤنث آتے ہیں ناسخ نقد جاں لائی ہے نالے مول نور اُس ماہ سے + مشتری رکھا ہے نام اپنے لئے برجیس کا ۔ تیرا غلام کچھ مہ کنعاں فقط نہیں + کہتی ہے مشتری بھی میں تیری خریدہوں۔

فائدہ:۔ گنجفہ کے آٹھوں بازیوں کے نام یعنی تاج۔ سفید۔ شمشیر۔ غلام۔ چنگ۔ سرخ برات۔ قماش۔ مؤنث آتے ہیں۔

فائدہ:۔ رنگ کے جتنے نام ہیں مثل آسمانی۔ زعفرانی۔ دھانی۔ گلابی۔ بادامی۔ نارنجی شربتی۔ اگرئی۔ فیروزی۔ چنپئی۔ فالسائی۔ سنہری۔ وغیرہ کے اشیائے مذکر کیساتھ مذکر اور اشیائے مؤنث کے ساتھ مؤنث آتے ہیں۔ مثلاً آسمانی۔ دھانی چنپئی۔ سنہری۔ کا اطلاق پیراہن وقبا اور انگرکھا۔ ٹوپی پر کرتے ہیں۔

فائدہ:۔ زبان کے جتنے نام ہیں مانند عربی۔ یونانی۔ عبرانی۔ رومی۔ ترکی۔ فارسی۔ انگریزی ہندی۔ بھاکا۔ پشتو۔ سنسکرت وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہیں۔ سوا اُردو کے کہ یہ مؤلف ہیچمداں کے عندیہ میں مذکر ہے۔

فائدہ:۔ حروف تہجی کے جتنے اسماء ہیں اُن میں سے بعضے اپنی تذکیر و تانیث میں متفق علیہ ہیں اور بعض مختلف فیہ ہیں۔ چنانچہ اختلاف اُن کا اُن کے مقاموں پر بیان کیا جائیگا۔ اور مؤلف مستہام نے اپنی رائے بھی بعد بیان کے لکھدی ہے۔

فائدہ:۔ اعداد سے جملہ اسماء معدود مذکر کے ساتھ مذکر اور معدود مؤنث کیساتھ مؤنث بولے

لہ ناسخ ہیں جو صاحب درد اُن سے دور ہے سامان عیش + بادہ کھینچا ہے کسی نے زخم کے انگور کا۔
بحر مرحوم بہار موجۂ ہستی ہے اُن آنکھوں کے ڈوروں میں + بھرا ہے بادۂ گلرنگ نرگس کے کٹوروں میں ۱۲ منہ

جاتے ہیں مثلاً ایک کام کو ایک کام کیا اور سَو کام کو سَو کام کئے بولیں گے اور ایک بات کو ایک بات کی اور سَو باتوں کو سَو باتیں کیں کہیں گے۔

فائدہ:۔ آوازکے جتنے اسماء ہیں مانند کوکو۔ قلقل ۔ چٹ چٹ۔ غٹ غٹ۔ چھم چھم دھم دھم۔ دھڑ دھڑ۔ تڑاتڑ۔ سن سناہٹ۔ سرسراہٹ وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتی ہیں۔

فائدہ:۔ بحور۔ عروض۔ کے جملہ اسما مثل طویل۔ مدید۔ بسیط۔ ہزج۔ رجز۔ رمل۔ وافر۔ کامل۔ منسرح۔ مجتث ۔ سریع۔ خفیف۔ مضارع۔ قریب۔ جدید۔ مشاکل۔ عمیق۔ مقلوب۔ طویل۔ متدارک۔ متقارب۔ مقتضب وغیرہ کے مؤنث استعمال پاتے ہیں۔

فائدہ:۔ مہینوں کے جتنے نام ہیں خواہ عربی کے ہوں خواہ فارسی کے، خواہ انگریزی کے، خواہ ہندی کے مانند محرم۔ صفر۔ ربیع الاوّل۔ ربیع الآخر۔ جمادی الاولیٰ۔ جمادی الآخر۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ آبان۔ دی۔ اردی۔ بہشت۔ بہمن۔ آذر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ اپریل۔ جون۔ اگست۔ ستمبر۔ کنوار۔ کاتک۔ اگھن۔ ماہ۔ پوس۔ پھاگن۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ اساڑھ۔ ساون۔ بھادوں وغیرہ کے سب مذکر بولے جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ بند آتا ہے۔ مانند کمربند۔ سینہ بند۔ شکاربند۔ آزاربند۔ گلوبند۔ بازوبند۔ ہفت بند۔ دربند۔ شلواربند۔ زیربند۔ حنابند۔ دست بند۔ علی بند۔ حسین بند۔ سیج بند۔ آڑبند۔ جوزبند۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔ (ہندی)

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں لفظ آب و تاب تاب آتا ہے مانند تالاب۔ دولاب سیلاب۔ گرداب۔ خون ناب۔ زہرآب۔ زردآب۔ سرد آب۔ دوشباب۔ تیزآب۔ سیماب۔ پیشاب۔ سفید آب۔ گلاب۔ حباب وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ جس لفظ کے آخر میں کلمہ بان ہے مانند بادبان۔ سائبان۔ دیدبان۔ مدن بان۔ وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے۔ سوائے نردبان۔ اور آن بان کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہیں۔

فائدہ:۔ جس کلمہ کے آخر میں دان آتا ہے مانند ناودان۔ نخلدان۔ دیگ دان۔ تابدان۔ قلم دان۔ نمک دان۔ خاندان۔ بچہ دان۔ عطردان۔ سرمہ دان۔ چراغدان۔ شمع دان۔ وغیرہ والفاظ ہندیہ مثل پان دان۔ خاصدان۔ اوگال دان۔ پیکدان وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس کلمہ کے آخر میں لفظ مان ہے مانند خانماں- دودمان- آسمان کے مذکر آتا ہے۔ باستثناء ریسمان- کہ یہ استعمالاً مونث ہے اور لفظ مہمان مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس کلمہ کے آخر میں واں ہے وہ بیشتر مذکر بولا جاتا ہے مانند کارواں- پیچواں- تاوان- لپٹیوان- چھانواں- پرچھاواں- سانواں- بھلاواں- کنواں- دھواں- ساتواں آٹھواں- نواں- وغیرہ کے سوا فارسی میں لفظ نواں (نام دوا ۱۲) کے کہ یہ مونث آتا ہے۔

فائدہ:- جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ ویں آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے۔ مانند پانچویں- ساتویں- آٹھویں- نویں- دسویں وغیرہ کے۔

فائدہ:- جس لفظ کے آخر میں کلمہ ستان ہے مانند ترکستان- ہندوستان- کوہستان- گلستان شبستان نیستان سنبلستان وغیرہ کے مذکر آتا ہے لیکن سوائے اس گلستان و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہیں مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ[۱]:- جس لفظ فارسی کے آخر میں کلمہ سار آتا ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار نمکسار وغیرہ کے۔

فائدہ:- جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ پن آتا ہے مانند بچپن- لڑکپن- دیوانہ پن- بھولاپن- تراپن- بانکپن- بیساختہ پن- ڈھیٹ پن- کے مذکر آتا ہے۔

فائدہ:- جس لفظ فارسی کے آخر میں کلمہ زار- آتا ہے مانند مرغزار- لالہ زار- گلزار- بازار- وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس کلمہ کے آخر میں لفظ کار آتا ہے۔ مانند بھرکار- روکار- پرکار- جھنکار- بھنکار- چھنکار- پکار- ڈکار- پھنکار- کھنکار- للکار- پھٹکار- وتکار وغیرہ کی مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس کلمہ ہندی کے آخر میں سین مصدری آتا ہے مانند مٹھاس- کھٹاس- اونچاس (بلندی ۱۲) نچاس- ہگاس- متاس- نکاس وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے۔

فائدہ[۲]:- جس کلمہ ہندی کے آخر میں نون مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پاتا ہے۔ مانند اینٹھن- الجھن- جلن- سوجن- دھڑکن- بھڑکن ٹیکن سیلن- کھرچن- پوچھن پھسلن چھیلن- بلی لوٹن (نام دوا ۱۲) وغیرہ کے سوا چلن کی کہ مذکر بولا جاتا ہے۔

۱؎ جس لفظ کے آخر میں کلمہ بار آتا ہے مانند رودبار- زنگبار- کاروبار- گھربار- دربار وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس لفظ ہندی کے آخر میں کلمہ نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہے مانند ٹھوٹھنی۔ جوگنی۔ راگنی۔ اونٹنی۔ شیرنی۔ ہرنی۔ گوندنی۔ ناگنی۔ نہرنی۔ کھرنی وغیرہ کے مؤنث بولا جاتا ہے۔

فائدہ:- جس کلمہ کے آخر میں یائے نسبتی آتی ہے۔ اگر وہ کلمۂ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائے گا۔ اگر مؤنث ہے تو مؤنث آئے گا۔ مثلاً عربی۔ تازی۔ ترکی سے جہاں اسپ مراد لیں گے مذکر بولیں گے اور جہاں زبان مراد لیں گے مؤنث بولیں گے۔

فائدہ:- جس اسم مفرد کو جمع کرینگے اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تائے موقوفہ تائے مختفیہ رکھتا ہے تو حالت فاعلیت میں بجائے الف و تا و ہا کے یائے مجہول لائینگے۔ جیسے تماشا۔ دلاسا۔ بتاسا۔ گھوڑا۔ گدھا۔ کپڑا۔ ذرہ۔ جلوہ۔ نسخہ۔ پردہ۔ غنچہ۔ آئینہ۔ کو حالت جمع میں تماشے۔ دلاسے۔ بتاسے۔ گھوڑے۔ گدھے۔ کپڑے۔ ذرے۔ جلوے۔ نسخے۔ پردے۔ غنچے آئینے کہینگے۔ اور حالتِ مفعولیت میں اُس الف و تا و ہا کو محذوف کر کے واو نون جمع کا بڑھا دینگے۔ جیسے تماشا کو تماشوں دلاسا کو دلاسوں۔ بتاسا کو بتاسوں۔ کپڑا کو کپڑوں۔ ذرہ کو ذروں۔ جلوہ کو جلووں۔ نسخہ کو نسخوں۔ غنچہ کو غنچوں۔ اور آئینہ کو آئینوں بولینگے اور کبھی حرف اُس اسم مفردِ مذکر کو جس کے آخر میں الف ہے حالتِ جمع میں بھی بصورت مفرد پڑھتے ہیں یعنی بجائے الف یائے مجہول نہیں لاتے۔ جیسے دریا۔ صحرا۔ سراپا۔ کہ ان کو حالتِ جمع میں بھی اسی صورت سے پڑھیں گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر میں عین مہملہ ہو جیسے مطلع۔ مصرع اُس کی بھی ہے لیکن وہ صورت جمع میں درحالت فاعلیت ما قبل عین مکسور پڑھا جائیگا اور حالتِ مفعولیت میں آخر لفظ میں عین کو باقی رکھیں گے۔ اور واو نون جمع کا زیادہ کر دیں گے۔ اور اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ نہیں رکھتا ہے تو ما بعد اس کے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائیں گے۔ مثلاً یوں کہیں گے۔ بادل آئے۔ گل پھولے چمن شگفتہ ہوئے یا بادل ہیں گل ہیں چمن ہیں یا تھے اور حالت مفعولیت میں وہی واو نون جمع کا زیادہ کریں گے۔

فائدہ:- جس اسم مفرد مؤنث کو جمع کریں گے۔ اگر وہ اسم اپنے آخر میں یائے معروف رکھتا ہے تو اس کے بعد الحاق الف و نون کا درحالتِ فاعلیت کیا جائے گا۔ جیسے دری۔ شطرنجی۔ چاندنی کو دریاں۔ شطرنجیاں چاندنیاں بولیں گے۔ اور درحالتِ مفعولیت وہی واو نون جمع کا زیادہ

کریں گے۔ اور اگر وہ اسم اپنے آخر میں الف یا تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ یا اور کوئی حرف سوائے یائے معروف کے رکھتا ہے تو مابعد اس کے درحالتِ فاعلیت ی اور نون لائینگے۔ جیسے ادا۔ صدا۔ جفا۔ ابتدا۔ انتہا۔ تمنا۔ بینا۔ توبہ۔ فاختہ۔ بلبل۔ قسم۔ رسم کی جمع ادائیں۔ صدائیں۔ جفائیں۔ ابتدائیں۔ انتہائیں۔ تمنائیں۔ بینائیں۔ بلبلیں۔ قسمیں۔ رسمیں۔ اور توبہ اور فاختہ وغیرہ کے تائے موقوفہ اور ہائے مختفیہ کو الف سے بدلکر توبائیں۔ فاختائیں لائیں گے۔ اور حالتِ مفعولیت میں وہی واؤ نون جمع کا زیادہ کردیں گے۔

فائدہ:۔ جس لفظ کی تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اُس کے تذکیر و تانیث پر دلالت نہ کرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف مستہام کی رائے ناقص میں اُس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیئے۔

فصل اوّل اُن اسماء کے تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں الف ہے

اغوا۔ افشا۔ افترا۔ مدعا۔ معمّا۔ پا۔ دریا۔ بینا۔ سراپا۔ دلاسا۔ بادیا۔ سودا۔ صحرا۔ طوبا۔ ثریا۔ تماشا۔ دعویٰ۔ شکویٰ۔ بلویٰ۔ من سلویٰ۔ حلوا۔ لاما۔ مداوا۔ ماوا۔ احیا۔ اخفا۔ اجرا۔ استقرا۔ استہزا۔ بتاسا۔ پارا و تارا۔ پپیا۔ لوٹا۔ چھلکا۔ لٹکا۔ تنکا۔ آٹا (نافیہ۱۲)۔ بٹرا (نافیہ۱۲)۔ بیڑا۔ ماتھا۔ کوٹھا۔ میلا۔ گنڈا۔ کپڑا۔ چھاپا۔ باجا۔ راجا۔ کھاجا۔ مالا۔ پالا (ہندی۱۲)۔ چالا۔ جھالا۔ چھالا۔ گالا (بیائے مجہول)۔ آلا (بیائے معروف)۔ گالا۔ سایا وغیرہ سب مذکر آتے ہیں۔ باستثنائے لفظ آشیا[۵۱]۔ جا۔ پروا۔ شہنا۔ قرنا۔ ابتدا۔ انتہا۔ اشتہا۔ اقتدا۔ اعتنا[۵۲]۔ اکتفا۔ التجا۔ امتلا۔ کیمیا۔ مرحبا۔ ہیجا۔ لغا۔ صل علیٰ۔ استدعا۔ استغنا[۵۳]۔ انشا۔ ایذا۔ صہبا۔ سیما۔ دنیا۔ عقبیٰ۔ حمیٰ۔ تمنا۔ کربلا۔ واویلا۔ چون و چرا (کلمہ تحسین جنگ۱۲)۔ رعایا (غارنہ۱۲)۔ برایا۔ قلیا[۵۴]۔ مینا۔ شاما۔ کوکلا۔ گنگا۔ جمنا (پیشانی۱۲)۔ گھاگھرا۔ چینیا۔ ٹھالنکا۔ کچھوا۔ پُروا۔ بھاکھا۔ پوجا۔ بیجا۔ آلا۔ ستیلا (گل سحر دف۱۲)۔ ماتا (زبان باکھا۱۲)۔ و بعض حروف تہجی مانند (مصطلح از تحفیف باران۱۲) با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ فا۔ ہا۔ یا کہ یہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور املا مختلف فیہ ہے

۵۱ میر کلو عرش ؎ آسیا کہتی ہے ہر روز باواز بلند + رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے ۵۲ اسیر نہ اٹھانہ حضرت کی تعظیم کی + نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی ۵۳ شیخ ناسخ شکل ان کی دیکھ کر ہوتی ہے استغنا مجھے + یہ بخیل اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہیں۔ ۵۴ مرزا برق مرحوم ع اپنی فراق یار نے قلیا تمام کی۔

یعنی مذکر و مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے لیکن مذکر بیشتر اور مؤنث کمتر جیسا کہ رشک مغفور مؤنث فرماتے ہیں ؎ نامہ جاناں ہے کیا لکھا مری تقدیر کا + خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے۔ الا مؤلف اس کی تذکیر کا ہی قائل ہے۔ اور لفظ مالا کی بھی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ بعضے مؤنث بولتے ہیں اور بعضے مذکر لیکن بقیہ نظم فصحائے لکھنؤ کے کلام میں مذکر ہی پایا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ ؎ تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے + لے پری مالا سر دہی کا یہ مالا ہو گیا۔ رشک مغفور ؎ اے شہادت میں نہیں طالب جڑاؤ ہار کا + چاہیئے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا۔ بحر مرحوم ؎ ہر بار شبہہ ہے ترے دانتوں کے عکس پر + مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے۔ برق مرحوم ؎ ع بنے ہیں میرے لئے موتیوں کے مالے سانپ۔ تنبیہ: فصحائے دہلی مالا کو فقط مؤنث بولتے ہیں۔ اُن کے استعمال میں مذکر نہیں ہے۔

فصل بیان میں اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر میں الف ہے اور سہ حرفی ہیں

ادا۔ بقا۔ فنا۔ بلا۔ ملا۔ جلا۔ دلا۔ دغا۔ صدا۔ قضا۔ جفا۔ دوا۔ دعا۔ صبا۔ حنا۔ عنا۔ قبا۔ سزا۔ جزا۔ ربا۔ جٹا۔ گیا۔ گھٹا۔ کتھا۔ سبھا۔ کھیا۔ وغیرہ سب مؤنث آتے ہیں۔ باستثنائے لفظ خدا سہا۔ عنا۔ غنا۔ زنا۔ تنتا۔ ربا۔ ورا۔ اما۔ عصا۔ طلا۔ سما۔ ہما۔ غطا۔ پٹا۔ پٹا۔ روا۔ لوا۔ گلا۔ جتھا۔ لوا۔ دوا۔ کھوا۔ جوا۔ شوا۔ مسا۔ بیا۔ نیا۔ بھلا۔ برا۔ پرا۔ کھرا۔ چڑا۔ چھڑا۔ کڑا۔ گڑھا سہرا۔ دیا۔ نیا۔ ڈھیا۔ پیا۔ منڈھا۔ کہ یہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور فضا بہار و کیفیت کے معنی پر مؤنث ہے۔ اور میدان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے۔ المؤلفہ ؎ جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہِ دین + شکر خدا کو اور فضا سے دہن ملا۔ اور نوا بھی آواز کے معنی پر مؤنث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر اور خلا بھی مختلف فیہ ہے۔ چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہیں۔ ناسخ ؎ ہے یوہیں ترک ہوا ہمکو اگر اے فلسفی +

۵۱ رشک مغفور۔ طاعت میں ریا تجھ سے جو ناخوشی ہو گی + پرستش میں غضب کی جان خراشی ہو گی ۱۲۔

۵۲ برق مرحوم ع پاؤں بہر لنگ عالم میں عصا ہے لنگ کا ۱۲ ۵۳ اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لئے جاتا ہے۔ حاجت شمع ہے شاید کہ ہما کے گھر میں ۱۲ ۵۴ شیخ ناسخ مغفور کیا پتا چاہیئے ترے گھر کا۔ دل سے لونگا میں کام رہبر کا ۱۲

۵۵ مشترک فیہ ہے آتش ؎ منڈلا رہی ہے کیوں یہ ہما چیل کیطرح۔ شاید وہاں سگ سے مرا استخواں گرا ۱۲ میر لکھنوی۔

ثابت لپنے عالم دل میں خلا ہو جائیگا - برق مرحوم ؎ سمائی دل تنگ کی دیکھئے کہ عالم میں ثابت خلا ہو گیا - اور رشک مغفور مؤنث کہتے ہیں ؎ خلا ٹھہری محال عقل اگر تو کیا سبب اس کا + دل جاناں ہوائے صحبت عاشق سے خالی ہے - لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہے - الابشیتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور آب و غذا آب و ہوا برعایت تانیث جزو دوم کے مؤنث بولے جاتے ہیں اور نشو و نما مختلف فیہ ہے - ناسخ مغفور مذکر فرماتے ہیں ؎ خط کو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہیں + سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہیں - اور خواجہ وزیر مرحوم و بحر مرحوم مؤنث کہتے ہیں - وزیر ؎ آنسو بہا تو رشتہ بپا مرغ دل ہوا دانہ نے کی جو نشو و نما دام ہو گیا - بحر گل کھلاتی ہے عجب نشو و نما ساون کی - اور مؤلف نے بھی مؤنث کہا ہے ؎ طول عمل سے ہوتی ہے نشو و نما کسے + چڑھتی نہیں منڈھے جو کبھی بیہودہ بیل ہے - لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ نشو و نما مؤنث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہے - اور لفظ خوں بہا اور قبلہ نما بھی خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہیں ان کی تذکیر میں اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مؤنث نہیں بولتا -

فصل تیسری بیان میں اُن اسمائے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کی جنکے آخر میں یائے تحتانی یا الف کشیدہ ہو یعنی کلمہ یا ہی

انگیا - ڈبیا - چڑیا - پڑیا - کرٹیا - بھیّا - تنیا - بٹیا سنکھیا - پنکھیا - جانگیا - اجودھیا - وغیرہ سب مؤنث آتے ہیں - باستثنائے لفظ ترپولیا - پستولیا - سنپولیا - موتیا - تو بیا - لونیا مونیا - بادیا - دھنیا - بھیڑیا - بھیا ہنسیا - چوپا - ڈویا - سویا - کویا - کھویا - ڈوریا - روپیا - دلیّا[۲] - چھٹیا - چوڑیا - لہریا - مداریا - کہ اتنے کلمے مذکر بولے جاتے ہیں - اور تیلیا - مونگیا - سیمابیا وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ ان میں سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزوں کے ساتھ مذکر اور مؤنث چیزوں کے ساتھ مؤنث آتا ہے - مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونوں کو بولینگے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونوں پر کریں گے اور سیمابیا کبوتر - کبوتری - دونوں کو کہیں گے - اور سینکیا بڑھیا - گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہیں وہ بھی اشیائے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیائے مؤنث کے ساتھ مؤنث بولے جاتے ہیں مثلاً سینکیا کا اطلاق

(حاشیہ بین السطور: نکاری معروف ۱۲ — قماش معروف ۱۲ — قسمے از قلیا ن ۱۲)

[۱] برق مرحوم تاثیر اس مقام کے آب و ہوا کی ہے [۲] غلہ کہ آنرا گندہ سائیدہ باشند ۱۲ منہ

گلبدن ۔ شالباف ۔ دونوں پر کیا جائے گا ۔ اور بڑھیا گھٹیا نین سُکھ تنزیب دونوں کو کہیں گے ۔

فصل چوتھی[1] اُن اسما کے بیان میں جنکے آخر میں یائے تازی ہے

آب ۔ باب ۔ خواب ۔ داب ۔ جواب ۔ ثواب ۔ عذاب ۔ رباب ۔ گلاب ۔ کباب ۔ شباب حباب ۔ شہاب[1] ۔ خطاب ۔ عقاب ۔ حجاب ۔ حساب ۔ آفتاب ۔ ماہتاب ۔ انتخاب ۔ قراب (نیام شمشیر ۱۲) اجتناب ۔ احتساب ۔ ارتکاب ۔ غاب ۔ اعاب ۔ عقاب ۔ غراب ۔ سحاب ۔ عقاب ۔ خضاب ۔ دوشاب (شیرۂ انگور ۱۲) ۔ خوناب ۔ پیچ و تاب ۔ التہاب ۔ اکتساب ۔ انتساب ۔ سیلاب ۔ تالاب ۔ اصطرلاب ۔ عناب ۔ تیزاب ۔ انقلاب ۔ اضطراب ۔ سرخاب ۔ سیماب ۔ گرداب ۔ قلاب ۔ جلّاب ۔ پیشاب ۔ وغیرہ اور آداب[2] ۔ القاب ۔ احباب ۔ اسباب ۔ ارباب ۔ دواب وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں ۔ باستثنائے شراب ۔ نراب (ہندی ۱۲) ۔ رکاب ۔ کتاب (شقار یا ادنی بلغ ۱۲) ۔ جناب ۔ طناب ۔ ذناب ۔ محراب ۔ مضراب ۔ قبقاب ۔ کمخاب ۔ جوراب ۔ مہتاب ۔ قاب ۔ ام الکتاب (قرآن مجید ۱۲) ۔ نصاب ۔ خلاب (کیچڑ ۱۲) ۔ راب (ہندی ۱۲) ۔ ناب[3] ۔ ڈاب (نام کتاب ۱۲) ۔ کہ اتنے کلمے مؤنث آتے ہیں اور آب جو مرادف تاب ۔ یا آبداری کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے ۔ شیخ ناسخ مؤنث فرماتے ہیں ۔ ؎ دانت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید + ہائے کیا ان موتیوں میں آب ہے شمشیر کی ۔ اور خواجہ آتش مغفور اور بحر مرحوم مذکر کہتے ہیں ۔ آتش نشہ ہی میں یا الٰہی میکشوں کو موت دے + کیا گہر کی قدر جب آب گہر جاتا رہا ۔ ولہ ع ڈوبوں میں ڈبوئیگا آب گہر مجھے + بحر مرحوم ۔ ؎ جبکہ سمجھے زندگی مرنا تہ شمشیر یار + اپنے حق میں آب حیواں آب آہن آگیا ۔ لیکن مؤلف مستہام کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب ۔ جہاں پانی کے معنی پر مستفاد ہو اُسے مذکر بولنا چاہئے ۔ اور جو معنی آبداری یا مرادف تاب ہے وہ مؤنث استعمال کیا جائے آگے جو فصحا کی رائے اور تاب میں بھی اختلاف ہے جو چمک ۔ اور جلا ۔ یا طاقت و تحمل کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے ۔ شیخ ناسخ ؎ خط سے دونی ہوگئی اسکے دہن کی آب و تاب + خضر کے فیض قدم سے آب حیواں بڑھ گیا ۔ ولہ ؎ بتوں کے پردے میں ہم دیکھتے ہیں نور خدا + کہ صاف دیکھنے کی لے کلیم تاب نہیں اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے شیخ ناسخ مغفور مصرعہ ۔ یہ پیچ و تاب کب ہیں بھلا

---

[1] ؎ وہ پیراہن میں تیرے رنگ سرخ کو دیکھے + بھرا نہ دکھا ہو جس نے شہاب شیشے میں [2] ذوق ؎ میں نہ تڑپا جو دم ذبح سو یہ باعث تھا + رہا مد نظر عشق کا آداب مجھے [3] خط راست کہ طول دارد و عرض ندارد میشود ۱۲

موجِ آب میں + لمولفہ ؎ گل پیچ و تاب کچھ نہیں حاسے زیادہ تھا + گھٹتا نہ کیونکر رشتۂ جان
تا بدادہ تھا اور نقاب بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین نے مذکر کہا اور شعرائے متاخرین نے
علی الخصوص شیخ ناسخ اور تلامذہ شیخ ناسخ نے جہاں فرمایا ہے مونث فرمایا ہے۔ چنانچہ متتبع کلام
اساتذہ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ شیخ ناسخ ؎ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا + آیا وہیں خیال کسی
کے نقاب کا۔ سراب بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے یعنی بعضوں کے عندیہ میں مذکر ہے اور
بعضوں کے نزدیک مونث۔ ادب۔ تعب۔ حسب۔ نسب۔ سبب۔ لعب۔ ذہب۔ غضب۔ غیہب
طرب۔ لقب۔ ندب۔ قصب۔ مطب۔ رطب۔ حلب (انی ۱۲)۔ عرب۔ شغب (شور و خروش ۱۲)۔ وجب۔ لب۔ کوکب۔ عقرب
قالب۔ مطلب۔ مکتب۔ ذوذنب۔ رجب۔ رب۔ مذہب۔ مشرب۔ نخشب (نام مقامے ۱۲)۔ غبغب۔ عنب۔
مخلب (چنگال ۱۲)۔ ڈب۔ ڈھب۔ پرب (ہندی ۱۲)۔ ارب (بمعنے عدد ۱۲)۔ کھرب۔ کرتب وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے
ہیں۔ باستثنائے تپ۔ شپ۔ جب۔ طلب۔ ذنب۔ حطب (ہیزم ۱۲)۔ خشب (چوب ۱۲)۔ طحلب (کائی ۱۲)۔ منتخب (کتاب لغت ۱۲)۔ مقتضب (بحری از بحور ۱۲)
منتہی الارب (نام کتاب لغت ۱۲)۔ بنت العنب (شراب انگور ۱۲)۔ چھب (ہندی ۱۲)۔ رکیب (نام شہر ۱۲)۔ کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہیں۔ موجب۔ قالب
مغرب۔ لعب۔ مراتب۔ جوانب۔ جباجب۔ مطالب۔ مصائب۔ عجائب۔ غرائب۔ مواجب
اقارب۔ عقارب۔ مناقب۔ کواکب۔ مآرب (خشکو ۱۲)۔ شوارب۔ کتائب (جمع کتیبہ بمعنی لشکر ۱۲)۔ حواجب (جمع حاجب ۱۲)۔ قوالب۔
تجارب۔ نوائب۔ مناصب۔ مغارب۔ معارب۔ مذاہب۔ ثواقب وغیرہ تمام جمع کے
صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ طب۔ عنب۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ جب۔ تب۔ اور تعجب۔ تعصب
ترتب۔ تشرب۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ بروزن تفعل آتے ہیں۔ سب مذکر بولے
جاتے ہیں۔ باستثنائے لفظ حب کہ یہ استعمالاً مونث ہے۔ حجب۔ حطب۔ کتب مذکر آتے ہیں۔
عرب۔ کرب۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جرب (علت خارش ۱۲)۔ حرب۔ ضرب۔ مونث آتے ہیں۔ شرب[51]
شرب[52]۔ قرب۔ مذکر ہیں۔ ترب۔ مونث ہے۔ جلب۔ سلب۔ قلب۔ کلب۔ مذکر ہیں۔
اسلوب۔ محبوب۔ مشروب۔ جنوب (مولی ۱۲)(?)۔ غروب۔ اور حبوب۔ لوب۔ لبوب۔ قلوب۔ رسوب
وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ دوب۔ مونث ہے۔ آشوب۔ ڈوب۔ تشوب۔ دوب مذکر بولے
جاتے ہیں۔ چوب۔ جاروب۔ رفت و روب۔ زد و کوب (بواو مجہول ۱۲)۔ (تباہی ۱۲)(?) مونث آتے ہیں۔ جیب۔ ریب۔
شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جریب۔ قریب۔ ہلیب

۵۱ رشک مرحوم۔ تیری بدہی ہے پھلے پھولے ہوئے ہار کی طرح + پھل زمرد کے جڑے ہیں پر ب الماس کی پھول ۱۲ منہ

۵۲ مرزا برق مرحوم۔ سرخ رنگت ہو گئی آیا جو نشہ آنکھ میں + شرب جی ساقی علاج نرگس بیمار تھا ۱۲

عنلیب[۶]۔ جیب۔ اور تادیب۔ ترکیب۔ ترتیب تشبیب۔ تقریب۔ تعریب۔ تعذیب۔ تقلیب۔ تہذیب۔ تخریب (ہندی زبان ۱۲)۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہیں۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ لفنیب (ہجیب؟ ۱۲)۔ زبیب قضیب۔ حبیب۔ رقیب۔ مذکر استعمال پاتے ہیں۔ سیب۔ آسیب۔ تشکب۔ فریب۔ نشیب (مویز ۱۲) (آلۂ تناسل ۱۲) مذکر ہیں۔ اریب۔ نہیب۔ زیب[۱]۔ پازیب[۲]۔ کریب۔ جیب۔ تنزیب۔ مؤنث ہیں۔ نقب۔ مؤنث ہے۔ جاذب[۳]۔ کعب۔ رعب۔ عجب۔ قطب۔ کسب۔ لیتب (کیسۂ زیر دامن ۱۲)۔ نصب مذکر آتے ہیں۔

فصل پنجم بیان میں ان اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں بائے فارسی ہے

اسپ مذکر ہے۔ بھاپ۔ تھاپ۔ ٹاپ۔ جاپ۔ ناپ۔ آپ۔ دھاپ۔ مؤنث آتے ہیں۔ پاپ۔ ملاپ۔ کٹناپ۔ گرداپ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور الاپ مختلف فیہ ہے۔ مذکر مؤنث دونوں طرح بولا جاتا ہے۔ چنانچہ قدرت نے (پالوشن بھیل ۱۲) (کلاں ہے لغت انگریزی ۱۲) مذکر کہا ہے ؎ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہیں یہ سب الاپ + گر صدائے بانگ ہے اور نغمۂ ناقوس ہے۔ اور مؤنث کی کوئی مثال مؤلف کو کلام اساتذہ میں ملی نہیں جو لکھی جاتی۔ الّا یاد پڑتا ہے کہ مؤنث بھی کہا گیا ہے۔ سانپ مذکر ہے۔ جھانپ۔ چانپ۔ کانپ۔ مؤنث ہیں۔ تپ مذکر ہے۔ تپ۔ گپ۔ دھپ۔ غلنپ۔ ٹپ۔ ٹپ۔ غپ۔ شپ (آواز چکیدن آب ۱۲)۔ لپ۔ جھپ (ہر دو قفنے خود ۱۲)۔ تڑپ[۴]۔ جھڑپ (لغت انگریزی ۱۲) مؤنث ہیں۔ تڑپ مذکر ہے۔ چیپ مؤنث ہے۔ روپ[۵]۔ بہروپ۔ سوپ مذکر بولے جاتے ہیں۔ دھوپ۔ دوڑ دھوپ۔ مؤنث ہیں۔ ٹوپ۔ زرہ ٹوپ۔ کنٹوپ۔ گھٹاٹوپ (ٹوپ و جھول) مذکر ہیں۔

---

[۱] اسیر مرحوم۔ کہوں کیا جو زیب مکاں ہو گئی + قدم سے زمیں آسماں ہو گئی ۱۲ [۲] آتش مرحوم۔ عاشقوں کے دل کو بیسا کرتی ہے وقتِ خرام + رہتی ہے پازیب نالاں یار کی رفتار سے ۱۲ [۳] آتش مرحوم۔ کھینچ لائے گا جو چل جائیگی جذب دل کی + منتظر یار کا ہوں آنکھوں میں جب تک دم ہے۔ اس سے جذب کی مثال سے تانیث ثابت نہیں ہوتی۔ فافہم منیر لکھنوی ۱۲ [۴] آتش مرحوم۔ چال ہے مجھ بینوا کی مرغِ بسمل کی تڑپ + ہر قدم پر ہے گماں یاں رہ گیا واں رہ گیا ۱۲ [۵] ناسخ مرحوم۔ صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا + آفتابِ صبح کو سمجھا ہیں تارا شام کا ۱۲ [۶] یہ مختلف فیہ ہے۔ مذکر۔ آتش ؎ کرتا ہے نغمۂ صورتِ داؤد عندلیب + عالم ہوا ہے دفترِ گل پر ز ابر کا۔ مؤنث ناسخ ؎ ایک دن بیٹھی تھی وہ آکر تری دیوار پہ + چومتے ہیں غنچہ و گل آج پائے عندلیب۔ منیر لکھنوی سلمہٗ۔

ادب ۔ توپ ۔ مؤنث ہے ۔ پیپ ۔ ٹپ ۔ چیپ ۔ سیپ[۱] ۔ چھپ ۔ مؤنث ہیں ۔ لیپ ۔ چپ ۔ مذکر ہیں ۔ کھیپ مؤنث ہے ۔ چونپ ۔ کھونپ مؤنث ہیں ۔ لتپ ۔ کنپ مذکر ہیں ۔ ٹپ مؤنث ہے

فصل ششم بیان میں اُن اسمائی عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جن کی آخر میں تائے قرشت ہے

اثبات[۲] ۔ سمات ۔ لہات ۔ اثبات ۔ التفات ۔ مرآت ۔ لات ۔ منات ۔ سومنات ۔ ہرات ۔ گجرات ۔ اسپات ۔ اژدہات ۔ تینرپات ۔ مذکر آتے ہیں ۔ حیات ۔ وفات ۔ ممات ۔ قنات ۔ دوات ۔ نبات ۔ نجات ۔ زکات ۔ قرات ۔ صلوٰت ۔ مشکوٰت ۔ توریت ۔ ذات ۔ سوغات ۔ مدارات ۔ ملاقات ۔ مباہات ۔ مناجات ۔ مکافات ۔ کرامات ۔ شبرات ۔ بات ۔ رات ۔ گات ۔ گھات ۔ دھات ۔ لات ۔ برسات ۔ بانات ۔ بہتات ۔ برات ۔ مرہ بات ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں اشارات ۔ تجارات ۔ حکایات ۔ روایات ۔ آفات ۔ خرافات ۔ عشرات ۔ صدمات ۔ صدقات برکات ۔ حرکات ۔ سکنات ۔ عتبات ۔ خرابات ۔ صفات ۔ جہات ۔ انعامات ۔ علامات ۔ آلات ۔ خیالات ۔ عادات ۔ فسادات ۔ سادات ۔ حسنات ۔ درجات ۔ منافات ۔ قلزات ۔ جنات ۔ وغیرہ جن کے آخر میں الف تے جمع کی ہے سب مذکر بولے جاتے ہیں ۔ باستثنائے کائنات[۳] ۔ واردات ۔ ظلمات ۔ عنایات ۔ خیرات ۔ اوقات ۔ اشارات ۔ کرامات ۔ سکرات ۔ لوذات ۔ صلوٰت ۔ تسلیمات ۔ کہ یہ مؤنث آتے ہیں ۔ جنت ۔ محنت ۔ رغبت ۔ وحشت ۔ الفت ۔ کلفت ۔ محبت ۔ عنایت ۔ شکایت ۔ دولت ۔ صولت ۔ راحت ۔ جراحت ۔ سنگجراحت ۔ فرصت مہلت ۔ بعثت ۔ دیت ۔ صفت ۔ جہت ۔ منزلت ۔ منقبت ۔ رفعت ۔ وقعت ۔ ثروت ۔ غفلت حشمت ۔ شوکت ۔ عصمت ۔ حرمت ۔ برکت ۔ حرکت ۔ عظمت ۔ حیرت ۔ نسبت ۔ مصیبت ۔ رعونت مشقت ۔ قیامت ۔ ملامت ۔ کرامت ۔ ندامت ۔ آفت ۔ شرافت ۔ طلعت ۔ رنگت ۔ سنگت ۔ منت ۔ منت ۔ چاہت ۔ الگت ۔ چھت ۔ لت ۔ مت ۔ گت ۔ بنت ۔ سکت ۔ جگت ۔ اوکت ۔

---

[۱] برق مرحوم ۔ مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہے + سائل قطرہ ہوئی سیپ جو در پایا پایا ۔ رشک مرحوم ۔ مصرعہ اپنا ثبات دیکھ خیالِ محال دیکھ ۱۲ [۲] غالب نے اس کو مؤنث نقل کیا ہے غالب ۔ نفی سے کرتی ہے ثبات تراوش گویا + دی ہے جائے دہن ان کو دم ایجاد نہیں ۔ منیر لکھنوی سلمہ ۱۲ [۳] شیخ ناسخ مغفور ۔ ترکِ دنیا ہیں وہ نج کیا ناسخ + کچھ بڑی ایسی کائنات نہیں ۱۲

جلکت ۔ پت ۔ سہرت ۔ چلت ۔ پھرت ۔ کہاوت ۔ کھنڈرت ۔ لکت ۔ بھگت ۔ چپت ۔ کھپت ۔ نیت ۔ بیت ۔ بچت ۔ وغیرہ جن کے آخر میں تائے مصدری خواہ تائے اصلی ہے سب مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ باستثنائے **خلعت**[۱] ۔ رائیت[۲] ۔ شربت[۳] ۔ آلت ۔ نعت ۔ ست ۔ چلت ۔ رامرت ۔ نکہت ۔ کہ یہ مذکر آتے ہیں اور **قامت** ۔ مختلف فیہ ہے مذکر و مؤنث دونوں طرح کہا گیا ہے ۔ **شیخ ناسخ** ؎ قامت موزوں نظر آئی مجھے جاتے الف + تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا ۔ **خواجہ آتش** ؎ قامتِ موزوں تصور میں قیامت ہوگیا + چشم کی گردش نے کارِ فتنۂ دوراں کیا ۔ لیکن تحقیق مقام یہ کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کی عندیہ میں بھی مؤنث ہے **تشنت**[۴] ۔ تفاوت[۵] ۔ بت ۔ بہت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ رُت ۔ ڈت مؤنث ہے ۔ ثابت ۔ ثوابت ۔ پت مذکر آتے ہیں لیکن پت ۔ کا استعمال کسی فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یوں بولتے ہیں کہ قے میں پت نکلے یا پت ہیں یا تھے ۔ **بت** ۔ مؤنث ہے ۔ **یاقوت** ۔ تابوت[۶] ۔ ہاروت ۔ قوت ۔ ثبوت ۔ سکوت ۔ شہتوت ۔ بھوت ۔ سوت ۔ کھبوت ۔ موت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ ماروت ۔ بیروت ۔ عنکبوت ۔ چوت ۔ چھوت ۔ مؤنث آتے ہیں **چھوت** مذکر ہے ۔ پوت ۔ جوت ۔ سوت[۷] ۔ مؤنث ہیں ۔ **صوت** ۔ موت ۔ سوت ۔ رسوت مؤنث آتی ہیں ۔ **زیت** ۔ کمیت ۔ چھندیت ۔ جیت ۔ چیت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ **توریت** ۔ مؤنث ہے اور **بیت** گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے ۔ **شیخ ناسخ** ؎ سر سے تا پا اپنے شعلہ کیطرح تھرا گئی + شمع کو جس شب مرا بیتِ حزن یاد آگیا ۔ اور شعر کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے ۔ **خواجہ آتش مرحوم** ؎ تیری ابروئے پیوستہ کا عالم میں فسانہ ہے ۔ کسی اُستاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے ۔ **بخت** ۔ تخت ۔ رخت ۔ لخت ۔ درخت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ **پخت** ۔ مؤنث ہے ۔ **واسوخت** ۔ سوخت مذکر آتے ہیں ۔ **دوخت** ۔ خرید و فروخت ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ **دست** ۔ بندوبست ۔ آبدست ۔ رخت ۔ مذکر آتے ہیں ۔ جبت[۸] ۔ شست ۔ شکست ۔ نشست ۔ چوبدست ۔ دالبست ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔

---

[۱] برق مرحوم ع جامہ دانوں کا لاخلعت سودا پایا ۱۲ [۲] برق مرحوم ۔ ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوج تائیدِ خدا + رایت عالی بنا ہے بسم اللہ کا ۱۲ [۳] برق مرحوم ۔ کیونکر کہوں نہاں کو موجِ شرابِ تلخ + پانی لبوں سے آپ کے شربت ہے قند کا ۱۲ [۴] لا اوری ؎ تشت جو اکسو نے پیدا کیا + جنوں کا علم دل نے پیدا کیا ۱۲ [۵] شیخ ناسخ مرحوم مصرعہ ۔ کیا تفاوت اب ہا اُس بت میں اور اللہ میں ۱۲ [۶] برق مرحوم ۔ ع بعد مردن چاہئے تابوت چوب تاک کا ۱۲ منہ [۷] دیکھنا پھوٹی ہے سوت آ کر کہاں اُس چاہ کی ۱۲ منہ [۸] برق مغفور ہستی سے تا بہ مُلکِ عدم ایک جبت تھی + جھپکی نہ آنکھ بھی کہ اِدھر سے اُدھر گیا ۱۲ منہ

دشت۔ طشت۔ مذکر ہیں گشت۔ بازگشت۔ گلگشت۔ مؤنث ہیں۔ کشت۔ خشت۔ سرشت۔ سرنوشت[1]۔ شیر خشت۔ دربہشت۔ مؤنث آتے ہیں۔ ہشت[2]۔ کنشت۔ انگشت۔ بالشت۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ پشت۔ انگشت[3]۔ زردکشت۔ بہشت۔ مشت۔ مؤنث آتے ہیں۔ مشت۔ گھونسے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے۔ اور مٹھی کے معنی پر مؤنث۔ لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر و تانیث میں اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے۔ یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا۔ اور مؤنث ہے تو مؤنث آئیگا۔ مثلاً مشت پر۔ مشت زر۔ مشتِ استخواں۔ مشتِ خار۔ مشتِ غبار۔ کو مذکر بولینگے۔ چنانچہ میر تقی مغفور فرماتے ہیں ؎ آوارگانِ عشق کا پوچھا جو میں نشاں + مشتِ غبار لیکے صبا نے اُڑا دیا۔ خواجہ آتش ؎ بعدِ فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو + سودا تو دیکھنا مرے مشتِ غبار کا۔ اور مثلاً مشتِ خاک کو مؤنث استعمال کرینگے۔ جیساکہ شیخ ناسخ کہتے ہیں ؎ ملے وہ مجھ سے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال + یہ مشتِ خاک اگر خاک میں مری ملجائے۔ ایضاً از شیخ ناسخ مثنوی۔ یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک + اٹھائی زمیں سے پھر ایک مشت خاک۔ خواجہ آتش مصرعہ۔ اپنی بھی مشت خاک ہو تیری رکاب میں۔ ماست۔ مذکر ہے درخواست نشست و برخاست مؤنث ہیں۔ برداشت۔ چشم داشت۔ واگذاشت۔ مؤنث آتے ہیں۔ تاخت۔ ساخت۔ شناخت۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ زربفت۔ گرفت۔ آمد و رفت مؤنث ہیں۔ جفت۔ مذکر ہے۔ پوست دوست[4]۔ مذکر آتے ہیں۔ وقت۔ تخت۔ ثبت۔ شگفت۔ گوشت۔ مذکر ہیں۔ نعت۔ فہرست۔ کوفت۔ زیست۔ شکست و ریخت۔ مؤنث آتے ہیں۔ پرھنت۔ گرھنت۔ لٹنت۔ لٹنڈ۔ مؤنث آتے ہیں۔ بسنت۔ باتفاق مذکر ہے۔ لیکن جناب میاں بحر صاحب نے خلافِ جمہور مؤنث فرمایا ہے ؎ متوجہ ہے کہ صر یار کہاں آئی بسنت + کس کے گلدستہ میں اُسکے گلِ رخسار بندھے۔ گیت۔ سنگیت۔ مذکر آتے ہیں۔ کبریت۔ ریت۔ پیت۔ جیت

[1] آتش مرحوم۔ دیوانے روزِ حشر کو پوچھے نہ جائیں گے + خالی ہے سرنوشت ہمارے حساب سے۔ [2] آتش مرحوم۔ مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست + مرے احسان ہیں دشمن پر ہزاروں + ولہ تڑپتے دیکھ کر مجھکو کہا ہنسکر یہ اس بت نے + خدا کے دوست کو رنج والم میں مبتلا دیکھا ۱۲ [3] ناسخ لیس از فنا بھی کسی طور سے قرار نہیں + ملا بہشت تو کہتا ہوں کوئے یار نہیں۔ منیر۔ [4] اسیر۔ دعوئے خوں ہمیں در کار ہے کیا حشر کے دن + سرخ مہندی سے ہے انگشتِ شہادت تیری۔ منیر لکھنوی۔

(حاشیہ: بمعنے معشوق و شخص دیگر ۱۲ — تعجب ۱۲ — بہر دو معنے خود ۱۲)

سیت - بات - چیت - مؤنث بولے جاتے ہیں - بیت - کھیت - پریت - مذکر ہیں - ریت - مؤنث ہے - برت - مذکر ہے - برت - بیرت - مؤنث ہیں - بیونت - مؤنث ہے -

فصل ہفتم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں تائے ہندی ہے

پاٹ[۱] - ٹاٹ - گھاٹ[۲] - لنکاٹ - مذکر آتے ہیں - چاٹ - ڈاٹ - لاٹ مؤنث بولے جاتے ہیں - اور کاٹ - برش و کارد وغیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے - برق مغفور ؎ دکھادے قلم کاٹ تلوار کا + کٹے عقدہ ابروئے دلدار کا - اور عداوت و دشمنی کے معنے پر مؤنث بولا جاتا ہے - مؤلف ؎ میری ترقیوں نے بھی میری ہی کاٹ کی + تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا - باٹ - سنگِ وزن کے معنی پر مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مؤنث ہے - آنٹ - چھانٹ - لاگ ڈانٹ - کاٹ - چھانٹ - مؤنث آتے ہیں - اونٹ - گھونٹ - مذکر بولے جاتے ہیں - بوٹ - جھوٹ - مذکر ہیں - چپوٹ - جھوٹ - کوٹ - لوٹ - مؤنث آتے ہیں - لوٹ - روٹ - کوٹ - اخروٹ - لنگوٹ - نوٹ - جالی نوٹ - اگنبوٹ - ہوٹ - ارار وٹ - مذکر بولے جاتے ہیں - پوٹ[۳] - جھوٹ - کھوٹ - کوٹ - بوٹ - نوچ کھسوٹ - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور اوٹ - مختلف فیہ ہے مذکر و مؤنث دونوں طرح زبان زد فصحا ہے لیکن مؤنث زیادہ اور مذکر کم - چنانچہ جرأت کہتے ہیں ؎ جرأت کروں میں کیا کہ جو مل بیٹھے ہیں ہم + تو بھی حجاب عشق کی آپس میں اوٹ ہے - اور رشک مغفور دیوان سوم میں مذکر فرماتے ہیں - ؎ ہم اگر چاہیں تصور کرکے دیکھیں بے حجاب + پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے - بٹ - بھٹ کھٹ - غٹ - کھپٹ - نٹ - انوٹ - گھونگٹ - پنگھٹ - جمگھٹ - پھپٹ - جھنجھٹ - مرگھٹ - سمپٹ - چھپرکھٹ - سرکھٹ - دیوٹ - گرگٹ - پرمٹ - کوڑا کرکٹ - رہٹ - نکٹ - منٹ - بکٹ - ٹکٹ - رجمنٹ - مذکر آتے ہیں - چپٹ - رپٹ - لٹ - بہٹ - بٹ - تروٹ - کروٹ - بروٹ - تلچھٹ - چوکھٹ - سلہٹ - چٹ پٹ[۴] - کایاپلٹ - اولٹ پلٹ - لپٹ - کپٹ - ریٹ - مؤنث بولی جاتی ہیں -

---

۱ رشک مرحوم ع - پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریاں بڑھ گیا ۱۲ منہ ۲ برق مغفور - قتل ابرو سے ہوئے شعلۂ عارض سے جلے + تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا ۱۲ منہ ۳ بحر مرحوم - گٹھڑی مرے گناہوں کی مردے کی پوٹ ہے - ۱۲ منہ ۴ شیخ ناسخ مرحوم - تری بلائیں مری طرح یہ بھی لیتا ہے + نہ کیونکر آگ میں اسپند کے یہ چٹ پٹ ہو ۱۲ منہ

بناوٹ - رکاوٹ - لگاوٹ - وغیرہ جن کے آخر میں قبل تائے ثقیلہ واو مفتوح - اور قبل واو الف ہے - سب مؤنث آتے ہیں - آہٹ - گھبراہٹ - اودھاہٹ - وغیرہ جن کے آخر میں قبل تائے ثقیلہ ہائے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے - سب مؤنث بولے جاتے ہیں - جھرمٹ - جٹ - بسکٹ - فٹ - درمٹ - مذکر ہیں - چھپٹ - چٹ - مؤنث ہیں - گھنٹ - گرنٹ - وارنٹ - پیپرمنٹ - مذکر آتے ہیں - پلیٹ - سامرلیٹ - پہریٹ - مؤنث ہیں - پیٹ - پپیٹ - کیٹ - مؤنث ہیں - پیٹ - مذکر ہے - چپیٹ - لپیٹ - سمیٹ - مؤنث ہیں - انیٹ - چھینٹ - مؤنث ہیں - بٹیٹ - کیمنٹ - ٹینٹ - رینٹ - مذکر ہیں - ہونٹ - مذکر ہے -

فصل ہشتم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں کہ جن کے آخر میں تائے مثلثہ ہے

باعث - حوادث - مذکر ہیں - تانیث - تثلیث - مؤنث ہیں - حجثت - مؤنث ہے - مثلث - مذکر ہے - الغیاث - مؤنث ہے - لوث - تشبث - خبث - خبیث - مذکر ہیں -

فصل نہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں جیم عربی ہے

باج - تاج - عاج - خراج - رواج - سراج - علاج - مزاج - زجاج - ابتہاج - اختلاج - ازدواج - امتزاج - اندراج - آماج - اخراج - دُرّاج - استخراج - باج - چھاج - راج - اودراج - پکھراج - اناج - کام کاج - ادر ازدواج - افواج - امواج - وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں - زاج - احتیاج - لاج - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور معراج فصحائے متاخرین کے نزدیک بالاتفاق مؤنث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے - ؂ کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی + عزیزو گر نہیں معراج ممکن عرشِ اعظم کا - خرج - درج - ہرج - مرج - سرج - مذکر بولے جاتے ہیں - فرج مؤنث ہے - ہودج - حج - انج - ساذج - فیروزج - سولج - مرج - مذکر آتے ہیں - برج - انج - تج - سج - درج - گھرج - گرج - بکھاوج - مؤنث بولے جاتے ہیں - فالج - منہج - کالج - اور مخارج - مدارج - معارج - مناہج - حوائج - وغیرہ مذکر آتے ہیں - تفرج - تہج - ستلج - ہج - مذکر بولے جاتے ہیں -

۱؎ شیخ ناسخ - ؂ ہے نگاہِ یار میرے داغ پر + ہر چراغ اب تیر کا آماج ہے ۱۲

آرنج - نارنج - برنج - گنج - سنج - قولنج - شش و پنج - مذکر بولے جاتے ہیں - ترنج - کنج - غنج - مذکر ہیں - شطرنج - بزرالبنج - شیر برنج - مؤنث بولے جاتے ہیں - عروج - خروج - بروج - مذکر آتے ہیں - دروج - بسوج - مؤنث بولے جاتے ہیں - کھوج - مذکر ہے - گونج - مونج - مؤنث ہے - جھونج - مذکر ہے - اوج - زوج - مذکر ہیں - فوج - موج - مؤنث ہیں - بیج - مذکر ہے - نیج - ترویج - تزویج - پیچ - مؤنث ہیں - سیج - مؤنث ہے - جھانج - قرض روپیہ کے معنی پر جو ڈھول کے ساتھ بجاتے ہیں - مذکر بولا جاتا ہے - انیس مرحوم سے - ٹھنکر ڈھال کے شور سے دہلتے تھے + تھراتے کے جھانج بھی کرتب افسوس سے ملتے تھے - اور آہی بیٹیرکی خواہش بسیار کے معنی پر مؤنث ہے - چنانچہ تمہارا کو جھانج اکثر بولتے ہیں - منضج مذکر ہے -

فصل دہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں جیم فارسی ہے

کوچ - مذکر ہے - پوچ - سوچ - لوچ - کوچ مذکر ہیں - موچ - مؤنث ہے - بیچ - لالچ مذکر ہیں - پیچ - سیچ - گھرنچ - بیسرنچ - مؤنث ہیں - کیچ - رچ - مؤنث ہیں - آنچ - جانچ - کانچ - کلانچ - مانگ جانچ - سات پانچ - مؤنث آتے ہیں - ڈھانچ - مذکر آتا ہے - ناچ - کھاچ مذکر ہیں - کھپاچ - کھماچ - گاچ - مؤنث ہیں - کوچ - مذکر ہے - چوچ - کھونچ - مؤنث ہیں - کھرچ - مرچ - مؤنث ہیں - بیچ - مذکر ہے - اونچ - نیچ - پیچ - مؤنث ہیں - پچ - مسرچ - مذکر بولا

فصل یازدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث بیان میں جنکے آخر میں حائے حطی ہے

افتتاح - انجاح - مصباح - سلاح - نکاح - تمساح - اورمداح - نواح - ایاح - افتتاح - لواح - ارواح - مذکر آتے ہیں - اصلاح - الحاح - مفتاح - راح - صباح - فلاح - مزاح - صراح - صحاح - مؤنث بولے جاتے ہیں - قدح - مذکر ہے - قزح - قوس قزح - مؤنث ہے - قدح - ملح - مؤنث ہیں - فتح - صبح - جرح - شرح - طرح مؤنث ہیں - وضوح - مذکر ہے -

---

ا۔ برق مرحوم سے مجھ کو جس دم ادیج عشق قد بالا ہو گیا + گنبد گرد دوسرے تلوے کا چھالا ہو گیا ۱۲ منہ ۲۔ خواجہ آتش مرحوم - مصرعہ - یہ قدح میرا ہے خیر اس کی منا ہوں میں ۱۲ منہ

روح - صبوح - فتوح - مؤنث ہیں - لوح - مؤنث ہے - روائح - قبائح - مدائح - لوائح - نصائح - سوانح - مصالح وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں مسرح مؤنث ہے - تسبیح تشریح تصریح تصحیح تفریح - تنقیح - توضیح وغیرہ - اور مدیح - ضریح - ریح - مؤنث آتے ہیں - سطح - مسیح - مذکر ہیں - صلح - فتح - مؤنث ہیں - ترشح - مذکر ہے -

فصل دوازدہم اُن اسماء کے بیان میں جنکے آخر میں خائے معجمہ ہے -

سوراخ - کاخ - مذکر ہیں - شاخ مؤنث ہے - رخ - نخ - پاسخ - تناسخ - نسخ - مذکر آتے ہیں - رسوخ - کلوخ مذکر بولے جاتے ہیں - شوخ مذکر ہے - تلخ مذکر ہے سلخ مؤنث ہے - فسخ - نسخ - درخ - مذکر ہیں - دوزخ - فرسخ - مسلخ - مطبخ - سخ - بلخ - مذکر آتے ہیں - برزخ - نخ - چخ - چیخ - لخ مؤنث بولے جاتے ہیں - تاریخ - زنخ - توبیخ - صمغ - پچخ - مؤنث آتے ہیں - بطیخ - مریخ - زرنیخ - مذکر بولے جاتے ہیں - سیخ - میخ - ریخ مؤنث ہیں - چرخ - نرخ - طنخ مذکر ہیں - سرخ - مؤنث ہے -

فصل سیزدہم بیان میں اُن اسماء کے جن کے آخر میں دال ہے

صیاد - فساد - عناد - جہاد - سواد - ضماد - جماد - ایجاد - ایزاد - ارشاد - اتحاد - اجتہاد - ازدیاد - اعتقاد - اعتماد - گرد باد - مستزاد - شمشاد - فولاد - بہزاد - نژاد - داد - باد - اور امجاد - اسناد - افراد - اعداد - اوراد - اضداد - اوتاد - ابعاد - اکباد - اجساد - اعیاد - عبّاد - زہاد - حسّاد - بلاد - عباد - وغیرہ مذکر آتے ہیں - یاد - یاد - داد - نژاد - مراد - مداد - رباد - افتاد - امداد - فریاد - روداد - بنیاد - میلاد - معتاد - بیداد - میعاد - تعداد - جائداد - قرارداد - اولاد - استاد - استناد - استبداد - استناد - استمداد - استعداد - مبارکباد - گاد - کھاد - نکھاد - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور آزاد کا اطلاق محض مرد فقیر پر کیا جاتا ہے - چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہیں - مصرعہ :- بن گیا سرو جو دروازے پہ آزاد آیا - اور پریزاد - جلاد - جہان معشوق کے معنی پر آتے ہیں مذکر استعمال پاتے ہیں - رد - زد - حد -

ملہ خواجہ وزیر مرحوم - یہ رو دن میں فلک سے ملے - سطح آب کا + پہنچاؤں آسمان پہ ستارہ حباب کا + ۱۲ منہ ۵۲ نسیم قبر پہ دینے کو آیا ہے مبارکباد مرگ + یہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا - ۵۳ رشک مغفور - کس نے میلاد دیا ئی طاعت میں تیری طاعت خدا کی طاعت ہے ۱۲

کد۔ سند۔ رسد۔ رصد۔ لحد۔ لکد۔ مرد۔ سبد۔ داد و ستد۔ آمد۔ خوشامد۔ مستند۔ مقفد۔ ابجد[۵۱]۔ سرحد[۵۲]۔ مؤنث آتے ہیں۔ درد۔ قد۔ خد۔ اسد۔ جسد۔ ابد۔ احد (اسم باری تعالیٰ ۱۲)۔ جسد۔ عدد۔ ولد۔ بلد۔ رمد[۵۳] (مرض چشم ۱۲)۔ نمد۔ جمد۔ سرمد۔ ایزد۔ پد۔ گنجد۔ گنبد۔ شہد۔ مقصد۔ معبد[۵۴]۔ فرقد۔ زبرجد۔ ڈھرپد۔ برگد۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور سد۔ اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے۔ جیسا کہ برق مرحوم فرماتے ہیں ؎ یہ عہد دولت ساقی میں سد باب رہا + کہ محتسب بھی یہاں برسرِ حساب رہا۔ اور دیوار کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ رشک مغفور ؎ شوق نظارۂ آئینہ رخاں پھندوائے + تجھ کو سو بار سکندر کی اگر سد مل جائے۔ مرزا والاجاہ مرحوم مصرع :۔ توڑ ڈالوں میں سکندر کی اگر سد مل جائے۔ مرزا مہدی قبول مرحوم ؎ مرے ان کے ہے بیچ میں آئینہ + مجھے یہ سکندر کی سد ہو گئی۔ اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎ چار مد کلمہ مصحف میں نہیں کیا اے رشک + عیب صورت نہیں ہو یار اگر چار ابرو۔ بحر ؎ بچ گئی جان مؤذن سے شبِ وصل کی صبح + تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھینچی۔ اور مرزا برق مرحوم مؤنث کہتے ہیں۔ مصرعہ :۔ ہر رگ[۵۶] بدن میں مد ہے ہمارے حساب کی۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل ہیں۔ اور مؤلف کے نزدیک بھی مذکر ہے۔ اور مرقد۔ میں بھی اختلاف ہے۔ بعضے مذکر بولتے ہیں بعضے مؤنث۔ چنانچہ مرزا والاجاہ مرحوم مؤنث فرماتے ہیں۔ مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد مل جائے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحوں کے نزدیک مرقد مذکر ہے۔ اور مؤلف مستہام بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے۔ قاصد۔ شاہد۔ عطارد۔ واحد (اسم باری تعالیٰ ۱۲)۔ مؤلد[۵۷]۔ کبد۔ گد۔ اور قصائد۔ عقائد۔ فوائد۔ شدائد۔ زوائد۔ مقاصد۔ مفاسد۔ مساجد۔ معابد۔ محامد۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مسجد۔ جد۔ ضد۔ مؤنث آتے ہیں اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال میں مذکر ہے۔ اور قواعد فوج انگریزی کے معنی پر مؤنث ہے۔ اور ساعد بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میاں مصحفی مؤنث کہتے ہیں ؎ مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہو گئی + ناحق قتل اُس سے ساری خدائی ہو گی + اور متاخرین

۵۱ خواجہ آتش۔ گذر ابجد سے تو حقیقت کھلی مجھے۔ قرآں کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی ۱۲ ۵۲ مرزا والاجاہ مغفور۔ عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجائے ۱۲ منہ ۵۳ بحر۔ اے بحر دیکھ آنکھ ملاتے نہیں امیر + کہتا ہے تو ہوا رمد چشم نرگسی۔ ایضاً مرزا والاجاہ مرحوم۔ رمد آنکھوں میں تھا منھ پر جو منھ رکھکر زباں پھیری + رہی سرخی نہ اعجاز لب لعل پیمبر سے ۱۲ ۵۴ مرزا والاجاہ مرحوم۔ مصرعہ۔ طاق ابرو کا جو اُس شوخ کے معبد ملجائے ۱۲ ۵۵ شیخ ناسخ مرحوم۔ آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا + ہو گیا بازو زبردست احمد مختار کا ۱۲

۵۶ اس مصرعہ سے مد کی تانیث ثابت نہیں ہوتی، بلکہ رگ کی تانیث ثابت ہوتی ہے ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی۔

ہیں سے **خواجہ آتش** - مذکر فرماتے ہیں ؎ ساعدِ زیبا تو ہیں الماس کے ترشے ہوئے + اک نظر ساق بلوریں بھی دکھایا چاہئے - لیکن حق یہ ہے کہ ساعد اکثر فصحائے متاخرین کے عندیہ میں مؤنث ہے - تشدد - تمرد - تفقد - تردد - تولد - تجدد - ترشد - وغیرہ اور زمرد - ہد ہد - نخود - بد - مذکر آتی ہیں - آمد و شد - شدبد - مؤنث بولے جاتے ہیں - بند - کمربند - دربند - آزاربند - گلوبند وغیرہ - اور پیوند - اسپند - سمند - زہرخند - نوشخند - ریشخند - قند - گلقند - آوند - خداوند - مانند - سمرقند - زمین قند - ناکند - رند - چھند - مذکر آتے ہیں - پند - پسند - کمند - سوگند - گند - لغلگند - کپڑگند - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور گزند - مختلف فیہ ہے - **شیخ ناسخ** مذکر فرماتے ہیں - ؎ ظالم سے اہلِ فیض کو ہوتا نہیں گزند + ہے نخل میوہ دار کو رنج تبر کہاں - میر وزیر علی صبا مرحوم مؤنث کہتے ہیں - ؎ گیسوئے یار سے کس کس کو گزندیں پہونچیں + اُڑ کے کاٹا کیئے یہ افعی رہزن کیا کیا + لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اس کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کے عندیہ میں بھی مؤنث ہے - اور **شکرقند** - کو بھی بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر بولتے ہیں لیکن مؤنث بیشتر فصیحوں کی زبان پر ہے اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے - اور گوسپند کو بھی اکثر فصیحوں کی زبان سے مؤنث سنا ہے - لیکن جناب استاذی **مرزا برق** مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ نہ پھیر گردنِ مجبور پر چھری ظالم + زبانِ صبر و رضا گوسپند رکھتا ہے - اور فرزند کا اطلاق پسر و دختر دونوں پر کیا جاتا ہے - یعنی مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے - **ہند** - سند - مؤتیابند - مذکر ہیں - **جُند** - دہند - ادھا دھند - مذکر ہیں - درد - برد - درد - لاجورد - گرم و سرد مذکر ہیں - فرد - گرد - نرد - تختہ نرد - نبرد - باد آورد - مؤنث ہیں - گرد - مذکر ہے - برد - دستبرد - اور برآورد - مؤنث ہیں - اور دردِ مشترک ہے - لیکن مؤلف کے عندیہ میں مؤنث ہے - گرداگرد - درد مذکر ہیں - گوگرد مؤنث ہے - آرد مذکر ہے - کارد - مؤنث ہے - **جود** - سود - عود - دود - سجود - وجود - درود - قعود - شہود - تار و پود - معبود - مقصود - مولود - امرود - اور جنود - حدود - عقود - نقود - ہنود وغیرہ مذکر آتے ہیں -

---

۵۱ شیخ ناسخ - ع ترجمہ بلبلِ دل کو ہے فصلِ گل کی آمد کا ۱۲ منہ

۵۲ خواجہ آتش - مول اک نگاہ ہے جو ہو دل یار کی پسند + بڑھ کر جو لے تو آئے خریدار کی پسند ۱۲ منہ

۵۳ مرزا برق مرحوم ؎ ہر ابر اپنی وہ زلف بلند رکھتا ہے + بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہے ۱۲ منہ

بارود- بود[۵۱]- بہبود- نمود[۵۲]- اوچھلکود- مؤنث بولے جاتے ہیں- اور درود مشترک فیہ ہے لیکن مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے- رود- سرود- خود- اجمود مذکر ہیں- گود مؤنث ہے- عود[۵۳]- مذکر ہے- بعد- رعد[۵۴] مذکر ہیں- جعد (آغوش ۱۲) مؤنث ہے- شہد (ہندی ۱۲)- عہد- وہد (بواو مجہول ۱۲)- مذکر ہیں- جہد مؤنث ہے- زہد[۵۵] مذکر ہے- جُہد مؤنث ہے- قصد مذکر ہے- قصد مؤنث ہے- نقد[۵۶]- عقد- مذکر ہیں- وجد- مجد- نجد- مذکر ہیں- عبد (غلام زر خرید) (تاکوشش ۱۲)- عقد[۵۷]- خلد- بعث- چند- مذکر ہیں- حمد- جلد مؤنث ہیں- صید[۵۸]- کید- بید مذکر ہیں- قید[۵۹] مؤنث ہے- حد یا- شہید- برید- وعدو وعید- مروارید- اور اسانید- موالید- صنادید- وغیرہ مذکر آتے ہیں- عید (عاشق ۱۲)- دید (تا اُمید ۱۲)- خرید- مدید- زبید- رسید خوید- کلید- ناہید- گفت[۶۰] وشنید- قطع و برید[۶۱]- لیدا ورتاکید- تمہید- تجدید- تقلید- تبرید- وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہیں- بید[۶۲] (زہرہ ۱۲)- خورشید- بھید- چھید- مذکر ہیں- اُمید- نشید- نوید- مؤنث ہیں- چاند- پھاند- مذکر ہیں- ناند (بیاء مجہول ۱۲) مؤنث ہے- گوند- مذکر ہے- اوند- تونڈ مؤنث ہے- لوند مذکر ہے- روند- مؤنث ہے- گینڈ[۶۴] (ہر دو معنے خود ۱۲) (بے ایمانی ۱۲) مذکر ہے- چیند- سیند (نقب ۱۲) مؤنث ہیں- بوند- نیند- مؤنث ہیں-

---

۵۱ ناسخ مغفور سے ہنستا ہوں میں نکال کے دانت اپنی بودپر + بارغ جہاں میں مثل انار رسیدہ ہوں ۱۲ منہ

۵۲ برق مرحوم سے افشاں سے ابروں کی دو چنداں نمود ہے + جوہر بڑھا ستاروں سے تیغ ہلال کا ۱۲ منہ

۵۳ رشک مرحوم مصرع پھر سیتلا نے عود کیا باگ موڑ کر ۱۲ ۵۴ ناسخ سے ابرو کو دیکھا جو ساقی نے نگاہِ مست سے + رعد بولا اب نئی گلرنگ برساتا ہوں میں ۱۲ ۵۵ ناسخ مرحوم سے اس قدر نازاں نہ ہو لے شیخ اپنے زہد پر + بندگی کرنے سے تو شاید خدا ہو جائے گا ۱۲ ۵۶ خواجہ وزیر مصرع نقد دل تم کو دیا ہے پان کھانے کے لئے ۱۲

۵۷ ناسخ مرحوم مصرع آیا ہالے میں نظر عقد ثریا مجھکو ۱۲ ۵۸ مرزا برق- قرب خدا کی ابروخمدار کے تلے + بمعنی کہ تجھ سے بعد رہا وہ کمان کا ۱۲ ۵۹ مرزا برق سے تیری مژگاں نظر سے بچکے چل سکتا نہیں + پرشکستہ صید ہوں شہباز روئین جنگ کا ۱۲

۶۰ مرزا برق سے وحشت میں قید دیر و حرم دل سے اُٹھ گئی + حقا کہ مجھ کو عشق نے رستہ بتا دیا۔ ۶۱ آتش سے افسانہ سنئے یار کا ذکر اُسکا کیجئے + مقصود ہے یہی مری گفت وشنید کا ۱۲ ۶۲ آتش مغفور- مصرع- شاہد قبا ہے یار کی قطع و برید سی ۱۲ منہ

۶۳ آتش سے بید مجنوں دور سے خم ہوگیا تسلیم کو + ہر بگولا سرقد اُٹھا مری تعظیم کو ۱۲ ـہ مختلف فیہ ہے مثال مؤنث سالک- سے لٹا لباس تلک آبرو بھی ہاں کھوئی + گرہ میں کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی ۱۲ ۶۴ رشک مغفور ع گیند ہے تیرے کھیل کا یہ کرۂ زمیں نہیں ۱۲ منہ سے اہل دہلی مؤنث کہتے ہیں- ظفر سے جی نزاکت سے کلائی کی ڈھلکتا ہے مرا+ ہاتھ میں گیند اُٹھا تم نے اُچھالی بیڈھب ۱۲-

فصل چہار دہم[14] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں دال ہندی ہے

سانڈ۔ لاڈ۔ مذکر ہے۔ کھانڈ۔ مؤنث ہے۔ اور ڈانڈ۔ تاوان کے معنے پر بالاتفاق مذکر ہے اور چوب نیزہ پالی۔ ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ یعنی بعضے مذکر بولتے ہیں۔ بعضے مؤنث۔ لیکن مؤلف کی زبان پر بمعنی دوم وسوم مؤنث ہے۔ اڈنڈ۔ کھرنڈ۔ گھمنڈ۔ ڈنڈ۔ کھنڈ۔ لنڈ۔ مذکر آتے ہیں۔ ٹھنڈ۔ مؤنث ہے۔ ٹنٹ۔ جھنڈ۔ ڈنڈ۔ کنڈ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ پنڈ۔ مذکر ہے۔ لینڈ۔ مذکر ہے۔ کمینڈ۔ مینڈ۔ مؤنث ہے۔ سونڈ۔ مؤنث ہے۔

فصل پانزدہم[15] بیان میں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں ذال ہے

تعویذ۔ مذکر ہے۔ نبیذ۔ مؤنث ہے۔ کاغذ۔ منفذ۔ مذکر ہیں۔

فصل شانزدہم[16] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں رائے مہملہ ہے

بر۔ پر۔ زر۔ سر۔ شر۔ فر۔ اثر۔ شہر۔ زبر۔ گہر۔ ثمر۔ قمر۔ اختر۔ جوہر۔ خنجر۔ نشتر۔ جانور۔ نینشکر۔ کبوتر۔ اگر۔ گھر۔ کھنڈر۔ بستر۔ گولر۔ سنگر۔ تیتر۔ تیور۔ ڈر۔ کنکر۔ چھپر۔ چھپر۔ بندر۔ چکر۔ کنٹر۔ نمبر۔ دفتر۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہیں۔ باستثناء سپر۔ ظفر۔ سحر۔ نظر۔ کمر۔ جبر۔ لقر۔ بسر۔ لقر۔ شکر۔ صرصر۔ چادر۔ مجر۔ خنصر۔ بنصر۔ آذر۔ خاکستر۔ انگشتر۔ راہگذر۔ پتاور۔ دساور۔ ستاور۔ چھاور۔ ارہر۔ تپر۔ ٹسر۔ کرچ۔ گھسر۔ کنٹر۔ ہجر۔ مچر۔ تتر۔ ٹھوکر۔ چوسر۔ چچر۔ ٹکر۔ دوپہر۔ ڈھر۔ ڈہر

[15] برق مرحوم سے عقدۂ دل رونیسے اے یار کھلا + بوندیں موقوف ہوئیں ابر گہر بار کھلا ۱۲ [16] تاریخ مرحوم سے انگشتری اپنی دیکے سلیمان کردیا + طاعت میں بھی سوال سنا گر فقیر کا ۱۲ [53] آتش مغفور ع مشت خاک اپنا تیری راہ گذر تک پہنچی ۱۲

آکھر۱؎ - پاکھر - بیسر - سیسر - کیسر (زعفران ۱۲) - چھالر - گاجر - آہر - جاہر - چھچھوندر - کہ یہ الفاظ مؤنث بولے جاتے ہیں - اور لفظ دوپہر - دو پاس کے معنی پر مذکر آتا ہے - اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے - چنانچہ **شیخ ناسخؔ** فرماتے ہیں ؎ لے روزِ فراق نیم جاں ہوں تیری ابھی دوپہر بجی ہے - اور گندر بھی گذر سینے کے معنے پر مذکر آتا ہے - اور لسبرا وقات کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے - دُر (گوہر ۱۲) - مُر - کر - شتر - عنصر - سیر - کر - دُھر (ہنڈری ۱۲) - کُھر - اور تصوّر - تکبر - تکدر - تغیر - تنفر - تواتر - تفاخر - تفاطر - تبختر - تمسخر وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں - آخر - کافر (ضد اوّل بمعنی معشوق ۱۲) - طائر - ظاہر - سیر (راز ۱۲) اور - دفاتر - عساکر - جزائر (جمع جزیرہ ۱۲) - سرائر - ذخائر - عناصر - مظاہر - نوادر - جواہر - مخاطر - مقاصر - مناظر - مصادر - مقابر - منابر - وغیرہ مذکر آتے ہیں - خاطر - جزائر (قسمے از بندوق ۱۲) - تہطر (ہنڈی ۱۲) مؤنث بولے جاتے ہیں - نور - طور - صور - فتور - قصور - وفور - سرور - غرور - مرور - حضور - صادر - رنجور۲؎ - انگور - کافور - ناسور - دستور - مقدور - مذکور - سیندور - انچور - لنگور - بٹھور - کانپور - رامپور - وغیرہ اور شہور - نجور (بہردو معنی ۱۲) - امور - قبور (جمع قبر ۱۲) - ذکور - وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہیں - سوا - زنبور - شقنقور - عصفور - مسور (غلہ معروف ۱۲) - کھجور کہ یہ الفاظ مؤنث آتے ہیں - اور حور معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے - اور اپنے معنے حقیقی پر مؤنث بولا جاتا ہے - زور - شور - گور - چکور۳؎ - چھکوڑ - توڑ۴؎ - مذکر بولے جاتے ہیں - کور - پور۵؎ - بٹھور۶؎ - ڈور - دور - کور - ٹکور - باگ ڈور (رشتہ ۱۲) - مٹھور - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور چور - اگر انسان کو کہیں گے تو مذکر کے ساتھ مذکر - اور مؤنث کے ساتھ مؤنث بولیں گے - اور تہنا ہی چور شمع کے چور زخم کے چور - گنجفہ کے چور وغیرہ کو مذکر استعمال کریں گے اور مور بھی جو فارسی ہیں چیونٹی کے معنے پر ہی مؤنث

۱؎ بحر مرحوم ع مجنوں شہر کے آکھر تھا کبھی گھر اپنا ۱۲ ۲؎ آتش ؎ ناتوانی سے ہے یکساں ظاہر و باطن میرا + تار پیراہن تن رنجور پیراہن میں ہے ۱۲ ۳؎ خواجہ آتش ؎ جب شب مہ میں چکور اڑتا ہے مر جاتے ہیں ہم + پتلیوں کا اپنی ابھی تارا کوئی رخسارہ تھا ۱۲ ۴؎ ناسخ ؎ لازم اس مہ کی سواری میں گھٹا ٹوپ تو ہے + نہ بھگوڑے کہیں سکھپال کا سب توڑ گھٹا ۱۲ ۵؎ شیخ ناسخ ؎ اس بت شیریں ادا کی پور پور + ہے تکلف نیشکر کی پور ہے ۱۲ ۶؎ ناسخ ؎ ہجر کی شب کا جو ہے ایسا ہی ڈر + صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے ۱۲ ۷؎ برق مغفور ؎ کھیل تو دیکھو وہ سجھا تا ہے لے کر ہاتھ میں + دل نہیں قبضہ میں گویا گنجفہ کا چور ہے ۱۲ ۸؎ ناسخ نے ہی اس کو مؤنث بھی باندھا ہے - ملاحظہ ہو - ناسخ ؎ چرخ پر تارے نظر آتے ہیں جب چھٹکے ہوئے + جانتا ہوں اس پری کی پالکی کی توڑ ہے ۱۲ ۹؎ مختلف فیہ ہے مثال مذکر صبا ؎ سحر وصل کی مانگوں جو دعا + صبح ہوتے ہوتے اپنی بھور ہے - منیر لکھنوی -

آتا ہے۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں۔ ؎ خال سیہ ہے گیسوئے خمار کے تلے + یاد ہے کبھی ہے مور کوئی مار کے تلے۔ اور ہندی میں جو طاؤس کے معنے پر ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ چوڑ۔ دور۔ غور۔ ثور۔ مور۔ ناگور۔ مذکر آتے ہیں۔ گور۔ مؤنث ہے۔ دیر۔ طیر۔ غیر۔ بیر۔ فیر۔ مذکر آتے ہیں۔ خیر۔ سیر[1] مؤنث بولے جاتے ہیں۔ لیکن سیر کو بعض شعرائے متقدمین نے مذکر بھی کہا ہے۔ اکسیر۔ طباشیر۔ نفیر۔ صفیر۔ نظیر۔ صریر۔ ضمیر۔ زحیر۔ بواسیر۔ دار و گیر۔ زنجیر۔ جاگیر۔ زیر۔ بیر۔ چیر۔ کھیر۔ لکیر۔ نکسیر۔ اور تحریر۔ تقریر۔ تصویر۔ تفسیر۔ تدبیر۔ توقیر۔ تاخیر۔ تاثیر وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ تیر۔ پیر۔ شیر۔ حصیر۔ سیر۔ انجیر۔ پنیر۔ نخچیر۔ بعیر۔ سعیر۔ دبیر۔ سعیر۔ قیر۔ سریر۔ حریر۔ عبیر۔ خمیر۔ جم غفیر[2]۔ خنزیر۔ نکیر۔ ہر۔ کشمیر۔ زہگیر۔ نقطہ گیر۔ کف گیر۔ کلگیر[3]۔ دیوار گیر۔ ابیر[4]۔ تیر۔ پیر۔ ہمیر۔ اور تصاویر۔ تفاسیر۔ اباریر۔ عصافیر۔ دنانیر۔ خنازیر۔ مشاہیر۔ مزامیر۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ زیر۔ شیر گیر۔ اندھیر۔ بیر۔ پھیر۔ گھیر۔ ڈھیر۔ سیر۔ بٹیر۔ ابیر۔ پھیر۔ ہیر۔ پھیر۔ کنیر۔ تکیر۔ اجمیر۔ بیکانیر۔ مذکر آتے ہیں۔ دیر۔ شمشیر۔ چنگیر۔ منابیر۔ مدہ بھیر۔ مؤنث آتے ہیں۔ خشتر۔ نشتر۔ عسر۔ بسیر۔ مذکر ہیں۔ نحر۔ مذکر آتا ہے۔ ابر۔ بیر۔ تبر۔ صبر۔ گبر۔ ہزبر۔ مذکر ہیں۔ قبر۔ مؤنث ہے۔ جبر۔ کبر۔ شبر۔ مذکر ہیں۔ بدر۔ صدر۔ غدر۔ مذکر ہیں۔ قدر۔ مؤنث ہے۔ زجر۔ مذکر ہے۔ فجر۔ مؤنث ہے۔ ذکر۔ مذکر ہے۔ فکر مؤنث ہے۔ قصر۔ حصر۔ عصر۔ مذکر ہیں۔ دہر۔ زہر۔ شہر۔ قہر۔ جہر۔ نہر۔ مذکر آتے ہیں۔ لہر۔ نہر۔ لہر۔ مؤنث بولی جاتی ہیں۔ ظہر۔ مذکر ہے۔ مُہر۔ مؤنث ہے۔ سپہر مذکر ہے۔ مہر[5]۔ آفتاب کے معنی پر مؤنث ہے۔ خار۔ غار۔ کار۔ مار۔ یار۔ کاروبار۔ انار۔ شکار۔ نگار۔ فگار۔ نثار۔ فرار۔ قرار۔ ہزار۔ غبار۔ نجار۔ دار و مدار۔ نہار۔ وقار۔ دیار۔ فشار۔ موسیقار۔ اعتبار۔ انتظار۔ اقرار۔ افتخار۔

---

[1] آتش ؎ چمن کی سیر پر ہوتا ہے جھگڑا + کمر میری ہے دست باغباں میں ۱۲ [2] ناسخ ؎ جام کو کیا دیکھکر حیران ہی پی دیا شراب + کم ہوئی جم غفیر اے دل فقط کیا جم نہیں ۱۲ [3] ناسخ ؎ خوب و زشت ایک ہیں دنیا سے سفر کرتے ہیں + شمع کیساتھ ہی اس بزم سے گلگیر چلی ۱۲ [4] مرزا برق ؎ اس کے حضور ابیر ہوا رنگ یاسمیں + رنگت گلوں کی بن گئی بیکا گلال کا ۱۲ [5] خبیثہ کہ افسوں گر آنرا اثر در فسوں بر کسے سلط سازد ۱۲ [6] دہلی والے اس کو مذکر باندھتے ہیں اور اب تک اسی پر اڑے ہوتے ہیں۔ ظفر ؎ قرار آہی گیا غم سے دل سنبھل ہی گیا + گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا ۱۲ [7] برق مرحوم ؎ میں وہ ہوں سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہوئی + داغ کاغذ کا لگا نام نہ میرا اٹھا ۱۲ [8] ایضاً ؎ فرقت یار میں گھر مجھکو ہوا ہے ظلمات + ایک دن مہر نہ ذرہ کے برابر چمکا ۱۲ منہ

اشتہار۔ اقرار۔ انکار۔ اشعار۔ اظہار۔ مضمار۵۰۔ شمار۔ رخسار۔ آزار۔ بازار۔ بیمار۔ تیمار۔ پیار۔ دولار۔ سنگار۔ نکھار۔ کھار۔ وار۔ ہار۔ بچار۔ اچار۔ ابھار۔ اوتار۔ ستار۔ نگھار۔ پیوادار۔ مدار۔ انوار۔ ہتھیار۔ وغیرہ اور اشعار۔ آثار۔ اطوار۔ افکار۔ اشجار۔ اثمار۔ انہار۔ صغار۔ کبار۔ بجار۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے رفتار۔ گفتار۔ دیوار۔ عار۔ نار۔ تکرار۵۳۔ معیار۔ منقار۵۴۔ مزار۔ منقشار۔ پرکار۔ رو بکار۔ دستار۔ کنار۔ ہزار۔ جہار۔ فطار۔ ازار۔ بہار۔ عیار۔ کارگذار۔ گبرودار۔ ذوالفقار۔ آبشار۔ سرکار۔ پیکار۔ رو بکار۔ استغفار۔ پکار۔ بیزار۔ تلوار۔ بوچھار۔ پھار۔ کہار۔ دھار۔ ہار۔ باروار۔ کچھار۔ سوار۔ ملار۔ جوار۔ کھنکار۔ گن بہار۔ بھنکار۔ جھنکار۔ کھنکھار۔ پھٹکار۔ ڈنکار۔ للکار۔ پکار۔ ڈکار۔ کہ اتنے کلمے مؤنث آتے ہیں۔ اور بار۵۷۔ ثمر کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور دخل یا نوبت کے معنی پر مؤنث آتا ہے۔ اور دار۔ بھی جو عربی میں گھر کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور فارسی میں جو سولی کے معنی پر ہے مؤنث ہے۔ اور زنّار بھی مختلف فیہ ہے۔ ناسخ مغفور ۵ رہتی ہے حسن پرستوں کے گلے میں زنجیر + کفر انکا ہے نیا اور زنّار نئی۔ رشک مرحوم ۵ بیخود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن + تسبیح گر پڑی کہیں زنّار گر پڑی۔ خواجہ وزیر مرحوم ۵ کافر ہوا ہوں پی کے مے عشق اے وزیر + زنّار مجھ کو چاہیے موج شراب کا۔ الّا مؤلف کے عندیہ میں حق یہ ہے کہ زنّار ضد ہے تسبیح کی۔ پس مانند تسبیح کے زنّار کو بھی مؤنث ہی استعمال کرنا چاہیے۔ اور اخبار۔ یہ لفظ مفرد و جمع دونوں طرح استعمال میں آتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں مذکر بولا جاتا ہے۔ جیسے اخبار دیکھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اخبار آیا۔ اور اخبار دیکھے۔ اور اخبار آئے۔ بیائے مجہول۔ اور کٹار۔ کو بھی بعضے مؤنث بولتے ہیں اور بعضے مذکر۔ لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری مؤنث ہے۔ اور کٹار مذکر۔ چنانچہ میر علی احمد رسا شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہیں ۵ لنبوں پہ لڑ رہے ہیں یادہ خوار ایکی برس + کوڑی بھر تاڑی پہ چلتا ہے کٹار

---

۵۱ ہزار حیف کہ بعد از وفات یاد آیا + خزاں جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا ۱۲ ۵۲ خواہ بمعنی نقش اور خواہ بمعنی معشوق

۵۳ لمؤلفہ ۵ دیوانہ ہے کہ پوچھتے ہو دل سے ہمارے + ناحق کی شب وصل میں تکرار نکالی ۱۲ ۵۴ اسیر ۵ جو مقدار دولت کی تھی کی بیاں + گڑا تھا جہاں زر بتایا نشاں ۱۲ ۵۵ شیخ ناسخ مرحوم ۵ اک چونچ لگا دے گی اگر کلک نواسنج + دھنس جائیگی بلبل تری منقار گلے میں ۱۲ ۵۶ مرزا برق مرحوم ۵ تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا + جلا دو کاٹ کے اس نخل میں بار آیا۔

۵۷ ذوق ۵ جستجو میں ہے قمر کی نہیں کس کو دن رات + چرخ دوار جدا پھرتے ہیں سیارہ جدا ۱۲ منہ

اب کی برس - گویا ؎ اس سے مانگا جو خوں بہا تو کہا + کوڑی رکھتا نہیں کٹارا اپنا - عطر - فقر - وقر - جزر - چتر - جفر - ستر - مکر - غدر - بزر - سکر - شکر - عذر - صغر - سحر - صفر - شعر - مذکر آتے ہیں - شطر - نشر - عمر (علم ۱۲) - خمر (تخمہ ۱۲) - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور کسر توڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مؤنث ہے -

فصل ہفتدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں رائے ہندی ہے

پچھاڑ - جھاڑ - تاڑ - پہاڑ - بگاڑ - کواڑ - کاٹ کباڑ - مذکر آتے ہیں - آڑ - پچھاڑ - ڈراڑ - نواڑ - دھاڑ - آڑ - بڑاڑ (بہر یک معنی خود ۱۲) - ہڑواڑ - چنگھاڑ - آڑ پاڑ - مار دھاڑ - اوکھاڑ - پچھاڑ - چھیڑ - چھاڑ - مؤنث بولے جاتے ہیں اور کھلاڑ (آواز فیل ۱۲) - کا اطلاق محض زن اوباش پر کیا جاتا ہے - چنانچہ ایک شاعر مثنوی میں کہتا ہے ؎ تھی نہایت وہ شوخ دیدہ کھلاڑ + کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ - دھڑ - بھیڑ - پکڑ - جھگڑ - لکڑ - لکڑ - مکڑ - گودڑ - دھیہڑ - ٹھوہڑ - اندھڑ - بھیڑ - پیپڑ - تھپیڑ - پڑ - پاپڑ - کوبڑ - چوتڑ - ہلڑ - کلہڑ - بڑ - باگڑ - (مرغ شکاری ۱۲) چھانکڑ - لکڑ - جھگڑ - مذکر آتے ہیں - اڑ - بڑ - بھڑ - جھڑ - جڑ - چھڑ - کڑ - لڑ - بیڑ (بہر دو نوع مرغ شکاری ۱۲) - (دوائی معروف ۱۲) - اکڑ - پکڑ - رگڑ - رڑ - روکڑ - چوبڑ - پھکڑ - کیچڑ - باگڑ - پھاگڑ - ترپڑ - اڑبڑ - دوہتڑ - بالچھڑ - چمگادڑ - دھڑ ادھڑ - تڑاتڑ - پڑاپڑ (آواز سینہ کوبی ۱۲) - مؤنث بولے جاتے ہیں - کڑ - مذکر ہے - بھڑ (زنبور ۱۲) - چڑ (گفتگو بسیار بیفائدہ ۱۲) - بڑ - مؤنث ہیں - توڑ - جوڑ - موڑ (بواو مجہول ۱۲) - نچوڑ - مذکر آتے ہیں - نچوڑ - سکوڑ - مؤنث بولے جاتے ہیں - بھوڑ (بواو معروف ۱۲) - مؤنث ہے - دوڑ - گھوڑ دوڑ - مؤنث ہیں (بواو معروف ۱۲) - چیڑ - مذکر ہے - کنیڑ (درخت معروف ۱۲) - چھیڑ - مؤنث ہیں - پیڑ - ایڑ - بھیڑ - چھیڑ (نیش اژدہا ۱۲) - کھکیڑ - مؤنث ہیں - اور ادھیڑ کا اطلاق مرد و زن دونوں پر کیا جاتا ہے -

فصل ہیجدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں زائے معجمہ ہے

آغاز - انداز - شیراز (مقام معروف ۱۲) - اعجاز - بزاز - اعزاز - جواز (نانقل ۱۲) - حجاز - مجاز - جہاز - طراز - کتراز (قرنفل ۱۲) - گداز - باز - (بہر کدام معنے خود ۱۲) ناز - راز - ساز - سازو باز - بول و براز - سوز و گداز - نشیب و فراز (الخ) - پا انداز - احتراز - امتیاز - نیاز (شکار ۱۲) (نہت ری ۱۲) - مذکر آتے ہیں - آواز - پرداز - پرواز - نماز - پیاز - آز (حرص ۱۲) - قاز (جانور معروف ۱۲) - جانماز - پیشواز - مؤنث بولے جاتے

ؔ برق مرحوم کس قدر زیبا ہے زیور اُس بت طناز کو + ساز سونے کا لگایا ہے سمند ناز کو ۱۲ منہ

ہیں۔ اور **نیاز**۔ حاجت کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ **خواجہ آتش** سے نہ ہوگا حسن کا کچھ سا بھی عاشق کوئی دنیا میں + نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز نہیں آیا۔ اور ہنا۔ی ہیں جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے مؤنث بولا جاتا ہے۔ **شیخ ناسخ** سے کہ چلکے پاؤں کو تو صحرا میں خاروں کی نیاز + کوہ پر سر کو بھی چل کر نذر خارا کیجئے۔ جیز۔ مذکر ہے۔ تیز۔ مؤنث ہے۔ مرکز۔ خرز۔ تزگز۔ مذکر ہیں۔ سپرز۔ مؤنث ہیں۔ پخت وپز۔ رجز۔ مؤنث ہیں۔ **البرز**۔ گرز۔ مذکر ہیں۔ **خربز**۔ مذکر ہے۔ رمز۔ مؤنث ہے۔ کنز۔ مذکر ہے۔ طنز۔ مؤنث ہے۔ طرز۔ مختلف فیہ ہے۔ **شیخ ناسخ** سے کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہیں کیوں نہ ہو شاگرد ناسخ ہے ہر اک استاد کا۔ **ولہ** ع ہے طرز ہر نفس میں نسیم بہار کی۔ **ولہ** ع تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی۔ **رشک** مرحوم ع۔ طرز گل نرگس رم آہو نہیں اچھا۔ **کیف**۔ ع ہم نے اے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا۔ لیکن بیشتر فصحا کے عندیہ میں طرز مؤنث ہے۔ اور مؤلف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے۔ تموز۔ ہنوز۔ رموز۔ کنوز۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ روز۔ سوز۔ گوز۔ نوروز۔ مذکر ہیں۔ موز۔ جوز۔ مذکر ہیں۔ گوز۔ مؤنث ہے۔ موبز۔ کشنیز۔ گریز۔ مذکر آتے ہیں چیز دہلیز۔ شونیز۔ تجویز۔ تجہیز۔ تمیز[۵۳] مؤنث بولے جاتے ہیں۔ پرہیز۔ ہمیز۔ تبریز۔ نیریز۔ شباریز۔ جہیز۔ مذکر آتے ہیں۔ کاریز۔ فالیز۔ گلریز۔ ستیز۔ دست آویز۔ نشست وخیز۔ رستخیز۔ میز۔ ریز۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور گریز۔ مختلف فیہ ہے۔ **شیخ ناسخ** سے عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دل سے گریز + ایک جا دیکھا ہے کس نے شیر اور روباہ کو۔ **رشک** مغفور سے جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسی کا اشتیاق + کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مؤنث ہی بولتے ہیں۔ مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہیں ہوا۔

فصل نوزدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں سین مہملہ ہے

طوس۔ روس۔ خروس۔ ناقوس[۵۴]۔ ناموس۔ قرابوس۔ آبنوس۔ جلوس۔ فلوس۔ ملبوس۔

[۵۱] آتش سے چشم بد میں کا نہیں اندیشہ حسن یار کو + کونسا ہے حرز جو بازو کے جوشن میں نہیں۔ [۵۲] میرو زیر علی صبا سے غوطے کھلواتی ہیں کیا رمز میں تری اے بحر حسن + تھا ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں ۱۲ [۵۳] شیخ ناسخ سے کب اجل کو ہے بھلا پیر و جواں کی تمیز + ہر کوئی دہر سے لے پیر و جواں اٹھتا ہے ۱۲ [۵۴] آتش سے دریا میں غسل کے لئے اترا جو وہ صنم + ناقوس مچھلیوں نے بجایا حباب کا ۱۲ منہ

طاؤس۔ جاسوس۔ جاموس۔ سالوس۔ کیبلوس۔ ایلاؤس۔ پوس۔ بھوس کارتوس۔ اور شموس نفوس۔ بروس۔ کنوس۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ **فانوس**[۵۱]۔ سبوس۔ عروس۔ اصل السوس قابوس۔ قاموس۔ مؤنث آتے ہیں۔ افسوس۔ پابوس۔ کناروبوس۔ دوس۔ پٹروس۔ کوس بوس مذکر آتے ہیں۔ اوس مسوس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ **فردوس**۔ مالکوس۔ مذکر ہیں۔ **قوس**۔ مؤنث ہے۔ دھونس۔ مؤنث ہے۔ ہونس۔ گھونس۔ مؤنث ہیں۔ **پاس**[۵۱]۔ داس۔ راس۔ طاس۔ کاس۔ مساس[۵۲]۔ لباس۔ پلاس۔ نفاس۔ ہراس۔ قیاس۔ سپاس۔ نخاس۔ آماس۔ قرطاس۔ وسواس۔ الماس۔ کرپاس۔ کناس۔ نسناس۔ احساس۔ اجلاس۔ افلاس۔ نخاس۔ احتباس۔ اقتباس۔ اندراس۔ انعکاس۔ اوراناس۔ حواس۔ اجناس۔ انفاس وغیرہ اور آس پاس۔ اناس۔ املتاس۔ ستیاناس۔ بھباس۔ گلاس۔ سنڈاس۔ مٹ راس مذکر آتے ہیں۔ اساس۔ راس۔ یاس۔ التماس[۵۳]۔ آس۔ پیاس۔ نکاس۔ کپاس۔ گھاس۔ ناس۔ بوباس بھڑاس۔ چپڑاس۔ پٹواس۔ کھٹاس۔ مٹھاس۔ ہگاس۔ متاس۔ انچاس۔ پچاس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ **پارس**[۵۴]۔ سارس۔ بنارس۔ مذکر ہیں۔ **ڈھارس** مؤنث ہے۔ بانس۔ ڈانس۔ مذکر ہیں۔ **بھانس**۔ سانس۔ دھانس۔ پانس۔ مؤنث ہیں۔ **پس** مس۔ جرس۔ فرس۔ قفس۔ نفس[۵۵]۔ عس۔ عدس۔ دسترس[۵۶]۔ کرگس۔ کلمس۔ مسدس۔ مخمس۔ بس۔ جس۔ کس۔ رس۔ لبس۔ برس۔ ترس۔ کلس۔ برہس۔ امرس۔ اپرس۔ راچھس۔ مذکر آتے ہیں۔ ہوس۔ مگس۔ اطلس[۵۷]۔ مندرس۔ نس۔ پنس۔ اس۔ چرس۔ پٹس۔ گھٹس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور خس مطلق کاہ کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے۔ چنانچہ سودا کہتے ہیں۔

---

[۵۱] خواجہ آتش سے فاتحہ پڑھنے کو آیا قبر پر آتش نہ یار + دو ہی دن میں پاس الفت اس قدر جاتا رہا ۱۲ [۵۲] بحر مرحوم پیچ آدھی پڑے نگاہ تو پورا مساس ہو ۱۲ [۵۳] رشک مغفور سے صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے + دعائے وصل کی رہتی ہے التماس مجھے ۱۲ [۵۴] آتش۔ مصرع ٹھوکریں کھاتے ہیں یاں پارس کے پتھر سیکڑوں ۱۲ [۵۵] برق مرحوم سے وہ رشک آفتاب سراپا ہے نور کا + موجیں نفس ہیں تن نہیں دریا ہے نور کا ۱۲ [۵۶] رشک مرحوم سے پایا جو دسترس تو بڑا رنگ لائیگا + دزد حنا کے ہاتھ سر دست توڑے ۱۲ [۵۷] بعض شعرا نے مذکر بھی لکھا ہے۔ آتش سے عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجئے + اطلس ہفت آسماں صرف قبا ہوتا نہیں۔ منیر مصحح ۱۲ [۵۸] برق مرحوم سے کیا تجلی ہے کہوں اس ساعد پر نور کا + آستین یار ہے فانوس شمع طور کا ۱۲ [۵۹] مومن نے اس کو مذکر نظم کیا ہے۔ سے فلک پر ہو غوغا مناجات کا + کروں التماس اپنی حاجات کا [۶۰] مختلف فیہ ہے مؤنث کی مثال۔ آتش۔ مصرع لب تک اس کے جو ہوئی دسترس جام شراب ۱۲

ے آنکھوں کے گرد میرے مژگاں کی ہے یہ صورت + جیسے کنارِ دریا خس بہ کے آرہا ہے۔ اور اس کا خوشبودار کے معنی پر جس کے خس خانے موسم گرما میں بنتے ہیں مشترک ہے۔ لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے۔ اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے مس۔ مجلس۔ لبس۔ اور مجالس مدارس۔ ہوادس۔ وساوس۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں حس[۱]۔ نرگس[۲]۔ مجلس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تقدس۔ تجسس۔ تنفس وغیرہ اور قفس۔ اسطقس۔ ذیابیطس۔ بھس۔ ڈھس و جھرکس۔ مذکر آتے ہیں۔ کس۔ گھس۔ بہپس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ ابلیس۔ مقناطیس۔ کسیس۔ سیس۔ مذکر آتے ہیں۔ تقدیس۔ تلبیس۔ تاسیس۔ تجنیس۔ تدریس۔ تفریس۔ وغیرہ اور ٹیس۔ بھیس۔ قیس۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ پھپنس۔ کھیس۔ کیس۔ دیس۔ پردیس مذکر آتے ہیں کھیس مؤنث ہے۔ پولیس۔ مذکر ہے لیس[۳]۔ مؤنث ہے۔ ترس۔ درس[۴]۔ مذکر ہیں۔ خرس۔ سرس مذکر ہیں۔ عرس[۵]۔ فرس۔ برس۔ مذکر آتے ہیں۔ ترس۔ بازپرس۔ جرس۔ مؤنث ہیں۔ انس مذکر ہیں جنس[۶]۔ مؤنث ہے۔ بکس۔ بکس۔ مذکر آتے ہیں۔ شمس۔ نکس۔ انس۔ جبس۔ خمس۔ سدس۔ نفس۔ ہینس۔ رہس۔ مذکر ہیں۔

فصل بست[و]ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں شین معجمہ ہے

غش[۷]۔ ترکش[۸]۔ آرش۔ پیشکش۔ مذکر آتے ہیں۔ آتش۔ عطش۔ چپقلش۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اُلش اور تعیش۔ توحش۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں عش۔ منش۔ جوارش۔ جبار۔ بالش۔ منش۔ غلامش۔ گردش۔ کشمش۔ غرفش۔ اور جس کے آخر میں شین مصادری آتا ہے۔ مانند دانش۔ تابش

ا؎ شیخ ناسخ ے فرصت نہیں دم ملنے کی اک طفل کے غم سے + معلوم کھلونے کی طرح حس ہوئی ہم سے ۱۲ ۲؎ خواجہ آتش ے گردش چشم نہیں گردش افلاک سے کم + گھر کے گھر کرتی یہ ہے نرگس شہلا خالی۔ ولہ ۔ اسکی آنکھ تم نہیں نرگس شہلائے بہشت ۱۲ ۳؎ مرزا مہدی قبول مرحوم ع مژگاں سے ہے لیس تیر نگہ کا نشانہ ۱۲ ۴؎ شیخ ناسخ مرحوم ے عبود الله نے اسکو دیا ہے علم باطن کا لیا ہے جس نے ظاہر میں نہ درس اک حرف ابجد کا ۱۲ ۵؎ بحر سلمہ ے کبھی تو فاتحہ دلواتے پھول نیرا شباب + کبھی تو عرس ہمارا بہار میں ہوتا ۱۲ ۶؎ خواجہ آتش ے سودائے عشق لیلیٰ ہے خوش جمال شہرا + یہ جنس چاہتی ہے خریدار دلفریب ۱۲ ۷؎ برق مرحوم ے میں تو کیا وہ بھی تجھے دیکھ کے شیدا ہوتا + غش پہ غش آتا جو اس عہد میں موسا ہوتا ۱۲ ۸؎ لمؤلفہ ے کیا ترکش جو خالی میرے تیر انداز نے تجھ پر + پکارے سب وہاں زخم اندوہ ناک بھر پایا ۱۲۔

سازش ۔ نوازش ۔ خواہش ۔ کاہش ۔ آرائش ۔ آسائش ۔ سفارش ۔ گذارش ۔ بارش ۔ اندیش
بینش تپش خلش جنبش ۔ لغزش ۔ مالش ۔ نالش وغیرہ سب مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ پالیس ۔
پرسش [۵۱] مذکر آتے ہیں ۔ موش ۔ چاوش (بحیمہ ۱۲) ۔ اور نقوش ۔ وحوش ۔ جیوش (لشکر ۱۲) ۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں ۔
جوش ۔ دوش (بواو معروف ۱۲) ۔ گوش ۔ ہوش ۔ خروش ۔ سروش ۔ تن و توش ۔ خورد و نوش ۔ سرپوش ۔ خرگوش
هرزه جوش ۔ مذکر آتے ہیں ۔ پاپوش ۔ بناگوش [۵۲] ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ اور آغوش
بعضوں کے عندیہ میں گود کے قیاس پر مؤنث ہے ۔ حالانکہ بقیۂ نظم مذکر پایا جاتا ہے ۔
خواجہ آتش ۔ وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہو کر کھوئی جان + ننگ مردی پر ہمارے
گور کا آغوش ہے ۔ سیّد محمد خاں رند ۔ میں وہ محروم محبّت ہوں لڑکپن میں کبھی +
وا کسی نے مرے واسطے آغوش کیا ۔ بیش ۔ مذکر ہے ریش ۔ تشویش تفتیش ۔ مؤنث ہیں ۔
پیش پیش [۵۳] و پیش ۔ کم و بیش ۔ ریش (بیائے معروف ۱۲) ۔ درویش کیش نیش (محاسن ۱۲) ۔ سرپیش ۔ مذکر بولے جاتے ہیں ۔
بیش ۔ گاؤ میش (بیائے مجہول ۱۲) ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ انتعاش (ترحم ۱۲) ۔ قماش ۔ خفاش [۵۴] (بہر دو پیچیدہ خود ۱۲) ۔ گلاب پاش ۔ ناش (قسمے از قماش ۱۲) ۔
باش ۔ مذکر بولے جاتے ہیں ۔ تراشش [۵۵] ۔ خراش ۔ تلاش ۔ معاش ۔ قاش ۔ لاش ۔ پاداش ۔
شاباش ۔ پرخاش [۵۶] خشخاش ۔ بود و باش ۔ تراش ۔ خراش ۔ قلم تراش [۵۷] ۔ مؤنث آتے ہیں ۔
آش بھی استعمال میں مؤنث ہے اِلّا آش جو ۔ کو مذکر بولتے ہیں ۔ فعل جمع یا حرف رابط جمع
کے ساتھ مثلاً یوں کہتے ہیں کہ آشجو پئے یا بنائے یا آشجو رکھے ہیں ۔ یلتھے کیش طیش حیش
مقیش ۔ مذکر ہیں ۔ بخش ۔ رخش ۔ مذکر ہیں ۔ نقش [۵۸] ۔ درفش ۔ مذکر ہیں ۔ عرش ۔ فرش مذکر
ہیں ۔ نعش ۔ مؤنث ہے ۔

[۵۱] بحر مصرعہ ۔ پرش ہے ایسی لشکر کا اجل جسکی ہر اول ہے ۱۲ [۵۲] خواجہ آتش ۔ مجھ کو بھاتی ہے بناگوش صنم گوہر کیسا تجھ ۱۲
[۵۳] بحر سلمہٗ ۔ ہمارے قتل میں کیا جانے کیا ہوا پس و پیش + کھینچے وہ تیغ کی صورت تنے سپر کی طرح ۱۲ [۵۴] بحر سلمہٗ ۔
خفاش ہیوے باغ کے کھا کر او گل چلے ۱۲ [۵۵] رشک ۔ پاؤں تو چومتا رہوں دست صنم تراش + سب سے علیحدہ ہے
تیری اے صنم تراش ۔ [۵۶] رشک ۔ بے قصور وال سے رہا کرتی ہے پرخاش تمہیں + ناصحو ہم کو برا کہتے ہو شاباش تمہیں ۱۲
[۵۷] رشک ۔ میرے لئے تراش رہی ہے سر قلم + کرتی ہے ہاتھ صاف تمہاری قلمتراش ۱۲ [۵۸] برق ۔ یار سے وصل
ہوا نقش امل بیٹھ گیا + وہ عمل میں نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا ۱۲ [۵] مختلف فیہ ہے مثال مذکر آتش + کاوش مژہ
سے کی ترخ دل بر کی دید میں + پاتے نگاہ سے بھی خلش یار نے کیا ۱۲ [۵] نظم میں بھی مؤنث کی مثال موجود ہے ظفر کا
شعر ملاحظہ ہو ۔ ظفر [۵] شاہد مقصود ہے کس کی بغل میں اے ظفر + دیکھ لو آغوش چرخ سپہر ہے خالی پڑی ۱۲ منہ

فصل بست و یکم[21] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں صاد ہے

اخلاص ـ اختصاص ـ خلاص ـ قصاص ـ رصاص ـ اخّاص ـ مذکر بولے جاتے ہیں ـ اور خواص ـ جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال میں مذکر ہے ـ اور اُردو میں جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونوں پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے نص ـ برص مؤنث آتے ہیں ـ تفحص تخلص تقلص ـ مذکر بولے جاتے ہیں ـ رقص نقص[51] ـ مذکر ہیں ـ خصوص فصوص ـ مذکر ہیں قمیص ـ مذکر ہے ـ تحریص تخصیص ـ ترخیص تنقیص ـ وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہیں حبیص بیص مؤنث ہیں ـ قرص ـ مذکر ہے ـ

فصل بست و دوم[22] اُن اسماء کے بیان میں جن کے آخر میں ضاد معجمہ ہے

اغراض[52] ـ اغماض ـ اعتراض ـ انقباض ـ انقراض ـ ریاض ـ اور اعراض و اغراض وغیرہ مذکر آتے ہیں ـ بیاض ـ مقراض ـ مؤنث بولے جاتے ہیں ـ فرض ـ قرض[53] مذکر ہیں ـ ارض مؤنث ہے ـ اور عرض ـ جو طول کی ضد ہے ـ اس کو مذکر بولتے ہیں ـ اور التماس کے معنے پر مؤنث آتا ہے ـ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎ ہو گئی پیش نبی بے شبہ عرض حال آہو سے + دلیل اس پر ملی ہے آپ کی چشم سخن گو سے ـ ولہ ؎ ہوں وہ میکش جب بنا پتلا تو میں نے عرض کی + کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہئے ـ غرض ـ مرض ـ عوض[54] ـ مذکر ہیں ـ عرض مؤنث ہے عروض ـ فیوض ـ مذکر ہیں حضیض نقیض ـ مؤنث ہیں ـ عوارض ـ فرائض ـ عارض ـ مذکر ہیں ـ مایض ـ نافض ـ مؤنث آتے ہیں ـ اور تعرض ـ تمارض ـ وغیرہ مذکر ہیں ـ حوض[55] ـ خوض ـ مذکر ہیں ـ فیض ـ مذکر ہے ـ نبض پیش قبض ـ مؤنث ہیں ـ قبض مذکر ہے ـ

---

[51] شیخ ناسخ ـ سیکڑوں آہیں کروں پر دخل کیا آواز کا + تیر جو آواز دے ہے نقص تیر انداز کا ۱۲ منہ [52] میر تقی مرحوم مصرعہ ـ میرا اعراض بھی لوگوں نے کیا ہے آگے ۱۲ منہ [53] ناسخ مرحوم ـ شعر گھر سے چلا محروم جب چور + کہا میں رہا مجھ پر ترا قرض ۱۲ منہ

[54] آتش مرحوم ـ رعشہ پیری میں ہے اس جوش جوانی کا عوض + اپنی بدمستی کا خمیازہ نہ کیونکر کھینچے ۱۲ منہ

[55] آتش مغفور ؎ صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے + صحن چمن میں حوض بھرا ہے گلاب کا ۱۲ منہ

فصل بست و سوم[۲۳] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں طائے حطی ہے

خبط۔ ربط۔ ضبط۔ مذکر ہے۔ فرط مذکر ہے۔ شرط۔ مؤنث ہے۔ لبط۔ وسط۔ مذکر ہیں۔ بربط۔ غلط۔ نمط۔ وسط۔ نقط (جمع نقطہ ۱۲)۔ اوسط۔ خط۔ قط۔ دستخط۔ سرخط۔ مذکر ہیں۔ بط[۱] مؤنث ہے اور شط۔ مختلف فیہ ہے۔ قدما نے مذکر کہا ہے۔ **مصحفی** (نمط بہ معنی تودہ) ؎ گڑ میں شہید تیرے کس نمط زمیں کے تلے + جب اُن کے خون کا بہتا ہو شط زمیں کے تلے + اور متاخرین بالاتفاق مؤنث کہتے ہیں۔ رباط۔ ارتباط۔ انبساط۔ اختلاط۔ افلاط۔ نقاط۔ مذکر ہیں۔ افراط۔ احتیاط۔ بساط[۲]۔ صراط۔ مؤنث ہیں۔ اور نشاط۔ مختلف فیہ ہے۔ بعضے اس کی تانیث کے قائل ہیں۔ بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ میں بھی نشاط مذکر ہے۔ نبائط۔ ضابط۔ روابط۔ ضوابط۔ مذکر ہیں تسلط۔ توسط مذکر ہیں۔ تفریط۔ تسبیط (ہزار نامہ و ردلیست ۱۲) مؤنث ہیں۔ مخط۔ غلط۔ خلط مذکر ہیں۔ قسط مؤنث ہے

فصل بست و چہارم[۲۴] اُن اسماء کے بیان میں جنکے آخر میں ظائے منقوطہ ہے

تلفظ۔ تیقظ۔ مذکر ہیں **تقریظ**۔ مؤنث ہے۔ حفظ۔ غیظ۔ مذکر ہیں۔ **الفاظ** مواعظ (جمع وعظ ۱۲) مذکر ہیں۔ وعظ۔ مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ میں مؤنث ہے لفظ بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ **شیخ ناسخ** نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہے طلب سے اس قدر نفرت کہ رہتا ہے خیال + آنہ جائے لفظ لب پر باب استفعال کا۔ **رشک مرحوم** مؤنث کہتے ہیں ؎ وصل کی رات بنا نامۂ شوقِ گیسو + شام لفظیں ہیں سفیدی ہے سحر کاغذ کی۔ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہے۔ اور مؤلف بھی اسکی تذکیر کا قائل ہے۔

فصل بست و پنجم[۲۵] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں عین مہملہ ہے

ابداع۔ اجماع۔ اتباع۔ اجتماع۔ اختراع[۳] (نادر ۱۲)۔ ارتفاع۔ امتناع۔ انتزاع۔ انتفاع۔

---

[۱] رشک مغفور۔ محتسب نے جو کنارا خُم کا توڑا + بط نے سمجھی کہ دریا کا کنارا توڑا ۱۲ منہ [۲] رشک مرحوم ؎ آنکھیں بچھائیں اہلِ نظر آئیں آپ اگر + کرتے ہیں کام بڑھ کے یہ اپنی بساط سے ۱۲ منہ [۳] آتش ؎ آتش یہ شاعروں کا فقط اختراع ہے + رخسار گنج ہیں نہ تو گیسو ہے یار سانپ ۱۲ منہ

انقطاع ۔ سماع ۔ صداع ۔ صباع ۔ نعناع ۔ اور رساع ۔ رقاع ۔ بقاع ۔ اتباع ۔ اطباع ۔ اضلاع ۔ اقطاع ۔ اوجاع ۔ اوضاع ۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں ۔ اطلاع ۔ متاع ۔ نزاع ۔ وداع ۔ شعاع ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ لیکن شعاع ناسخ مغفور کے ایک شعر میں مذکر بھی بندھا ہوا ہے ۔ چنانچہ وہ شعر یہ ہے ؎ ہجر میں ہر شعاع شمس مجھے + ہو گیا ہے خدنگ سونیکا مگر ظن غالب ہے کہ یہاں تحریف ہو گئی ہو یا ہو گئی کے مقام پر ہو گیا لکھا گیا ہو ۔ توابع مطابع ۔ مطالع ۔ منافع ۔ موانع ۔ مواضع ۔ مواقع ۔ لوامع ۔ جوامع ۔ سواطع ۔ طالع ۔ مذکر آتے ہیں ۔ شارع ۔ مؤنث ہے ۔ اور مضارع زمانہ حال و استقبال کے معنی پر مذکر آتا ہے ۔ اور بحر عروض کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے ۔ بلع ۔ خلع ۔ قلع ۔ مذکر ہیں ۔ وجع ۔ سجع ۔ درع ۔ قمع ۔ ملع مذکر ہیں ۔ شمع ۔ سمع ۔ جمع ۔ مؤنث ہیں ۔ وضع ۔ مؤنث ہے ۔ نطع مذکر ہے ۔ قطع ۔ وضع کے معنی پر مؤنث ہے ۔ اور بمعنی بریدن مذکر ہے ۔ مرجع ۔ مزرع ۔ مطلع ۔ منقطع ۔ مجمع ۔ مصرع ۔ موقع ۔ مرتع ۔ منبع ۔ مرقع ۔ مطلع ۔ برقع ۔ مربع ۔ مذکر آتے ہیں ۔ منع ۔ مذکر ہے ۔ ۔۔۔ مؤنث ہے فرع ۔ درع ۔ مذکر آتے ہیں ۔ ضرع ۔ فرج ۔ درع ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ جزع ۔ فزع ۔ مذکر ہیں ۔ جزع ۔ مذکر ہے ۔ طمع ۔ مؤنث ہے ۔ تبرع ۔ طمع ۔ مؤنث ہیں ۔ تصنیع ۔ توسع ۔ تمتع ۔ تتبع ۔ ترفع ۔ تسجع ۔ تورع ۔ وغیرہ مذکر ہیں ۔ تواضع ۔ تضرع ۔ توقع ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ خضوع ۔ خشوع ۔ رکوع ۔ وقوع ۔ نقوع ۔ شیوع ۔ شروع ۔ فروع ۔ دموع ۔ طلوع ۔ ینبوع ۔ مشروع ۔ مذکر ہیں ۔ جوع مؤنث ہے ۔ رجوع ۔ مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہیں ؎ ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بار ہا + تجھ سے رجوع نرگس بیمار نے کیا ۔ حضرت برق مؤنث فرماتے ہیں ؎ دل اس صنم سے دم نزع پھر گیا لے برق ۔ رجوع اور ہی کی جب مرض کو طول ہوا ۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مؤنث ہے مذکر کوئی نہیں بولتا ۔ طوع ۔ نوع ۔ مؤنث ہیں ۔ توقیع اور مہالیج وغیرہ

۱؎ رشک مرحوم مصرع مٹی کے مول بھی نہیں بکتی متاع دل ۱۲ ۲؎ شیخ ناسخ ۔ تن پروری کی تیغ زباں سے نہ تھی پناہ + گو پہنے تھی وہ درع نقوش حصیر کا ۱۲ ۳؎ شیخ ناسخ ۔ کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب + ہاں تتبع کرتے ہیں ناسخ ہم اس مغفور کا ۱۲ ۴؎ شیخ ناسخ مصرع ۔ دل نذر تورع ہے سپر ہے خم شمشیر ۱۲ منہ ۵؎ یہ مختلف فیہ ہے مثال مذکر نسیم ؎ کی مگر رتبری ہمارے آنسوؤں نے ٹوٹ کر + تھا متاع عمر جو تعب بیاباں گیا ۱۲ منہ ۶؎ یہ مختلف فیہ ہے مثال مؤنث رزر ؎ واسطے قسمت آبیاری ابر رحمت نے نہ کی + مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی ۱۲ منیر لکھنوی ۔

مذکر آتے ہیں ـ ربیع ـ سریع ـ ترصیع ـ ترفیع ـ تشنیع ـ تصریع ـ تقطیع ـ تودیع ـ توسیع وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہیں ـ

فصل بست و ششم [۲۶] اُن اسماء کے بیان میں کہ جن کے آخر میں غین معجمہ ہے

باغ ـ راغ ـ زاغ ـ داغ ـ ایاغ [۵۱] ـ دماغ ـ سراغ [۵۲] ـ چراغ ـ فراغ ـ ابلاغ ـ الاغ ـ کلاغ ـ استفراغ [۵۳] ـ مذکر بولے جاتے ہیں ـ دوغ ـ طوغ ـ دروغ ـ فروغ [۵۴] ـ مذکر ہیں ـ آروغ ـ طوغ ـ مؤنث ہیں ـ دریغ ـ میغ ـ مذکر ہیں ـ تیغ ـ مؤنث ہے ـ مرغ ـ سیمرغ ـ مذکر ہیں ـ

فصل بست و ہفتم [۲۷] اُن اسماء کے بیان میں جن کے آخر میں فا ہے

صاف ـ قاف ـ کاف ـ لاف [۵۵] ـ گزاف ـ طواف ـ مضاف ـ خلاف ـ لحاف ـ غلاف ـ شگاف ـ شیاف ـ زہاف ـ رعاف ـ زراف ـ موباف [۵۶] ـ اعراف ـ اسراف ـ اصراف ـ اتحاف ـ اضعاف ـ انصاف ـ اختلاف ـ انحراف ـ انکشاف ـ اعتراف ـ اعتکاف ـ لام کاف ـ ناف ـ اور اخلاف ـ اسلاف ـ اطراف ـ الطاف [۵۷] ـ اصناف ـ اکناف ـ اوصاف ـ اوقاف ـ آلاف ـ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں ـ ناف ـ سجاف ـ کشاف ـ خطاف ـ شالباف ـ مؤنث آتے ہیں ـ اور حراف کا اطلاق محض زن شوخ و چالاک پر کیا جاتا ہے ـ دف ـ شرف [۵۸] ـ نجف ـ ہدف [۵۹] ـ خزف ـ کلف ـ سلف ـ خلف ـ علف ـ مصحف ـ مصرف ـ رفرف ـ مذکر آتے ہیں ـ صف ـ ظرف ـ شرف ـ شغف ـ مؤنث بولے جاتے ہیں ـ اور کف ـ

---

۵۱ شیخ ناسخ ـ ہے سے روشن ہے ایاغ اپنا + ساقیا گل نہ ہو چراغ اپنا ۱۲ ۵۲ خواجہ آتش ـ کھو دیگی فکر ہمکو تمہارے سراغ کی ۱۲ ۵۳ شیخ ناسخ ـ ہجر میں کیا ہے پیوں میں ساقیا + جام سے شیشہ کا استفراغ ہے ۱۲ ۵۴ خواجہ آتش ـ اے فلک اتنا تو محفل میں فروغ اپنا بھی ہو + یار کے نزدیک بیٹھیں ہم گھڑی ہو دور شمع ۱۲ ۵۵ مرزا برق مرحوم ـ لاف حسن اس سے جو مہتاب نے پنجہ مارا + پنجہ مہر سے گردوں نے طمانچہ مارا ـ خواجہ آتش ـ وہ دہن ہوں نہ نکلا حرف غرور + وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا ۱۲ ۵۶ برق مرحوم ـ غضب ہے جو ٹھیکا موباف کھولنا تیرا + کہ حسن اور بڑھے کیچلی جو ڈالے سانپ ۱۲ منہ ۵۷ بحر مرحوم ـ طعن زند رند نہ کہ شیخ خدا لگتی بول + اسکے الطاف بہت ہیں کہ گنہگار بہت ۱۲ منہ ۵۸ خواجہ آتش ـ شرف اللہ نے بخشا ہے آدم پر محمد کو + فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یاں مؤخر کو ۱۲ منہ ۵۹ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور ـ تیر جو ایک اسطرف مارا + تمنے گویا بڑا ہدف مارا ۱۲ منہ برق مرحوم ـ دل کی طرح ہدف نہیں کون اسکے تیر کا + دیکھا جسے وہ ... ہے ۱۲ منہ

زہد کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور کفِ دست و پا کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ ناسخ اور مرزا برق۔ مؤنث فرماتے ہیں ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگوں ہو گئے + اُن کو خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہیں۔ ؎ زیب و زینت سے بری حُسن خداداد ہے برق + کفِ موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی۔ کوئی شاعر شعرائے متقدمین میں سے بھی مؤنث کہتا ہے ؎ آہی آبلہ دل کا ہمارے جلد بھر لائے + کفِ پا اس کی دکھلا کر کسی کا مُنہ نہ دکھلائے۔ اور خواجہ آتش مذکر کہتے ہیں ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے + سامنے خورشید کے اُس نے کفِ پا کر دیا لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کفِ دست و کفِ پا دونوں کی تانیث ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کے بھی عندیہ میں دونوں مؤنث ہیں۔ تَلَف۔ اور تصوف۔ تصرف۔ توقف۔ مکلّف۔ تاسف۔ تلطف۔ تعرف۔ تخلف۔ تحائف۔ تعارف۔ تکاسف۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ اُف[1] (ہتھیلی ۱۲) مؤنث ہے۔ الف۔ کنف۔ ہاتف۔ مرادف۔ طائف (نام مقامے عرب ۱۲)۔ اور مصارف۔ معارف۔ صحائف۔ لطائف ظرائف۔ طوائف۔ تحائف۔ عواطف۔ وظائف۔ مواقف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں۔ ظرف[2]۔ حرف۔ شنجرف۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ برف۔ طرف۔ مؤنث آتی ہیں اور صَرف جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے۔ اور علم معروف کے معنی پر مؤنث گوش زد ہے۔ صُوف۔ کسوف۔ خسوف۔ سفوف۔ وقوف۔ پیروف (لغت انگریزی ۱۲)۔ اور حروف۔ ظروف۔ صفوف۔ صنوف۔ اُلوف۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ اور جوف۔ خوف۔ طوف۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ صیف مذکر ہے۔ سیف (تیغ ۱۲)۔ کیف[3]۔ مؤنث ہیں۔ خریف (فصل معروف ۱۲)۔ ردیف۔ لیف۔ قیف (مؤنث ہم گرا ۱۲)۔ خفیف۔ اور تعریف۔ توصیف۔ تصنیف۔ تالیف۔ تکلیف وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ حریف (بحرے از بحور عروض ۱۲)۔ مذکر بولا جاتا ہے۔ خلف۔ مذکر ہے۔ زُلف۔ مؤنث ہے۔ وقف مذکر ہے۔ سقف۔ مؤنث ہے۔ حذف۔ ضعف۔ کشف۔ عطف (ہندی ۱۲)۔ لطف۔ وصف۔ حلف (اے حلف ۱۲)۔ مذکر آتے ہیں۔ صنف۔ مؤنث ہے۔ سولف (ناہموار و کج)۔ مؤنث ہے۔

---

[1] ؎ مذکر کی بھی مثال موجود ہے۔ آتش۔ سوزشِ دل سے زباں کو نہ ہوئی آگاہی + اُف کیا مُنھ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا۔ منیر [2] ؎ بھر جائے اگر بادہ سو نہا مُنھ نہ کرو ں بس + مے خواروں میں ہے ظرف مرا تم سے زیادہ ۱۲ منہ [3] ؎ ناسخ مرحوم۔ ہماری کیف سزا و ادا احتساب نہیں + خیال چشم ہے کچھ ساغر شراب نہیں ۱۲ منہ

؎ مختلف فیہ ہے مثال مذکر نسیم ؎ بے ہوشیاں نصیب رہیں سامعین کو کیف شراب ناب مرے ہر سخن میں تھا ۱۲ منہ۔

فصل بست و ہشتم[48] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں قاف ہے

حرق - شرق - فرق - مذکر ہیں - برق - زرق و برق مؤنث ہیں - فرق - مذکر ہے - عرق - مؤنث ہے - حلق - مذکر ہے - خلق - طلق - مؤنث ہیں - حق - قلق[51] - سبق - عرق - ورق طبق[52] - نق - زنبق - زیبق - استرق - خورنق - مطلق - بندق - مذکر آتے ہیں - ابرق - بیرق - رونق - خندق - زدرق - مرق - تبلق - شفق - جلق - الخالق[53] - ہو حق - مؤنث بولے جاتے ہیں - سرادق مشرق[54] - اور بوارق - مشارق - خوارق - علائق - حقائق - وثائق - شقائق - عوائق - دقائق - صوائق - لواحق - وغیرہ مذکر آتے ہیں - منطق - دق - بشق - چق - ساچق - خلائق - مؤنث آتے ہیں - اور عاشق خواہ مرد ہو یا زن استعمال میں شعراء کے مذکر آتا ہے - چنانچہ حضرت برق - فرماتے ہیں ؎ دیکھ کر اُس بتِ سفاک کے ابرو عاشق + بے قضا کشتۂ شمشیر قضا ہوتا ہے - تعلق - تملق تعشق - تصدق - تفوق - توافق - تطابق - تلاحق وغیرہ - اور افق - تنق فستق - مذکر آتے ہیں عنق - فندق[55] - مؤنث بولے جاتے ہیں - طاق - باق - اغراق - اشراق - احراق - اشفاق - الحاق - الصاق - اعلاق - اطلاق - تریاق - میثاق - الفاق - اشتیاق - احتراق - افتراق - استحقاق - استغراق - سباق - طباق - سیاق - عراق - فراق - مراق - نفاق - وفاق - صفاق - براق - براق - رواق - خناق - صداق - مذاق - محاق - نطاق - سماق - اُتاق - بلاق - اور اخلاق - اشفاق - اشواق - اوراق - اعناق - آفاق[56] - عشاق وغیرہ مذکر آتے ہیں طلاق[57] - ساق - خواق - چماق -

[51] شیخ ناسخ مرحوم ع - ہر شمس بازغہ میں ہمارا سبق نہیں ۱۲ [52] ناسخ مرحوم - چودہ طبق ردق میں چودہ طبق نہیں ۱۲

[53] بحر سلمہٗ - طرہ خورشید ہے جس کا وہ ہے تیری دستار + کہکشاں بیل ہے جس کی تری الخالق ہے ۱۲

[54] ناسخ مرحوم - مصرعہ میرا سینہ ہے مشرقِ آفتاب داغِ ہجراں کا ۱۲ منہ ؎ مختلف فیہ ہے مثال مذکر ناسخ وصل کی شب کے برابر صبح کا دیکھا شفق + ہم عناں میدان میں گلگوں سے گہر شبدیز ہے منیر لکھنوی [55] ناسخ مرحوم ؎ ہے اس کے ہاتھ میں جو چھری اور فندقیں + کیا شاخ مشک میں نظر آئے ثمر مجھے - منیر لکھنوی [56] نواب مرزا جاہ عاشق ؎ آفاق نور عارض جاناں سے بھر گیا + اے چہرہ مہ زرد تمہارا اگذر گیا ۱۲ منہ

[57] مرزا برق مرحوم ؎ قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق
مکرر وہ آ کے سائل ہوئی ۱۲

+ + + + + + + + + +

طمطراق[۵۱]۔ چقماق ۔ چقاچاق ۔ تڑاق ۔ پڑاق ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں عشق ۔ دمشق ۔ مذکر آتے ہیں ۔ رزق ۔ فسق مذکر بولے جاتے ہیں مشق[۵۲] (ہندی ۱۲) ۔ مؤنث ہے ۔ ذوق ۔ سوق ۔ شوق ۔ طوق ۔ فوق ۔ مذکر آتے ہیں ۔ بوق (بواو معروف ۱۲) ۔ جوق ۔ بندوق ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ سوق ۔ لحوق ۔ لعوق ۔ وثوق ۔ عیوق (نام ستارہ ۱۲) ۔ صندوق ۔ اور عروق ۔ حقوق ۔ شقوق ۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں ۔ اور معشوق خواہ مرد ہو خواہ زن ۔ استعمال شعراء میں مذکر آتا ہے ۔ طریق ۔ فریق ۔ عقیق ۔ منجیق ۔ قرع انبیق ۔ مذکر آتے ہیں ۔ رحیق (شراب ۱۲) ۔ ضیق (تنگی ۱۲) ۔ اور تحقیق ۔ تفریق ۔ تطبیق ۔ توفیق ۔ تصدیق ۔ تعویق ۔ تعریق ۔ تشویق ۔ وغیرہ مؤنث آتے ہیں ۔

فصل بست و نہم[۲۹] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں کاف تازی آتا ہے

جاک ۔ چاک ۔ تپاک ۔ خاشاک ۔ سماک (نام ستارہ ۱۲) ۔ مغاک ۔ فتراک ۔ سوزاک ۔ ادراک ۔ امساک ۔ اہلاک ۔ سفاک (اے معشوق ۱۲) ۔ دست پاک ۔ روپاک ۔ افلاک ۔ چاک (چرخ کوزہ گر ۱۲) (ہندی) ۔ ڈھاک[۵۳] ۔ پچھناک (زہر معروف ۱۲) ۔ مذکر بولے جاتے ہیں ۔ خاک ۔ خوراک ۔ پوشاک ۔ شاماک ۔ مسواک ۔ املاک ۔ دھاک[۵۴] ۔ ناک ۔ تاک ۔ تریاک ۔ جھانک ۔ تاک مؤنث آتے ہیں ۔ اور تاک جو فارسی میں انگور کے بیل کے معنی پر ہے ۔ وہ بھی بالاتفاق مؤنث ہے ۔ لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ۔ اینڈتا تھا ترے مستوں کی طرح سے باغ میں + صاحب کیفیت اپنے سلسلہ میں تاک تھا ۔ اور ڈاک بھی اپنے دونوں معنوں پر مؤنث آتا ہے ۔ شیخ ناسخ ۔ کیا پیوں میں ہجر ساقی میں کہ لگ جائیگی ڈاک + بس گلو میرا ابھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا ولہ ۔ روح ہے ہر جسم میں مشتاق اجل + اس لئے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے ۔ آہک ۔ ناوک ۔ پاحک ۔ چکاوک ۔ حک ۔ شناک[۵۵] ۔ فک ۔ فلک ۔ ملک ۔ نمک ۔ خسک ۔ محک[۵۶] ۔ تارک ۔ مسلک

[۵۱] ناسخ مرحوم ۔ سب طمطراق کھل گئے پردہ نہ کیجئے + گھر آپ کا رقیبوں سے بازار ہو گیا ۔ ایضاً ناسخ مرحوم ۔ فروغ پرتو طلعت سے لے مہ کنعان + خلل کمال تیرے طمطراق میں آیا ۱۲

[۵۲] آتش مرحوم ۔ خرام ناز کی مشق آج کل اُن کو نہایت ہے ۱۲

[۵۳] خواجہ آتش ۔ صحرا کو بھی نہ پایا رشک و حسد سے خالی + کیا کیا جلا ہے ساکھو پھولا جو ڈھاک بن میں ۱۲

[۵۴] مرزا برق ۔ صورت اہل جہاں مریخ دہشت ناک ہے + شمع ابرو کی فلک تک لے پری رو دھاک ہے ۱۲

[۵۵] شیخ ناسخ ۔ قرابہ مئی گل رنگ ہے فلک ہم کو + نہ آفتاب پہ کیوں جام کا ہو شناک ہم کو ۱۲

[۵۶] ناسخ ۔ بھلا اس سے نہاں کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر + محک ہے اس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا ۱۲ ۔

دیپک (ہندی ۱۲) - لہک - تلک - بالک[۱] - کاتک - پھاٹک - مینڈک - مذکر آتے ہیں - اسپکٹ[۲] - پلارک - چاپ - شبرک - ٹوٹلک - تونک - چشمک - کمک - سماک - کجاک - گزک - کنڈلک - شارک (قبالہ ۱۲) (نام ساز ۱۲) (انبیا ۱۲) - عینک - مردمک - دستک - زردک - کفک - چیچک - آتشک - ابرک - سہنک - بک - تک - سٹک - کڑک - سڑک - ہڑک (گاجر ۱۲) - ملچک (اےکف دست ۱۲) - بچک (ہنداری ۱۲) - برچک - زنجک - لیشنک - ستک - چشک (کلاں ۱۲) (ترازو) - چیلک - مینک - پینک - پچک - دوت دبک - بیٹھک - دبک - اذرک - بہک - ستک (آواز برق ۱۲) (تشبیہ از مزا امیر ۱۲) - پیمک - سمنک - بھبک - دھنک - سنک - کساک - دیمک - جھمک - کمک - سہالک - پالک

اور جتنے الفاظ ہندیہ کہ آخر میں اُن کے کاف مصدری یا کاف تصغیر ہے - مانند اٹک - پھٹک (ہنداری ۱۲) کھٹک - چمک - دمک - جھلک - پلک - ڈلک - لپک - پٹک - چھپک - لچک - بہک - نہک - ڈھولک - کالک - وغیرہ کے سب مؤنث بولے جاتے ہیں اور تحت الحنک - کی تذکیر و تانیث کے اشعار اساتذہ سے مؤلف کو تحقیق نہیں ہوئے جو لکھتا - لیکن موافق عندیہ مؤلف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہے خواہ مرد ہو خواہ زن - اور لوبک کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہیں کہتے - مسالک - مہالک - معارک - مناسک وغیرہ مذکر آتے ہیں -

بتدارک - مثلک - چک[۳] مؤنث بولے جاتے ہیں - تبرک - تمسک - تنک - ترک (بجائے از بحور عروض ۱۲) (در ہندی دردِ کمر ۱۲) - چابک - تنک - لک - مک - مذکر آتے ہیں - کابک - مکھک - بکب - مؤنث بولے جاتے ہیں - (قماش قماش ۱۲) (پانچی ۱۲) ڈرک مذکر ہے - ترک[۴] عربی میں کسی کام سے دست بردار ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اردو میں پا ورق کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے چنانچہ اسیر مرحوم کہتے ہیں ؎ بہر تسکین دیتا ہوں ہجر میں جب میں کتاب + ترک ایک ایک جزو کی دو دو پہر ملتی نہیں - ملک - مسلک[۵] - مؤنث ہیں - کلک - مختلف فیہ ہے بعضوں کے عندیہ میں مذکر ہے - اور بعضوں کے نزدیک مؤنث - ناسخ مغفور فرماتے ہیں ؎ اک چو پیچ لگا دے گی اگر کلک نے اپنج +

---

[۱] مرزا رفیع السودا مرحوم - زلفیں یوں بکھری ہوئیں چہرہ پہ ناگنیں تھیں دل + جس طرح اک کھلوتے پہ ہیں دو بالک ۱۲

[۲] سودا - خیمہ جاہ کا تیرے تو بھلا کیا مذکور + ہوئے استادہ جہاں تیری جلو کی اسپک ۱۲ منہ [۳] خواجہ آتش مرحوم ؎ چلک کمر میں آنے لگی بل آ گئے گا شمشیر میں ۱۲ [۴] ناسخ - باد ایام گریاں ترک شکیبائی تھا + ہر گلی شہر کی اک کوچہ تھا رسوائی کا ۱۲ [۵] شیخ ناسخ - طلسم خندۂ دنداں نمائی یار تو دیکھو + ہوئی ہے حقہ یا قوت سے سلک گہر پیدا ۱۲

[۶] مشترک فیہ ہے - ناسخ ہی نے اس کو مذکر بھی باندھا ہے - ناسخ ؎ نجات دندان جانا دیے گہر میں آب آب + سلک گوہر اپنی مژگاں کی طرح تر گیا منیر ۱۲ منہ

دھنس جائے گی بلبل تری منقار گلے میں + لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اس کی تذکیر ہی کے قائل ہیں۔ اور مؤلف منتہام کی زبان پر بھی مذکر ہے۔ اشک رشک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مشک مؤنث ہے۔ ترک۔ کبک[۵۱]۔ مشک (بمعنی معشوق ۱۲)۔ نلک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ ہتک۔ مؤنث ہے۔ عین الدیک۔ بھیک۔ پیک۔ ٹھیک۔ لیک۔ اور تحریک۔ تشکیک۔ تملیک۔ وغیرہ مؤنث آتے ہیں۔ بوسلیک۔ چالیک۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ ٹیک مؤنث ہے۔ تھوک مذکر ہے۔ بھول چوک۔ کوک۔ ہوک۔ مؤنث ہیں۔ اور چوک چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے۔ اور خطا کرنے کے معنی پر مؤنث ہے۔ نوک۔ روک۔ ٹوک۔ نوک جھوک۔ مؤنث آتے ہیں۔ چوک (بازار کلاں ۱۲) مذکر ہے۔ جونک (بواو مجہول ۱۲)۔ جھونک (بواو مجہول ۱۲)۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ بحر مرحوم نے خلاف رائے جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے۔ س[۵۲] بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کی بالوں کے ساتھ + جھونک زلفوں کا بھی اب بار کمر ہونے لگا۔ ٹانک۔ جھنکاک۔ ڈانک[۵۳] مذکر ہیں۔ آنک۔ بانک۔ پھانک۔ ہانک۔ تانک۔ جھانک۔ مؤنث ہیں۔ ڈنک۔ کلنک۔ مذکر ہیں۔ پیک۔ لبیک۔ مذکر ہیں۔ چھینک۔ سینک۔ مؤنث ہیں۔ سینک مؤنث ہے۔

فصل سی ام بیان میں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر میں کاف فارسی ہے

سنگ۔ نگ[۵۴]۔ لہگ۔ ڈگ۔ ڈگ۔ مذکر ہیں۔ رگ۔ مؤنث ہے۔ جگ۔ دگ مذکر ہیں۔ بھاگ[۵۵]۔ پھاگ[۵۶]۔ جھاگ۔ راگ۔ ساگ۔ کاگ۔ ناگ۔ کھڑاگ۔ بھاگ۔ سہاگ مذکر آتے ہیں۔ آگ۔ باگ۔ جاگ۔ لاگ۔ گجباگ۔ بھاگا بھاگ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ ڈانگ۔ رانگ۔ سوانگ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ ٹانگ۔ جانگ۔ سانگ۔ مانگ۔ بھوتی مانگ۔ مؤنث آتے ہیں۔ تنگ۔ جنگ۔ رنگ۔ زنگ۔ ننگ[۵۷]۔ بنگ۔ اژرنگ۔ پاسنگ۔ فرسنگ۔ اورنگ۔ شبرنگ۔ بیرنگ۔ نیرنگ۔ خرچنگ۔ بادرنگ۔ خدنگ۔ نہنگ۔ فرنگ۔ شبرنگ۔ کلنگ۔ پلنگ۔ تتنگ۔ چورنگ[۵۸]۔ انگ۔ ڈھنگ۔ مذکر آتے ہیں۔

[۵۱] صبا مرحوم۔ وہ یکایک باغ میں پہنچے جو اٹھلاتے ہوئے + کبک بھاگے سامنے سے ٹھوکریں کھاتے ہوئے ۱۲ [۵۲] خواجہ آتش ع نگیں کا رنگ چمکائے مقرر ڈانک لندن کا ۱۲ [۵۳] برق مرحوم۔ دلچسپ ہے کیا نخل قد اس رشک پری کا + دل تنگ ہے تصور دہن خجری کا ۱۲ [۵۴] میر تقی مرحوم۔ آنکھ ہر ایک کی دوڑے ہے کف پا پر تیرے + پاؤں لگنے لگے تیرے حنائی تو نہ پوچھ۔ الگ لگے ۱۲ [۵۵] ناسخ ع ستارہ کیا خوش رنگ اب کا پھاگ ہے ۱۲ [۵۶] خواجہ آتش۔ عار سے عار ہے مجھ مجنوں کو + ننگ سے ننگ ہاکتا ہے ۱۲ منہ [۵۷] خواجہ آتش۔ کھینچے چورنگ عاشق کو نگاہ ناز کا + دیکھ لینا شرط ہے شمشیر خانہ ساز کا ۱۲ منہ۔

بنگ۔ جنگ۔ گنگ۔ جنگ۔ پاھنگ۔ ثنا ہنگ۔ تنبالنگ۔ سرجنگ۔ فرہنگ۔ درنگ تفنگ۔ النگ۔ شلنگ۔ پارتنگ۔ ترنگ۔ کھنگ۔ امنگ۔ جنگ۔ تلنگ۔ پھنگ سرنگ۔ سارنگ۔ جلترنگ۔ مرچنگ۔ ہر دنگ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور آہنگ[۵۱] قصد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور آواز کے معنی پر مؤنث اور سرنگ۔ جورنگ اسپ کے معنی پر ہے۔ گھوڑا گھوڑی دونوں پر اُس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ تنگ۔ جنگ۔ لنگ۔ مذکر ہیں۔ مانگ مؤنث ہے۔ جوگ۔ روگ۔ سوگ۔ بجوگ۔ بروگ۔ بھوگ۔ لوگ۔ سنجوگ۔ مذکر آتے ہیں۔ برگ[۵۲]۔ نگرگ۔ سازوبرگ۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ مرگ۔ مؤنث ہے۔ گرگ مذکر ہے۔ بزرگ۔ جنگ۔ مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آئے گا۔ اور حالت جمع میں فقط مذکر بولا جائے گا۔ ہرگ۔ مذکر یعنی آہو۔ نیگ۔ پیگ مذکر ہیں۔ دیگ[۵۳]۔ ریگ۔ مؤنث ہیں۔ سینگ۔ مذکر ہے۔ ڈینگ ہینگ مؤنث ہیں۔ پینگ مذکر ہے۔ رینگ۔ مؤنث ہے۔ ہر لونگ۔ مذکر ہے۔ ٹھونگ۔ مؤنث ہے۔ لونگ مؤنث ہے۔

فصل سی و یکم بیان میں اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر میں لام ہے،

بال۔ جال۔ حال۔ خال۔ سال۔ مال۔ نال۔ مآل۔ جلال۔ حلال۔ کلال۔ ملال۔ زلال۔ ہلال۔ جمال۔ کمال۔ شمال۔ دوال۔ زوال۔ شوال۔ مقال۔ مثال۔ خیال۔ عیال۔ ربال۔ قتال۔ خصال۔ فصال۔ وصال۔ جبال۔ شغال۔ غزال۔ ہزال۔ نعال۔ ترکال۔ سفال۔ نہال۔ وبال۔ گدال۔ محال۔ شوال۔ چنگال۔ بنگال۔ تنجال۔ رومال۔ دنبال۔ رومال۔ اسہال۔ منوال۔ مثقال۔ میکال۔ مکیال۔ گودال۔ اشکال۔ افضال۔ ابدال۔ اجلال۔ اقبال۔ ابطال۔ اہمال۔ اکمال۔ اجمال۔ ادخال۔ انزال۔ ایصال۔ اختلال۔ ارتحال۔ انتقال۔ انحلال۔ انفعال۔ اشتعال۔ اشغال۔ اتصال۔ احتمال۔ امتثال۔ اعتدال۔ اندمال۔ انفصال۔ ابتذال۔ اشتمال۔ پرتگال۔ استعمال۔ استعجال۔ استقبال۔ استکمال۔

[۵۱] جرأت سے درپیش آہنگ ہیرے کو تم آسکتے نہیں + تو کسی کو گھر ہی میں بیٹھے پکارے جائیے ۱۲ [۵۲] خواجہ آتش ع ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لئے۔ برق مرحوم۔ برگ گل بو سے شب کو برگ سوسن ہوگئے + رنگ مستی کی طرح ہونٹوں سے یکسر اُڑ گیا ۱۲ [۵۳] برق مغفور۔ جاری ہے لب پہ نام علی دل میں جوش ہے + دیگ شراب الفت حیدر ابل گئی ۱۲ منہ

استقلال۔ استدلال۔ استیصال۔ اضمحلال۔ بال۔ کال۔ کال۔ تھال۔ لال۔ اوگال۔ گلال۔
اُبال۔ سُہال۔ پیال۔ جنجال۔ بھونچال۔ گھڑیال۔ کرنال۔ بھوپال۔ نیپال۔ آور آمال۔ اعمال۔
احوال۔ اقوال۔ اموال۔ افضال۔ ابدال۔ اطفال۔ افعال۔ امثال۔ اَرذال۔ اثقال۔ اشکال۔ اغلال
اطلال۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ شال۔ فال۔ مورچال[۱]۔ ایال۔ قیل و قال[۲]۔ جدال۔ چنچال۔
ٹھال[۳]۔ مثال۔ غربال۔ خلخال۔ تمثال۔ قبفال۔ پنچال۔ ارسال۔ سعال۔ شکال۔ نال۔ شیرمال۔
ریگ مال۔ گوشمال۔ ڈال۔ پال۔ چال۔ بھال۔ چھال۔ کھال۔ ڈھال۔ پھال۔ نال۔ لوبچال۔ چال۔
ڈھال۔ دیکھ بھال۔ دہال۔ ہرتال[۵]۔ سکھپال۔ سسرال۔ کچنال۔ تہیال۔ گھڑنال۔ مہتال[۶]۔
گڑیال۔ کھرچال۔ پنسال۔ کھنڈسال۔ بھڈال۔ ڈال۔ مال۔ اسپتال۔ یہ سب مؤنث آتے ہیں۔
اور آل۔ جو عربی میں مرادف اولاد ہے مؤنث آتا ہے اور فارسی میں جو رنگ سرخ کے معنی پر
ہے مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے۔ اور خلال بمعنی خلال دندان مختلف فیہ ہے لیکن مؤنث بیشتر
فصحا کی زبان پر ہے۔ اور مذکر کمتر اور مؤلف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے۔ اور بمعنی گنجفہ
مؤنث ہے۔ اور تال۔ جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے۔ اور موزوں بہ علم موسیقی
کے معنی پر مشترک ہے۔ تذکیر و تانیث میں لیکن مؤنث بیشتر گوش زد ہے۔ اور مذکر کمتر اور
مؤلف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور نال جو ناف کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ ہے۔ **شیخ ناسخ**
نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے سے نال گڑتا ہے کبھی اور لاش گڑتی ہے کبھی + جو زچہ
خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے۔ **ولہ** سے زیست بھر مجھ کو رہا خونریز مجبوسوں سے کام +
روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے۔ اور **بحر مرحوم** نے مذکر کہا ہے سے نال جھم میں گڑی جنکی
وہ پورب میں گڑے + کس بلا میں گھر بنے کس شہر میں مقبرے بنے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ فصحائے
حال تو سب مذکر بولتے ہیں۔ اور مؤلف بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے۔ اور دال ذال جو
حروف تہجی میں سے ہیں وہ بھی مختلف فیہ ہیں۔ لیکن مؤلف کے عندیہ میں دونوں مؤنث ہیں۔

---

[۱] ناسخ مغفور کیا الم تھیں کچھ حزب کی صفیں میرے قتل کو + قائم جو فوج خط نے صنم مورچال کی ۱۲ [۲] رشک مرحوم ع زباں منھ میں یہی قیل و قال رکھتی ہے ۱۲ [۳] بحر مرحوم۔ ایذا اٹھائی کر کے محبت کے حوصلے + عشاق کو ٹھال ہو دے دل بڑھے نہیں ۱۲ [۴] مرزا برق مرحوم۔ اُٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اُسے میں نے + سوجھی عارض گلگوں کی جب مثال مجھے۔ [۵] برق۔ میں وہ دیوانہ ہوں ہرتال رہی بیٹھے جی + مرگیا میں تو مرے شہر کا بازار کھلا ۱۲ [۶] رشک مرحوم۔ تم دوڑ کے ہونٹوں میں جو لیلو نئی قلیاں + یاقوت سے یہ جسبت کی مہتال بدل جائے ۱۲

اور چھنال کا اطلاق محض عورت ہی پر کیا جاتا ہے۔ ازل۔ اہل۔ بدل۔ خلل۔ اقل۔ ملل۔ جمل۔ حمل۔ جبل۔ دغل۔ محل۔ زحل۔ عمل۔ عسل۔ کفل۔ سنبل۔ سبیل۔ شغل۔ تل۔ حل۔ خل۔ اول۔ دُمّل۔ مفصل۔ متصل۔ صیندل۔ جنگل۔ دنگل۔ مفصل۔ مکحل۔ منہل۔ حنظل۔ صیقل۔ محصّل۔ سنجل۔ متوکل۔ بل۔ نہل۔ پھل۔ تھل۔ جل۔ دل۔ ڈل۔ نل۔ پل۔ ہڑھل۔ کٹھل۔ گڑھل۔ کہل۔ کنول۔ پھل۔ رفل۔ کھٹمل۔ جل۔ تھل۔ بھوڈل۔ کاجل۔ بادل۔ آنچل۔ کوتل۔ پیتل۔ پیپل۔ موسل۔ سینہل۔ لگل۔ کٹھل۔ پنسل۔ ہرپل۔ چاول۔ کنڈل۔ اونچل۔ چٹیل۔ منگل۔ گوکل۔ بنڈل۔ مورچھل۔ ناریل۔ دلبادل۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اجل۔ بغل۔ جنڈل۔ غزل۔ ریل۔ مثل۔ کیسل۔ بھیل۔ لیت و لعل۔ مشعل۔ جدول۔ منڈل۔ ہیکل۔ منجل۔ خردل۔ مرجل۔ مسلسل۔ مطول۔ سفرجل۔ مستنبل۔ پل۔ بہل۔ پھل۔ چھل۔ پہل۔ زٹل۔ جہل۔ کل۔ دلدل۔ ململ۔ چہل۔ بل۔ کلکل۔ ہل۔ چل۔ بل۔ چھاگل۔ کھوبل۔ کوپل۔ کویل۔ بوتل۔ اٹکل۔ ٹیکل۔ رساول۔ چڑاول۔ بلاول۔ آنول۔ کوہل۔ پچھیر بدل۔ کونسل۔ پارسل۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور پنچل۔ شفتل۔ ٹرغل۔ ان تینوں اسموں کا بھی اطلاق فقط عورت ہی پر کیا جاتا ہے۔ اور مخمل مختلف فیہ ہے۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح زبان زد فصحا ہے۔ چنانچہ رشک مغفور نے مذکر کہا ہے۔ ۵ تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کہنج کے + سوئے ہم تم جیسے کا مخمل دو خوابا ہوگیا۔ لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کمتر بولا جاتا ہے۔ اور مؤنث بیشتر۔ تامل۔ توکل۔ تعطل۔ توغل۔ تنزل۔ توسل۔ تجمل۔ تحمل۔ تمول۔ تنزلزل۔ تسلسل۔ تجاہل۔ تساہل۔ تغافل۔ تقابل۔ تداخل۔ تطاول۔ تناسل وغیرہ اور گل۔ تل۔ غل۔ گل[۵۱]۔ سنبل[۵۲]۔ غلغل[۵۳]۔ جنگل۔ دلدل۔ فرگل۔ دہل۔ رسل سبیل۔ ارجل۔ کاہل۔ زائل۔ اقل[۵۹]

---

۵۱ بحر مرحوم۔ خالی گئی جو یار کی بندوق صید پر + شیروں پہ نیستاں سے ہزاروں رفل چلے۔ آتش۔ اپنی شکار گاہ جہاں میں ہے آرزو + ہم سامنے ہوں اور تمہارا رفل چلے ۱۲ منہ ۵۲ ناسخ مرحوم۔ ایسے مزے مزے کے ہیں بادل بھرے ہوئے + پل مانتے ہیں دیکھے ہیں جل تھل بھرے ہوئے ۱۲ ۵۳ بحر مرحوم۔ تیری فرقت نے اُجاڑا چمن اے فصل بہار + طوطی آئی نہ بسیرے کو نہ ہریل آئی ۱۲ ۵۴ ناسخ مرحوم۔ جو کہ ادنیٰ ہیں خوشامد سے وہ اعلیٰ ہوتے ہیں + مورچھل افسر پہ ہوتا ہے دُم طاؤس کا ۱۲ ۵۵ برق مرحوم۔ آج کی لیت و لعل حشر کرے گی برپا + پردہ کھل جائے گا فردا پس فردا اُن کا ۱۲ منہ ۵۶ ناسخ مرحوم۔ نہیں تلوار آپ کی خم دار + قلزم عشق کا یہی پل ہے ۱۲ منہ ۵۷ برق مغفور۔ بزم افروز جو اُس کا رُخ زیبا ہوتا + ہر گل شمع چراغ ید بیضا ہوتا ۱۲ ۵۸ برق مرحوم۔ ع سنبل ترا آتش گل کا دھواں ہو جائے گا ۱۲ منہ ۵۹ ناسخ مغفور۔ وصل کے ایام میں وہ شور قلقل ہوگیا + اب تو ساقی کی جدائی میں مراقل ہوگیا ۱۲

ٹھل - مذکر بولے جاتے ہیں - چُل - ٹِل - قُلقُل[۵۱] - قرنفل - کاکُل[۵۲] - عنصل - صلصل - چُبل - چہل - جھلجھل - کُھل - ہَل - مؤنث آتے ہیں - اور بلبل - تذکیر و تانیث میں مشترک ہے - بجز رشک مغفور کے کہ وہ مؤنث فرماتے ہیں - باقی جملہ شعراء نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے - رشک ؎ نشہ ہے وصف چشم میں یا خواب مرگ ہے + بلبل نے جب سُنے مرے اشعار گر پڑی - شیخ ناسخ ؎ سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ + بلبل دل مجھے لے جان خبر دیتا ہے ولہ ؎ اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے + دیکھتا ہوں کوئی بلبل جو گرفتار نئی - خواجہ آتش ؎ بلبل گلگوں سے دیکھ کے تجھ کو بگڑ گیا + قمری کا طوق سرو کی گردن میں پڑ گیا + ولہ ؎ چمن میں جا کے ہیں دل خستہ بھولے سے کراہا تھا + کیا کی گل سے بلبل حیلہ درد گلو برسوں - برق مرحوم ع - بلبل روح رواں ہے بے آشیاں ہو جائے گا - ولہ ؎ سر پہ قمری فدا ہوتے ہیں گل پہ بلبلیں + جس کو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ میں + لیکن مؤلف ستہام بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اس کی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس قبیل کے اکثر جانور مانند مینا - کوکلا - شاما - فاختہ - قمری - طوطی - بلبچی کے مؤنث بولے جاتے ہیں پس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے -

تنبیہ ✿ - بعضے سخنور استناد تذکیر بلبل کی اس شعر سے شیخ ناسخ مرحوم کے کرتے ہیں - ؎ بلبل ہوں بوستان جناب امیر کا + روح القدس ہے نام مرے ہم صفیر کا - حالانکہ اتنا نہیں سمجھتے کہ یہاں سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کی اور بالفرض والتسلیم اگرچہ شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی مستفاد ہوتی ہے تو اس مصرع برق مرحوم سے ع - قمری ہوں سرو باغ علی کبیر کا - استفادہ تذکیر قمری کا بھی ہو سکتا ہے - حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہیں کہا ہے - قنامل - دل[۵۳] - ظُل - بابل - حائل - ساحل - قاتل[۵۴] - باطل - سبیل - ہلاہل - جوزماثل[۵۵] - مقابل - تل پل - اور انامل - عوامل - محامل - اماثل - افاضل - منازل - مراحل -

---

[۵۱] ناسخ - بھرے ہیں جام سے لبریز شبنم ساغر گل ہے + اُدھر ہے نغمۂ بلبل اِدھر شیشہ کی قلقل ہے ۱۲ [۵۲] ناسخ مغفور - نہ میرے پاؤں ہوں زنجیر کے کبھی شاکی + جو اس کے کاکل پیچاں کی ہاتھ میں لٹ ہو ۱۲ [۵۳] ناسخ مرحوم ع - ہو سکے کوہ گراں کا نہ کبھی ظل بھاری ۱۲ [۵۴] نہ پھلا بحر محبت کا اپارہ ہم کو + مدتوں تنکے چنے بحر یہ حاصل ظہیر ۱۲ [۵۵] مرزا دالاجاہ مرحوم ؎ اللہ اللہ یہ دم بھرے مسافر سے حجاب + پٹی بندھوائی جب آنکھوں پہ تو قاتل آیا ۱۲ ؎ یہ مختلف فیہ غالب - سبزۂ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا + یہ زمرد بھی حریف دم افعی نہ ہوا ۱۲

مراسل۔ مداخل۔ اراذل۔ محاصل۔ خصائل۔ جلاجل۔ عنادل[1]۔ اسافل۔ محافل۔ نوافل۔ سیائل۔ قبائل۔ شمائل۔ جداول۔ سیاکل۔ سواحل۔ شواغل۔ توازل۔ حواصل۔ نواصل۔ مشاغل۔ مشاغل۔ توابل۔ دلائل۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ گل۔ کہگل۔ آب و گل۔ سل[2]۔ سجل۔ مشکل۔ منزل۔ قلقل۔ محفل۔ مشاکل۔ حمائل۔ اوائل۔ سلاسل[3]۔ مائل۔ و انتا کل کل مؤنث آتے ہیں۔ اور محمل مختلف فیہ ہے۔ ناسخ مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہیں۔ ناسخ ؎ کس طرح نالوں سے ہو مثل جرس دل خالی + اپنی لیلےٰ کا نظر آئے جو محمل خالی۔ ولہ ؎ بیدردائی دل نالاں سے صدا آتی تھی + ناقۂ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری۔ بحر ؎ ہوا پہ ہے بگولے کی طرح محمل نہ ٹھیرے گا۔ اور حضرت رشک مرحوم مؤنث کہتے ہیں ؎ کوچ دنیا سے کیا کیوں فلک ہے تابوت کی + جو گیسو تھا مجھے لیلیٰ کی محمل چاہئے۔ لیکن مؤلف ہیچمدان کے عقیدہ میں حق یہ ہے کہ قیاس پر منزل اور محفل کے اگر محمل کو بھی مؤنث بولئے تو کانوں کو برا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ خوش آتا ہے۔ فتال۔ طول۔ حصول۔ وصول۔ حمول۔ خمول۔ شمول۔ دخول۔ حلول۔ قبول۔ نزول۔ مجہول۔ محصول۔ معمول۔ مدلول۔ کشکول۔ غول۔ بھول۔ لوٹل۔ مول۔ ترسول۔ مستول۔ ہتھول۔ کرن پھول۔ چنڈول۔ فرزول۔ اور اصول۔ فصول۔ فضول۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں۔ معقول۔ جھول۔ ڈھول۔ بھول۔ چول۔ ببول[4]۔ ٹال۔ لوٹل۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ تنبول۔ استنبول۔ کجکول۔ راغنول۔ ڈول۔ مول۔ کول۔ جھول۔ غول۔ اول۔ ڈھول۔ بول۔ چنڈول۔ ہنڈول مذکر آتے ہیں۔ تول۔ ہنڈول مؤنث بولی جاتی ہیں۔ بول۔ قول۔ ہول۔ لاحول۔ ڈول۔ پستول[5]۔ رول۔ مذکر آتے ہیں۔ ڈھول مؤنث ہے۔ نیل۔ فیل۔ قبیل۔ قتیل۔ دخیل۔ جہیل۔ اکلیل۔ سجیل۔ اسرافیل۔ عزازیل۔ میکائیل۔ جبرئیل۔ عزرائیل۔ اور قنادیل۔ دماہیل۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔

---

[1] شیخ ناسخ ع آشیاں کہہ گئے لاکھوں ہی عنادل خالی ۱۲ [2] برق مغفور۔ پیالوں لہو تھوکتا ہے تپ ہجر میں شیشہ کی سل ہوئی ۱۲ [3] ناسخ مرحوم۔ قید غفلت میں بھلا قطع ہو کیا راہ طلب + پاؤں میں خواب گراں کی ہے سلاسل بھاری۔ مرزا اوالاحیاء مرحوم۔ ایسا جو نقاہت سے گھٹے گا بدن اُن کا + جو پاؤں میں مجنوں کے سلاسل نہ رہے گی ۱۲ [4] ناسخ۔ دل کو خوش آتی نہیں صحرا کی ببولیں پر ہار + اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہیں ۱۲ منہ۔ بحر۔ دن بہت گذرے نہیں دیکھی وہ جنگل کی بہار + ایک جانب کو ببولیں زرد ایک سو ڈھاک سرخ ۱۲ منہ [5] ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور ؎ کب اُن کے محراب دو گیسو نکل گئے + تلواریں چل گئیں کبھی پستول چل گئے ۱۲ منہ

دلیل[۵۱]۔ طویل۔ فصیل۔ سبیل[۵۲]۔ مزمل۔ قندیل۔ مندیل۔ سلسبیل۔ قال و قیل۔ ہیل[۵۳]۔ ابابیل (ہندی ۱۲)۔ سیل۔ چیل۔ جھیل (بجرے از غیر دمن ۱۲)۔ ڈھیل۔ کھیل۔ کیل (بہر دو معنے خود ۱۲ کتاب معروف ۱۲)۔ زنبیل۔ زبیل۔ اپیل۔ مؤنث آتے ہیں (الانجی ۱۲)۔ اور میل[۵۴] (تری ۱۲) اپنے ہر معنی پر مذکر بولا جاتا ہے۔ خواہ میل راہ ہو خواہ میل سرمہ کشی۔ لیکن بعضے سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اس کا ترجمہ ہندی میں ہے قیاس کرکے مؤنث تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ مؤلف نے اساتذہ معتبر کے کلام میں سوائے مذکر کے کہیں مؤنث نہیں دیکھا۔ چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں ؎ آنکھیں روشن راہ جانے میں ہوئیں + میل جو ہی سرمہ کا وہ میل ہے۔ تیل۔ میل۔ ہلیل۔ کھیل مذکر آتے ہیں۔ اولیل۔ کلیل۔ غلیل۔ نکیل۔ دلیل۔ ریل۔ سیل۔ ریل پیل۔ داغ بیل۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور بیل۔ فقط ایک ثمر معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مؤنث ہے۔ خیل۔ کیل میل۔ نیل۔ سہیل۔ پیل۔ فیل۔ مذکر آتے ہیں۔ ذیل۔ نریل۔ چڑیل۔ کھپریل۔ مونث بولے جاتے ہیں۔ اور سیل۔ مختلف فیہ ہے۔ شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہیں۔ مصرع سیل می ہو کیوں نہ ہادم خانہ خماز کا۔ اور حضرت رشک نے مذکر و مؤنث دونوں طرح فرمایا ہے ؎ کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک + بولی روح نوح اب طوفان پورا ہو گیا۔ و لہ مصرع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی۔ اور حضرت بحر فقط مؤنث کہتے ہیں۔ مصرع اشک امڈی ہوئی ہیں سیل فنا آتی ہے۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کی بیشتر فصحا قائل ہیں۔ اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مؤلف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور میل جو ہندی میں چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونوں طرح مؤلف کے گوش زد ہے الا بقید نظم مذکر ہی پایا جاتا ہے۔ شیخ ناسخ مغفور ؎ بتی اس کے میل کی بتی اگر کی بن گئی + ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہو گیا۔ مرزا برق مرحوم۔ مصرع میل تن پر لال صندل کا برادہ ہو گیا۔ پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام میں پایا جاتا ہے معتبر تر ہے ۔ اور

[۵۱] برق مرحوم۔ ہوا ابھی اس جا گذارا نہیں + دلیل خدا آج باطل ہوئی ۱۲ منہ [۵۲] شیخ ناسخ۔ مصرعہ رکھی تھی قضا نے آب آہن کی سبیل ۱۲ منہ [۵۳] ناسخ مرحوم۔ دیکھکر قبروں کو لے دل کو تچ اپنا یاد کر + سب یہ گویا میل ہیں راہ فنا کے سامنے ۱۲ [۵۴] ناسخ مرحوم۔ ہمیشہ جنس کو رہتا ہے میل جانب جنس + خیال ہے مرے دل کو مدام شیشہ کا ۱۲ [۵۵] حضرت ناسخ نے اس کو مؤنث بھی باندھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ناسخ ؎ بو تری زلفوں کی جاتی ہے جو اکثر اک میں + میل ہو جاتی ہے رشک مشک عنبر کان میں ۱۲ منہ۔ منیر لکھنوی۔

مؤلف کی زبان پر بھی بیل مذکر ہے اور بڑھیل کا اطلاق محض زن پیر زال پر کیا جاتا ہے۔ اور دبیل پھپٹیل مذکر کے ساتھ مذکر ہے۔ اور مؤنث کے ساتھ مونث آتے ہیں۔ قبل طبل اصطبل۔ مذکر ہیں۔ دخل نخل۔ مذکر ہیں جعل لعل نعل۔ مذکر ہیں نعل شغل مذکر ہیں۔ وصل مذکر ہے۔ اصل مؤنث ہے۔ اور فصل۔ جو تفرقہ و جدائی کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور جو فصل۔ کتاب یا موسم کے معنی پر ہے مؤنث بولا جاتا ہے۔ عقل۔ نقل۔ مؤنث ہیں۔ حمل مذکر ہے۔ نحل مؤنث ہے۔ رمل۔ علم معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور ریگ کی معنے پر مؤنث ہے۔ غزل (چیونٹی ۱۲)۔ مذکر ہے۔ ہزل مؤنث ہے۔ اکل مذکر ہے۔ شکل مؤنث ہے۔ بخل بذل۔ ثقل۔ نقل۔ غسل۔ کحل۔ قفل۔ فعل۔ فضل۔ عدل۔ قتل۔ یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہیں۔ جہل۔ رحل۔ نسل۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور مثل[51]۔ جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے۔ اور بمعنی مثل مقدمات کے مؤنث بولا جاتا ہے۔

فصل سی و دوم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں میم ہے

بام۔ جام۔ دام۔ کام۔ گام۔ لام۔ نام۔ دام۔ حمام (کبوتر ۱۲)۔ حرام۔ سرام۔ دوام۔ عوام۔ ہوام۔ اقوام۔ طعام۔ سلام۔ کلام۔ مسام۔ تستام۔ مقام۔ پیام۔ بتام۔ زکام۔ جذام۔ رُخام۔ غمام۔ امام۔ حرام۔ قیام۔ نظام۔ انجام۔ بادام۔ حجام۔ سرسام۔ برسام۔ آرام۔ حمام۔ نمام (چغلخور ۱۲)۔ ہنگام۔ بہرام۔ پیغام۔ ضرغام۔ اندام۔ ادغام۔ ابہام۔ اتمام۔ اقدام۔ اسلام۔ اکرام۔ الزام۔ الہام۔ ابرام۔ انعام۔ اغلام۔ اعلام۔ افہام۔ احرام[52]۔ استمام۔ ازدحام۔ التزام۔ انہدام۔ احترام۔ احتشام۔ احتلام۔ ارتسام۔ انسجام۔ اختتام۔ انقسام۔ اتمام۔ انضمام۔ انصرام۔ انتقام۔ انتظام۔ استلام۔ استفہام۔ استقدام۔ آم۔ کہرام۔ نیلام۔ تہرا ندام۔ بٹام۔ پھولام۔ رام۔ بام۔ گدام۔ بلگرام۔ اورسہسام۔ تہام۔ عظام۔ حکام۔ عظّام۔ خدام۔ اقدام۔ اقسام۔ اقلام۔ اصنام۔ اعلام۔ اجرام۔ اجسام احکام۔ اقوام۔ ایام۔ آجام۔ آلام۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں۔

۵۱ ناسخ مرحوم۔ شجاعت میں کرم میں عادل میں سیرت میں صورت میں + امام آخری ہے مثل اپنے جد امجد کا ۱۲ منہ

۵۲ رندسے کعبہ کو جاتے جاتے پھرے سوئے دَیر ناسخ + حج کر آئے آپ اور احرام ہو چکا ۱۲ منہ

حُسالم ۔ زمام ۔ لگام ۔ صمصام ۔ قمقام (نام تیغ ۱۲) ۔ دشنام[۵۱] ۔ دھوم دھام ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ اور شام[۵۲]
جو مُلک معروف کے معنی پر ہے مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے میں ہے یا ہندی میں اس چیز
کے معنے پر جو چھری پر نصب ہوتی ہے مؤنث ہے ۔ اور مدام ۔ جو اسم شراب ہے اُسکی تذکیر
و تانیث کا حال معلوم نہیں ۔ لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مؤنث بولے تو مؤلف کے
عندیہ میں جائز ہو سکتا ہے ۔ اور دلارام ۔ گل اندام ۔ گلفام ۔ وغیرہ معشوق کے القاب
پر مذکر آتے ہیں ۔ اسم ۔ جسم ۔ طلسم ۔ مذکر ہیں ۔ قسم ۔ مؤنث ہے ۔ جزم ۔ عزم ۔ مذکر ہیں ۔ بزم ۔
رزم ۔ مؤنث ہیں ۔ چرم ۔ سرد و گرم ۔ مذکر ہیں ۔ شرم ۔ مؤنث ہے ۔ حجم ۔ نجم ۔ مذکر ہیں ۔ عظم ۔
نظم ۔ مؤنث ہیں ۔ تخم ۔ مذکر ہے ۔ ہچم ۔ مؤنث ہے ۔ بہم ۔ داہم ۔ فہم ۔ مذکر ہیں ۔ کھما کھم مؤنث
ہے ۔ ختم ۔ مذکر ہے ۔ شتم مؤنث ہے ۔ حشم ۔ لشم ۔ مذکر ہیں ۔ چشم ۔ لشم ۔ مؤنث ہیں ۔ حلم ۔ علم ۔ مذکر ہیں ۔
چم ۔ خم ۔ دم ۔ رقم[۵۳] ۔ سم ۔ صم ۔ غم ۔ فم ۔ کم ۔ لم ۔ ہم ۔ یم ۔ الم ۔ عَلَم ۔ ارم ۔ درم ۔ حرم ۔ کرم ۔ ورم ۔
ستم ۔ صنم ۔ عجم ۔ عدم ۔ قدم ۔ قِدم ۔ شکم ۔ غنم ۔ ادھم ۔ ارقم ۔ مرہم ۔ ظارم ۔ زمزم ۔ مقدم ۔
مقسم ۔ بلغم ۔ شلغم ۔ ماتم ۔ پرچم ۔ عالم ۔ ضیغم ۔ جہنم[۵۴] ۔ محرم ۔ نیلم ۔ آٹم ۔ بھرم ۔ دھرم ۔ قادم ۔ پدم[۵۵] ۔
اودھم ۔ بلم ۔ پچھم ۔ ریشم ۔ تھم ۔ سہم ۔ اور حشم ۔ خدم ۔ نعم ۔ نغم ۔ نعم ۔ جنم ۔ حم ۔ ہم ۔ وغیرہ تمامی جمع کے
صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہیں ۔ اطم ۔ ذم ۔ نم ۔ قسم ۔ خاتم ۔ شبنم[۵۵] ۔ سلم ۔ سپرغم ۔ محرم[۵۶] ۔ جہلم ۔
جوکھم ۔ پنچم ۔ ملہم ۔ سرگم ۔ چھم چھم ۔ دھم دھم ۔ جم جم ۔ مؤنث آتے ہیں ۔ اور رقم جو لکھنے کے
معنی پر ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے ۔ چنانچہ حال کو رقم کیا
اور کیفیت کو راقم کی بولتے ہیں ۔ اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر جو اس کا اطلاق
کیا جاتا ہے ۔ مؤنث بولا جاتا ہے ۔ لمؤلفہ دل سی شے لی ہے ایک بوسہ تو دو + کوئی ایسی بڑی
رقم بھی نہیں ۔

تنبیہ :۔ ہندسے کے معنی پر رقم کو جناب مرزا اوالاجاہ مرحوم نے مذکر فرمایا ہے ؎

[۵۱] ناسخ در مثنوی ۔ کسی نے جو حیدر کو دشنام دی + تو گویا پیمبر کو دشنام دی ۱۲ منہ [۵۲] بحر مرحوم مصرعہ ۔ سونے پہ آبنوس
کے چاندی کی شام ہے ۱۲ منہ [۵۳] رشک مرحوم مصرعہ طرز گل نرگس رم آہو نہیں اچھا ۱۲ منہ [۵۴] رند مرحوم ۔ حشر
کے دن عاصیوں کی ہو گی تلاش + نہ ہونگے ہم تو جہنم جلائے گا پھر کیا ۱۲ منہ [۵۵] خواجہ آتش ۔ گلشن دہر بھی ہے کوئی سرائے
ماتم + شبنم اس باغ میں آئی تو گریاں آئی ۱۲ منہ [۵۶] خواجہ آتش مرحوم ؎ کسی کی محرم آب رواں وہ یاد آئی + حباب کے
جو برابر کبھی حباب آئی ۱۲ منہ [۵۷] ؎ نشانیکہ دریائے مردم بود ۱۲ منہ

ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت میں رقم خالی + ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی۔ حالانکہ رقم بمعنی مذکور بالاتفاق مؤنث بولا جاتا ہے۔ پس مؤلف مستہام کہتا ہے کہ عجب نہیں ہے کہ اصل میں یہاں "کی" ہو اور کاتب نے "کا" لکھدیا ہو اور شلم۵۱ بھی مختلف فیہ ہے عربی میں جو خامے کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی میں بمعنی شاخ نرگس وغیرہ اور بمعنی موہائے بالائے صدغین اور ہندی میں مینائے شراب یا شاخ تراشیدہ بلور یا اک قسم کی آتشبازی یا استخواں ساق گوسپند و گاؤ کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے۔ رشک مغفور ؎ ہیرے کی ہیں ہتھیلیاں تیری + انگلیاں ہیں بلور کی قلمیں۔ لمؤلفہ ؎ ہے جام مے کہ پھول کھلا ہے گلاب کا + نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی۔ اور لیزم بھی مختلف فیہ ہے۔ اکثر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے۔ اور شیخ ناسخ مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎ مجھ سے ہلوا تا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کا + اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا۔ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ مؤنث ہی بولا جاتا ہے۔ موسم ظالم۔ اور تراجم۔ دراہم۔ مراہم۔ بہائم۔ غنائم۔ لوازم۔ مکارم۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں جاجم۔ صبارم۔ لم۔ حلم۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ قم۔ قاقم۔ قلزم۔ کژدم۔ گندم۔ انجم۔ آبریشم۔ سرِ لستم۔ سیوم۔ چہلم۔ خشم۔ سم۔ کسم۔ گلدم۔ اور تکلم۔ تبسم۔ تظلم۔ ترحم۔ توہم۔ طلاطم تلازم۔ تراکم۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ دم۔ قرطم۔ کرکم مؤنث آتے ہیں۔

تنبیہ:۔ قم۔ اور تظلم کا استعمال کلام اساتذہ میں اس طور کہیں نہیں پایا گیا۔ کہ تحقیق اُن کے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مؤلف نے موافق اپنے عندیہ اور اُس کلیہ کے جو خاتمہ کتاب میں ضمن فوائد میں لکھا گیا ہے ان دونوں کو مذکر قرار دیا ہے۔ آئندہ جو فصحا کی رائے صوم۔ روم۔ نوم۔ یوم۔ مذکر ہیں۔ قوم۔ مؤنث ہے۔ قیوم۔ زقوم۔ بوم۔ روم۔ ہجوم۔ اور نجوم۔ رسوم۔ علوم۔ زقوم۔ وغیرہ مذکر آتے ہیں۔ خرطوم سموم۔ مرزبوم دھوم۵۲۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ موم۔ ہوم۔ مذکر ہیں۔ رحیم۔ کریم۔ حلیم۔ حریم۵۳۔ ادیم۔ جہیم۔

---

۵۱ شیخ ناسخ۔ وصف مژگاں میں یہ تیز اپنا قلم چلتا ہے + کہ کم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے ۱۲ منہ

۵۲ شیخ ناسخ۔ لڑکھڑاؤں گا عروج نشہ میں لو دیکھنا + ایک ٹھوکر میں کئی ٹکڑے خم کردوں ہوا ۱۲ منہ ولہ۔ بیشتر نشۂ ایجاد سے مے نوش ہوں میں + خم گردوں بھی نہ تھا جبکہ بیہوش ہوں میں ۱۲ منہ

۵۳ خواجہ آتش۔ کمر یار ہو گئی غائب + سُن کے دھوم اپنی ناتوانی کی ۱۲ منہ

دہیم - بیم - ترقیم - اقالیم - ملیم - مذکر بولے جاتے ہیں - اقلیم - شمیم - نسیم - گلیم - ریم - سیم - نیم - افیم اور تسلیم - تقدیم - تعظیم - ترمیم - تکریم - تقسیم - تعلیم - تقویم - تعمیم - وغیرہ مؤنث آتے ہیں - اور جیم - میم - جو حروف تہجی میں سے ہیں - مختلف فیہ ہیں - الا مؤلف کے نزدیک دونوں مذکر ہیں - چنانچہ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا ہے - ع برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمد کا - زخم - خصم - رحم - رحم - اعظم - ہضم - حکم - تخم - سقم - زعم - جرم - مذکر آتے ہیں - کرم مؤنث ہے - اور رسم - مختلف فیہ ہے - بعضے مذکر بولتے ہیں - بعضے مؤنث الا اکثر نظم اساتذ شعرائے متاخرین کے کلام میں مؤنث ہی پایا جاتا ہے - ناسخ مغفور ع رسم کی موقوف اُس نے نامہ و پیغام کی - برق مرحوم ؎ کشورِ عشق کی رسمیں عجب اُلٹی دیکھیں + سلطنت کرتے ہیں سب دل کے چرانے والے - خواجہ آتش - مرمٹے پر بھی مجھے رسمِ وفا آتی ہے - سید محمد خاں رند ؎ جو یوہیں تم سے بے وفا سب ہوں + رسم اُٹھ جائے آشنائی کی + فہیم - مذکر ہے - رشک مرحوم ع فہیم اپنا دل روشن ہے تصویر تصور کا + نیم - سیم - مؤنث ہیں -

فصل سی و سوم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں نون ہے

پان - خوان - بیان - دہان - زمان - زبان - نشان - جنان - دخان - گمان - کتان - کیران - قرآن - جہان - مکان - احسان - ایمان - ایقان - دوران - امکان - ایوان - دیوان - تاوان - آن بان - دندان - سندان - زندان - پان - رمان - عمان - کیوان - کتمان - بہتان - طوفان - طغیان - چوگان - کفران - پایان - شایان - جولان - درمان[۵۱] - ارمان - عنوان - نسیان - شیطان - رحمان - میدان - کنعان - انسان - حیوان - فقدان - طیران - حرمان - غلمان - مرجان - غلیان - قلیان - الحان - فرمان - سرکان - پیکان[۵۲] - نقصان - لیطلان -

---

[۵۱] رشک مغفور - اب تو درمان مسیحا بھی ضرر کرنے لگا ۱۲ منہ [۵۲] شیخ ناسخ مغفور - کی کشش دل نے ادھر کھینچا ادھر سفاک نے + ٹوٹ کر آخر مرے سینہ میں پیکاں رہ گیاں ۱۲ منہ ؎ یہ مشترک فیہ ہے مذکر آتش - اقلیم فقر سامنے اس کے کیا خراب + منحوس جس قدر سے ہما کا قدم ہوا ۱۲ منہ ؎ مختلف فیہ ہے - مثال مؤنث بحر ؎ ہر کلی گل کی نظر آتی ہے پیکاں تیر کی + ڈھونڈے شاخیں کہاں اب آشیانے کے لئے ؎ منیر لکھنوی -

سیلان میلان۔ آبان۔ تاوان۔ ہمیان۔ پیمان۔ اعلان۔ دامان۔ سامان۔ جانان۔ بعثان۔ سبحان۔ یزدان۔ قرآن۔ فرقان۔ نومان۔ کاشان۔ نیسان۔ ازفان۔ عرفان۔ عصیان۔ ایران۔ توران۔ طہران۔ جرجان۔ امعان۔ یونان۔ نجران۔ گواہان۔ سوہان۔ یاران۔ ہمدان۔ کرمان۔ آسمان۔ خانمان۔ دودمان۔ سائبان۔ بادبان۔ دیدبان۔ مہرگان۔ پریان۔ ارمغان[۵۱] عطردان۔ کاروان[۵۲]۔ قہرمان۔ خاوران۔ امتحان[۵۳]۔ تابدان۔ ارغوان۔ آشیان[۵۴]۔ آستان[۶۲] زقدان۔ استخوان[۵۵]۔ امتنان۔ شایگان۔ اصفہان۔ بوستان (باغ ۱۲)۔ ناودان۔ ہفتخوان۔ گلستان (باغ ۱۲)۔ اندجان شبستان۔ زمستان سیبستان (عیب قافیہ ۱۲)۔ زنخدان نیستان (پیر نالہ ۱۲) قلمدان۔ نمکدان۔ چراغان خراسان صفاہان (نام شہر ۱۲)۔ بیابان خیابان۔ گریبان۔ بدخشان مغیلان۔ دلبستان۔ سرطان۔ خفقان۔ رمضان۔ ہذیان یرقان خلجان۔ جریان سنبلستان عشق پیچان۔ تابستان (موسم گرما ۱۲) ہندوستان۔ بازرگان۔ رویان۔ سماں[۵۶] دھوان کنوان۔ پچھان۔ بچوان۔ دبانیان (ہندی ۱۲)۔ الوان۔ ساتوان۔ بھلاوان۔ اور آبدان۔ اعیان۔ اقران۔ اغوان۔ اجفان۔ الوان۔ اوزان۔ ارکان۔ ادیان۔ اذہان۔ اخوان۔ صبیان۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی (قسمے از تنباکو قلیان ۱۲) (نام ساز معروف ۱۲) (نام دوائی معروف ۱۲) مذکر آتے ہیں۔ آن۔ جان۔ ران۔ کان۔ نان۔ زبان۔ لسان۔ نسان۔ بنان۔ عنان۔ امان۔ خزان۔ توان[۵۷] فسان۔ کمان۔ برہان۔ دکان۔ مژگان۔ ریحان۔ فنجان[۵۸]۔ خفقان۔ پستان[۵۹]۔ شریان۔ ریسمان۔ داستان۔ زعفران (بہر کدام معنی خود ۱۲) کہکشان طیلسان۔ چیستان۔ نردبان[۶۰]۔ لب گردان۔ اذان[۶۱] مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور افشان۔ افغان۔ بالاتفاق مؤنث ہیں لیکن خواجہ آتش مرحوم نے خلاف رائے جمہور دونوں کو مذکر فرمایا ہے۔ ؎ حسن وجمال کو بھی طمع سیم وزر کی ہے + افشاں ہوا ہے یار کے رخسار کے لیئے۔ ولہ۔ پھر گئی آنکھو نمیں

---

۵۱ بحر مرحوم۔ کوئی تو اہل قفس کو بھی ارمغاں پہنچا ۱۲ ۵۲ ناسخ مغفور۔ کارواں باد بہاری کا رواں ہو جائے گا + ایک دن یہ باغ پامال خزاں ہو جائے گا ۱۲ ۵۳ ناسخ۔ فکر کر موقوف ناسخ جی ترا لگتا نہیں + پھر طبیعت کا کسی دن امتحاں ہو جائیگا ۱۲ ۵۴ شیخ ناسخ۔ جان پائے گا چمن اے گل تری گلگشت سے + ہر شجر میں مرغ جاں کا آشیاں ہو جائے گا ۱۲ ۵۵ جتنے ہیں صاحب سخن اُن کی طبیعت نرم ہے + ہے دلیل اس پہ زباں میں استخواں ہوتا نہیں ۱۲ ۵۶ بحر مرحوم۔ میری آنکھوں نے سماں برسات کا پورا کیا ۱۲ ۵۷ نواب علی خاں قہر۔ وصل کا مژدہ ہے ستوی دل + پیر میں اے ماہ تواں آگئی ۱۲ ۵۸ برق مرحوم۔ فنجان لعل یار عقیق یمن کی ہے ۱۲ ۵۹ برق مرحوم۔ کھل گئی نشہ کے عالم میں جو اُس کی پستان + سمجھے میخوار کہ بلور کا ساغر چمکا ۱۲۔ ۶۰ کیف۔ اے کیف مول لوں میں دل وجاں کو بیچ کر + بام دصال یار کی گر نردبان ملے ۱۲ ۶۱ مرزا برق مرحوم۔ اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا + کہاں کہاں ترا عاشق تجھے پکار آیا ۱۲ ۶۲ ناسخ۔ آنکھوں سے فائدہ جو نہیں تیری گرد راہ + حاصل جبیں سے کیا جو ترا آستاں نہیں ۱۲ منہ

وہ مژگاں برگشتہ تو پھر + ذکر ادرہ تھا جو ہم نے نالہ و افغاں کیا - اور کتان - بھی جو ایک
تخم کے معنی پر ہے مؤنث ہے - اور قماش معروف کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے
چنانچہ خواجہ آتش - مذکر فرماتے ہیں ۵ انہماک میں نے عالم اسباب میں کیا +
بنوائی چاندنی جو میسر کتاں ہوا + اور شان بھی عربی میں جو مرادف شوکت ہے - استعمال میں
مؤنث ہے اور فارسی میں زنبور و مگس کے چھتے کے معنی پر مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے
اور میان بھی نیام شمشیر یا کسی شے کے وسط کے معنے پر مذکر ہے اور کمر کے معنی پر مؤلف
کے نزدیک مؤنث ہے - اور گلستاں - بوستاں بھی باغ کے معنی پر مذکر ہیں - اور کتاب
معروف کے معنی پر مؤنث ہیں - بان - پان - لوہیان - سیان - کان - دان - تھان -
(الفاظ ہندی ۱۲) (بہر کدام معنے خود ۱۲) (مراد صدقہ ۱۲)
پکوان - دالان - چالان - ملتان - اوسان - گھمسان - نہان - پُران - مسان - پچھان -
(مقام معروف ۱۲)
بکھان - مرتبان - تامجان - پاندان - خاصدان - پیکدان - پرستان - بادبان - دہان
(گل معروف ۱۲)
گھان - مذکر آتے ہیں - تان - کھان - سان - گھان - چٹان - اٹھان - آن[۵۱] - بان -
(بہر کدام معنے خود ۱۲) (وزن معروف)
چھان - بنان - پہچان - کپڑ چھان - مؤنث بولے جاتے ہیں - تن - فن - فلن - لن - مین - قرن
(پہچاننا شناخت ۱۲) (نفی ۱۲)
لبن - ذقن - کفن - دہن - سخن - چمن - زمن - یمن - سمن - دمن - ثمن - دکن - وطن - شکن -
عدن - بدن - پرن - جوشن - گلشن - توسن - دامن - مامن - آہن - ارغن - قطرن - لادن
(جزیرہ معروف ۱۲) (ستارہ معروف ۱۲)
ہاون - سوہن - میکمن - مسکن - مخزن - مدفن[۵۲] - روزن[۵۳] - گلخن - روغن - خرمن[۵۴] - ارمن - ارزن -
(معروف ۱۲)
برزن - ایمن - سیون - قارغن - مابین - انادن - پنج تن - پیرہن - گلبدن - کرگدن -
(کوچہ ۱۲) (دشت معروف ۱۲)
یاسمن - ناردن - مادمن - اہرمن - آبرن - نشیمن - فلاخن - مطبخن - دست برنجن - پابرنجن -
آسن - باسن - سنگاسن - آنگن - ساون - بیٹھن - پیسن - چندن - بندھن - انجن - منجن -
بچپن - کندن - اٹکن - مٹکن - اُبٹن - کیٹگن - جوبن - دھووَن - بیگن - مکھن - سالن -
ٹانگن - بٹن - برتن - لچھن - گوبھن - ارگن - درشن - بن - رن[۵۵] - سن - بھن - تھن - گھن -

---

[۵۱] برق مرحوم - مجھ سے جو بات نکلی وہی کی تمام عمر + قائل ہوں برق آپ کی اس آن بان کا ۱۲ [۵۲] خواجہ آتش -
آخر کار تہ خاک ہی مدفن سب کا + اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو ۱۲ [۵۳] برق مغفور - تیر کا توڑ ہے تیر نظر عاشق میں
اس نے جوبن کیا روزن دیوار کھلا ۱۲ [۵۴] رشک مرحوم - داغوں سے اس طرح ہیں سر و تن بھرے ہوئے + پھولوں سے
جیسے خرمن گلشن بھرے ہوئے ۱۲ منہ شیخ ناسخ مغفور - آپ کی برق غضب کے آگے + یہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے ۱۲ منہ
[۵۵] اسیر مصرعہ - ابھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلا دآیا ۱۲ منہ

من ۔ جتن ۔ بھجن ۔ چرن ۔ ہرن ۔ برن ۔ (ہمایون) گہن ۔ ادھن ۔ اگھن ۔ دکھن ۔ ایڑن ۔ پلیتھن ۔ ہنٹ ۔ باون ۔ (دل ۱۲) بٹ ۔ راین ۔ سکھا رسن ۔ بانکپن ۔ (پاپوش ۱۲) نورتن ۔ (لباس ۱۲) پنسلوچن ۔ چھچھی بھون ۔ فیشن ۔ درجن ۔ اسٹیشن ۔ اور فتن ۔ (لغت انگریزی ۱۲) سنن ۔ منن ۔ مجن ۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں ۔ رسن ۔ شکن ۔ مجن ۔ زغن ۔ سوزن ۔ سوسن ۔ گردن ۔ معدن[۵۲] ۔ انجمن ۔ نسترن ۔ پرویزن ۔ (سپر ۱۲) ٹپن ۔ چکن ۔ (چیل ۱۲) پرن ۔ پھپن ۔ ڈگن ۔ جلن ۔ ہرن ۔ کرن[۵۳] ۔ چلمن[۵۴] ۔ الجھن ۔ اینٹھن ۔ (غربال ۱۲) پھڑکن ۔ (ہندی ۱۲) دھڑکن ۔ (اصول نواختن ۱۲) اچکن ۔ چپکن ۔ پلٹن ۔ پتن ۔ سوجن ۔ کھرچن ۔ ناگن ۔ پوچھن ۔ سیون ۔ (درخت ۱۲) چتون ۔ پھسلن ۔ امین ۔ سمرن ۔ گون ۔ چھیلن ۔ کترن ۔ ٹیکن ۔ اوتر ۔ جامن ۔ (راگنی معروف قماش ۱۲) نیشن ۔ (لغت انگریزی ۱۲) بلی لوٹن ۔ (دوائی معروف ۱۲) کلیجن ۔ (راگنی ۱۲) ساتا ۔ برہن ۔ مؤنث بولے جاتے ہیں ۔ اور لگن ۔ جو فارسی میں ایک طرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے ۔ رشک مغفور[۵۵] ؎ یہ ندامت ہے ترے جلوے سے اے شعلۂ طور + وجہ کیا آج جو محفل میں لگن یاد آیا ۔ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر مؤنث ہے اور کمتر کی زبان پر مذکر اور مؤلف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے ۔ اور ہندی میں لگن جس معنے پر ہے اس کو بالاتفاق سب مؤنث بولتے ہیں ۔ بالیں ۔ پوستیں ۔ شاہیں ۔ سرگیں ۔ قسطنطین ۔ آئین ۔ پائین ۔ آمین ۔ دین ۔ نرین ۔ (تکیہ و سرہانہ ۱۲) کین ۔ تین ۔ اربعین ۔ (مرغ شکاری ۱۲) پروین ۔ عروین ۔ فروردین ۔ (ماہ فارسی ۱۲) فرزین ۔ آبگین ۔ انگبین ۔ گل نگبین ۔ (گل قند ۱۲) صفین ۔ یقین ۔ (انجیر ۱۲) نگین ۔ عجین ۔ سرین ۔ (بیشہ ۱۲) سین ۔ شین ۔ اور براہین ۔ شرائین ۔ قوانین ۔ دواوین ۔ (نام مقام در عرب ۱۲) مضامین ۔ فرامین ۔ شیاطین ۔ سنین ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں ۔ زمین ۔ مکین ۔ طین ۔ (گل ۱۲) دوربین ۔ نفرین ۔ شہ نشین ۔ پائین ۔ (سالہ ۱۲) سکین ۔ آفرین ۔ یاسمین ۔ نسترین ۔ جبین ۔ آستین ۔ طنین ۔ چنان چنیں ۔ ترنجبین ۔ (کارد ۱۲) فسنتین ۔ شکنجبین ۔ پرچھائیں ۔ کھائیں ۔ (سر پیچیدن خود ۱۲) چھپائیں ۔ بائیں ۔ (سایہ ۱۲) یہیں ۔ بھیرویں ۔ اور تخمین ۔ تزئین ۔ (بہر کدام معنی خود ۱۲) تاہین ۔ تسخیں ۔ تسکین ۔ تحسین ۔ تلوین ۔ تلقین ۔ تمکین ۔ توہین ۔ (کلمہ نفی ۱۲) تضمین ۔ وغیرہ مؤنث آتے ہیں ۔ اور چین ۔ ملک معروف کے معنی پر مذکر ہے ۔ اور شکن کے معنی پر مؤنث ہے اور جنین کا اطلاق کودک مرد کودک زن دونوں پر کیا جاتا ہے ۔

---

۵۱ شیخ ناسخ ۔ جہنا ری سے ہے شعلہ قدم اُس رشک پری کا + پاپوش نے سیکھا ہے چلن کیا تری کا ۱۲ ۵۲ رشک مرحوم ع تجھ کو گہنے کیلئے ہیرے کی معدن چاہئے ۱۲ منہ شیخ ناسخ مغفور ۔ یہ اثر تری حنا کا ہے کہ کان لعل ہو + ایکدم آجائے گر ہیرے کی معدن زیر پا ۱۲ ۵۳ برق مرحوم ۔ تار چمکے عکس عارض سے نقاب یار کی + مہر کو گویا کرن سونے کا سہرا ہو گئی ۱۲ ۵۴ قبول مرحوم ع ۔ چلمن اُٹھی کہ نور کا بقعہ نظر پڑا ۱۲ ۵۵ یہ مشترک فیہ ہے چنانچہ حضرت ناسخ ہی نے دوسری جگہ مذکر باندھا ہے ۔ ناسخ ۔ لعل خنداں کا تصور دیدۂ گریاں میں ہے + دیکھنا لعل بدخشاں کا ہے معدن آب میں ۱۲ منہ

خون - نون ۔ ستون - شگون - جنون - سنون - فسوں[51] - سکون - سرون - برون - درون - فیشون - لطون - قرون - عیون - شئون - گلگون - جیحون - سیحون - گردون - شبخون - مضمون - مفتون - میمون - قانون - کانون - طاعون - بسیتون - جارغون - افتیمون - غاریقون - فیطون - بانا - صفون[52] - گیہوں - آغون - مذکر آتے ہیں - افیون - معجون - کون - چرن - چون - لون - ہون - چرن - چون مؤنث بولے جاتے ہیں - بھیروں - مذکر ہے - جوکھوں - مؤنث ہے - بھوں - گون - کپڑدھون مؤنث ہیں - پاؤں - گاؤں - داؤں - مذکر ہیں - چھاؤں - کھڑاؤں - کاؤں - آنوں - مؤنث ہیں - چھائیں - جھائیں - چائیں - چائیں - ٹھائیں - ٹھائیں - سائیں سائیں - کائیں کائیں - گائیں - مؤنث آتے ہیں - پون - بون - دوکون - مذکر ہیں - پون[53] - مؤنث ہے - ناخون - لہجون - اون - جون - مذکر ہیں - دون - سون - چون - مؤنث ہیں - لون - سلون - مذکر ہیں - اذن - حزن - مذکر ہیں - وزن - گوزن - مذکر ہیں - محن - صحن - مذکر ہیں - طعن - لعن - مؤنث ہیں - گلبن[54] - ناخن - کن - سخن - کن - ہن - پن - تن - اور یقن - بوطن - تسن - تفتن - وغیرہ مذکر آتے ہیں - دھن - ادھیڑبن[56] - تن تن - تن بھن - چھن چھن - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور بن - جنۃ الخضرا کے معنی پر مذکر ہے اور بیخ کے معنی پر مؤنث ہے - اماکن - دفائن - سفائن - قرائن - خزائن - نوائن - سواکن - مساکن - مطاعن - معاون - وغیرہ اور جن - سن - من - باطن - دن - مذکر آتے ہیں - اچوائن - ڈائن - گہن - من ہن - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور محاسن - خوبیوں کے معنی پر مذکر ہے - اور ڈاڑھی کے معنی پر مؤنث ہے - دین - عین - غین - حنین - شور و شین - بین - جین - کین - نین - اور شتین - ثقلین - کونین - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں - عین - زیب و زین - لحین - نعلین - فلالین - لالٹین - کاربن - لین - مؤنث آتے ہیں - بین - بین - تارپین -

---

[51] خواجہ آتش - کس کس نگاہِ ناز سے دیکھا میری طرف + کیا کیا نہ چشم یار نے مجھ پر فسوں کیا ١٢ [52] خواجہ آتش - کریں گے افترا شاعر قبائے یار پر کیا کیا + بنا ھیں گے باند ھنو ن اس لٹ لپٹی دستار پر کیا کیا ١٢ [53] بحر - تنکے چنتا باغ سے نکلا ہیں دیوانوں کی طرح + یوں تھی بادِ خزاں مجھ کو چھیڑتا ہو گیا ١٢ [54] شیخ ناسخ مرحوم - گڑ گئے گلبن ترے بوٹا سے قد کو دیکھ کر + تھا کفِ گل میں جو زر گو یا دفینا ہو گیا ١٢ [55] شیخ امان علی سحر - سیہ زلفوں سے افشاں جھڑ رہی ہے گورے گالوں پر + گھٹا گھنگھور چھائی ہے عجب مینہ ہن برستا ہے ١٢ [56] رشک مغفور - اُدھیڑبن میں اسی کے رہا کئے خیاط + کہ ہو گا اس کے انگرکھے میں کیا بجائے کمر ١٢ منہ

مذکر ہیں۔ بین۔ ق۔ ابین۔ الپین۔ مؤنث ہیں پھپن۔ لین۔ ڈین۔ مذکر آتے ہیں۔ دین مؤنث ہے۔ اذن۔ حصن۔ عدن۔ مرن۔ جشن۔ حسن۔ رکن۔ ملین۔ مذکر ہیں۔ امن۔ غبن مؤنث ہیں۔

فصل سی و چہارم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں واو ہے

رُو۔ گُو۔ بو۔ ہو۔ آہو۔ کاہو۔ یاہو۔ بازو۔ پہلو۔ زانو۔ ابرو[51]۔ گیسو۔ جادو۔ یزدانو۔ مینو۔ لیمو۔ چاقو۔ یابو۔ قابو۔ تمباکو۔ راسو۔ ہندو۔ لولو۔ ٹیکلو۔ بچھو۔ سبو۔ رفو۔ وضو۔ کدو۔ خلو۔ غلو۔ غلو۔ گلو۔ آلو۔ شفتالو۔ تالو۔ لجالو۔ سالو۔ بھالو۔ سنبھالو۔ ٹالو۔ پٹو۔ ٹٹو۔ لٹو۔ آنسو۔ اُچھو۔ جگنو۔ اُلّو۔ چلّو۔ نیبو۔ پیلو۔ گھنگھرو۔ گیرو۔ ردہو۔ آڑو۔ گوکھرو۔ لہو۔ کہرو۔ وغیرہ جن کے آخر میں واو معروف ہے۔ جملہ مذکر بولے جاتے ہیں۔ باستثنائے بو۔ جو۔ خو۔ آبرو۔ آبرو۔ ابرو۔ آبجو۔ آرزو۔ جستجو۔ گفتگو۔ شست و شو۔ نازبو۔ شبو۔ کوکو۔ ترازو۔ تگاپو۔ دارو۔ سیرارو۔ پرستو۔ زلو۔ نمو[52]۔ لو۔ بانو۔ جھاڑو۔ بچھو۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اور اُردو لشکر کے معنی پر مذکر ہے۔ اور زبان معروف کے معنی پر مختلف فیہ ہے۔ لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ میں ان معنی پر بھی مذکر ہے۔ اور سُو۔ جو طرف و جانب کے معنی پر ہے نہ کلام اساتذہ میں اس طور پر کہیں پایا گیا نہ فصحا کی زبان سے اس طرح پر سُنا گیا کہ مؤلف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقتِ ضرورت اگر استعمال کیا جائے تو مؤنث کیا جائے۔ آئندہ فصحا کی رائے اور گبھرو کا اطلاق محض مرد نوجوان پر کیا جاتا ہے۔ لشتو۔ کھنو۔ ملو۔ ننو۔ تمبو۔ للو۔ بتو۔ مؤنث آتے ہیں۔ اور گو۔ جو۔ گیند کے معنی پر ہے۔ مختلف فیہ ہے۔ لیکن مؤلف کی زبان پر صرف مذکر ہے۔ جوجو۔ گو۔ پرتو[53]۔ درو۔ کہو۔ مذکر آتے ہیں۔ رو۔ ضو۔ گرو۔ قلمرو[54]۔ تگ و دو

---

[51] ناسخ۔ مجھ کو یاد آتا ہے ناسخ کوئے جاناں باغ میں۔ خواجہ آتش۔ رنگین رہے گا خونِ شہیداں سے کوئے دوست + فردوس کی بہار کو بیم خزاں نہیں ۱۲ [52] ناسخ۔ تیری ابرو نہیں محرابِ حرم ہیں قاتل۔ کیوں نہ ہم آٹھ پہر صورتِ شمشیر رہیں۔ مرزا برق۔ تا فلک لے دہر دشس شہرہ تمہارا ہو گیا + خال سے ابروئے پُرخم چاند تارا ہو گیا۔ تجر۔ کاکل نے اس کی مار اُتارا کمند سے + کھنچے سرو ہی ابروئے خمدار رہ گیا ۱۲ [53] بحر ع۔ سبزے نے نمو کی ہے عقیقِ شجری سے ۱۲ [54] مرزا برق۔ نہال پر ثمر قد ہے صفائی اس کو کہتے ہیں + نظر آتا ہے پرتو سیبِ زنخداں کا ۱۲ [55] آتش مرحوم۔ چند پریاں بھی کردیں مثلِ سلیمان تسخیر + یہ قلمرو بھی رہے زیرِ نگیں تھوڑی سی ۱۲ [56] یہ مشترک مذکر و مؤنث دونوں طرح ہے۔ چنانچہ مثال میں مصنف صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے ۱۲ [56] یہ تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ چنانچہ آتش ہی کے کلام میں موجود ہے۔ آتش۔ اللہ کے کرم سے بتوں کو کیا مطیع + زیرِ نگیں قلمروِ ہندوستان ہوا۔ منیر لکھنوی۔

روارو - بو - پو - لو - مؤنث بولے جاتے ہیں - سرو - تارو - ہرو - مذکر آتے ہیں - تجو - مذکر ہے - نجو - مؤنث ہے - سہو - لہو - مذکر ہیں - دیو - ریو - گیو - غریو - سیو - جنیو[۵۱] - مذکر ہیں - بیو - مؤنث ہے - داؤ - پاؤ - پلاؤ - چلاؤ - بہاؤ - تاؤ - نیچاؤ - پچاؤ - بناؤ - بھراؤ - لگاؤ - پٹاؤ - لداؤ - پڑاؤ - الاؤ - بہاؤ - بلاؤ - جھکاؤ - نان پاؤ - اُتار چڑھاؤ - گھاؤ - جماؤ - چھپاؤ - برتاؤ - چلچلاؤ - دباؤ - رکاؤ - چھڑکاؤ - اٹکاؤ - وغیرہ - جن کے آخر میں واؤ موقوف ہے سب مذکر بولے جاتے ہیں - سوا - ناؤ اور باؤ کے کہ یہ دونوں لفظ مؤنث آتے ہیں - اور گاؤ - حیوان معروف کے معنے پر مؤنث آتا ہے - اور ہندی میں تکیہ کلاں کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور واؤ جو حروف تہجی میں سے ہے تذکیر و تانیث میں مشترک ہے - لیکن مؤلف کے عندیہ میں مذکر ہے -

فصل سی و پنجم[۳۵] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں ہائے ہوز ملفوظ ہے

اللہ - ماہ - گناہ - اشتباہ - انتباہ - اکراہ - فراہ - پناہ - بیاہ - تراہ - کڑاہ - اور اشباہ - جباہ - میاہ - افواہ - مذکر آتے ہیں - آہ - باہ - تاہ - راہ - رسم وراہ - کاہ - واہ - چاہ - پگاہ - گیاہ - رفاہ - نگاہ - سیاہ - کلاہ - خرگاہ - درگاہ - تنخواہ - روباہ - دستگاہ - کارگاہ - بارگاہ - خانقاہ - نانخواہ - مہرگیاہ - مردم گیاہ - واویلاہ - پاہ - بسم اللہ[۵۲] - تھاہ - تراہ - مؤنث بولے جاتے ہیں - اور جاہ - مختلف فیہ ہے - بعضوں کے عندیہ میں مؤنث ہی بعضوں کے نزدیک مذکر ہے - چنانچہ شعرائے متقدمین سے میر تقی مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎

ہم جاہ و حشم یاں کا کیا کہتے کہ کیا جانا + خاتم کو سلیماں کے انگشتر پا جانا - اور مؤلف کی رائے میں بھی جاہ مذکر ہے - اور چاہ بھی جو فارسی میں کوئیں کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور ہندی میں محبت و خواہش کے معنے پر مؤنث بولا جاتا ہے - کوہ - کروہ - گروہ - انبوہ - اندوہ - مذکر آتے ہیں - شکوہ - الڑہ - کوہ - کموہ - مؤنث بولے جاتے ہیں - چپہ - جگہ - شہ - مؤنث آتے ہیں - کہ دمہ یہ دونوں لفظ معاً بولے جاتے ہیں - اور مذکر آتے ہیں - زرہ - زرہ گرہ - مؤنث آتے ہیں - تنقہ - تشبہ - تفکہ - تنبہ - تبرہ - تشابہ وغیرہ مذکر آتے ہیں -

---

۵۱ بحر مرحوم - دھاگا دیا بتوں نے خفا دیکھ کر مجھے + اٹھا جو میں جنیو کمر سے لپٹ گیا ۱۲ منہ ۵۲ شیخ ناسخ مغفور ؎ تھا شروع عاشقی دن میری بسم اللہ کا ۱۲ منہ

سوا اُس کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے۔ شبہہ۔ مذکر ہے۔ گُنہ۔ مؤنث ہے۔ تیہہ بیابان مذکر ہے۔ پیہہ شبیہہ۔ اور شبہہ تنبیہہ۔ تنزیہہ۔ توجیہہ وغیرہ مؤنث ہیں۔ ٹھاٹھ۔ کاٹھ۔ نیہاں کا ماٹھ۔ مذکر آتے ہیں۔ بیساکھ۔ مذکر ہے۔ راکھ۔ ساکھ۔ لاکھ۔ مؤنث ہیں۔ ساتھ[۵۱]۔ ہاتھ۔ مذکر ہیں۔ تیرتھ[۵۲]۔ مذکر ہے۔ رتھ۔ نتھ۔ مؤنث ہیں۔ کنٹھ۔ نیلکنٹھ۔ مذکر ہیں۔ دُکھ۔ سکھ۔ نین سکھ۔ مذکر ہیں۔ بوجھ۔ سوجھ۔ مؤنث ہیں۔ اوجھ۔ بوجھ۔ مذکر ہیں۔ ساٹھ۔ گانٹھ۔ مؤنث ہیں لٹھ۔ بٹھ۔ بیرٹھ۔ مذکر ہیں۔ پلٹھن۔ سوکھٹہ۔ مؤنث ہیں۔ پیٹھ۔ اپیٹھ۔ مؤنث ہیں۔ اساڑہ لاڑہ۔ مذکر ہیں۔ باڑہ۔ داڑہ۔ گاڑہ۔ مؤنث ہیں۔ مگرمچھ۔ مذکر ہے۔ کھرکھ۔ مؤنث ہے۔ باچھ۔ چھاچھ۔ مؤنث ہیں۔ دودہ۔ ریچھ۔ سنگھ۔ گڑہ۔ گہہ۔ نہ۔ مذکر ہیں۔ اونکھ۔ پٹھ۔ کوڑہ چکاچوند[۵۳]۔ سادہ[۵۴]۔ لونہ۔ موٹھ۔ سونٹھ۔ آنکھ۔ مونچھ۔ پودہ۔ کوکھ۔ لیکھ۔ اینڈہ۔ سندہ۔ مؤنث ہیں۔

فصل سی و ششم[۳۶] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ ہے

نسخہ۔ صفحہ۔ روضہ۔ بیضہ۔ ذرّہ۔ طرّہ۔ نوحہ۔ نغمہ۔ جلوہ۔ نظارہ۔ مقابلہ۔ معاملہ۔ مشاعرہ۔ مناظرہ۔ مجادلہ۔ غنچہ۔ لالہ۔ نالہ۔ پردہ۔ دودہ۔ دیدہ۔ شیشہ۔ آئینہ۔ پیمانہ۔ قرابہ۔ پیشہ۔ زمزمہ ہزہ۔ وغیرہ۔ جس لفظ کے آخر میں تائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے۔ باستثنائے توبہ۔ دجنہ و دفعہ۔ دفعہ و زہرہ[۵۵]۔ و فاختہ[۵۶] و مژہ[۵۷]۔ کہ یہ چار پانچ کلمے مؤنث بولے جاتے ہیں۔

[۵۱] برق مغفور۔ اسی صورت سے ہر دم ہم جو خطِ شوق لکھیں گے + اُڑے گا ساتھ دروازے پر اس کل کے کبوتر کا ۱۲

[۵۲] بحر مرحوم۔ بتانِ ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیرتھ ہے۔ بحر مرحوم نے لفظ تیرتھ کو بدون ہا قافیہ قامت و الف میں کہا ہے۔ لیکن مؤلف کی تحقیق میں یہ لفظ ہائے مخلوط التلفظ کے ساتھ ہے ۱۲ [۵۳] بحر مرحوم سے سورج لکھی کو بحسر چکاچوند ہو گئی + تم نے ذرا جو داغ سے پھاہا اُٹھا لیا ۱۲ [۵۴] ناسخ مغفور۔ سادہ کسی رند کو کب خانہ خمار کی تھی + صبا مرحوم۔ سادہ نہ دنیا کی اسے ہے نہ خبر عقبیٰ کی + اپنے کچھ اور ہی عالم میں رہا ہے دیوانۂ عشق ۱۲ منہ

[۵۵] برق مرحوم۔ غضب کیا جو جوانی میں توبہ برق نے کی + اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا ۱۲ منہ

[۵۶] لمؤلفہ۔ زہرہ دل تھام کے اے ماہ جبیں بیٹھ گئی ۱۲ منہ [۵۷] لمؤلفہ۔ فاختہ رونے کو بلبل کے قریں بیٹھ گئی ۱۲ منہ [۵۸] شیخ ناسخ۔ مژہ جو ہے وہ گویا آبِ زباں کا کام کرتی ہے۔ مرزا برق۔ دہر مژہ چشم فسوں گر کو زباں ہوتی ہے ۱۲ منہ

اور فاتحہ۔ مختلف فیہ ہے مرزا مہدی قبول مرحوم مؤنث کہتے ہیں ؎ قبر مجنوں پر فاتحہ پڑھ دی + نجد کا جب ملا مقام ہمیں۔ اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہیں ؎ فاتحہ تھا کس شہید عشق کا + رات بھر درگاہ میں ماتم رہا۔ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحائے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہیں اور مؤلف کی زبان پر بھی مذکر ہے اور سبحہ بھی تذکیر و تانیث میں مشترک ہے۔ ناسخ مغفور اور صبائے مرحوم نے مؤنث فرمایا ہے۔ ناسخ مصرعہ۔ سبحہ زاہد نے بنائی دانہ انگور کی۔ صبا مصرعہ۔ سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار پھری۔ اور اسیر مرحوم مذکر کہتے ہیں۔ مصرعہ۔ سبحہ میرے ہاتھ میں ہے دانہ انگور کا۔ لیکن مؤلف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے۔ اور پنبہ کو بھی روئی کے قیاس پر بعضے مؤنث تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے۔ مرزا برق مغفور۔ مصرعہ۔ پنبہ مینا بنا بتی چراغ طور کی۔ ناسخ مرحوم ؎ جراح اپنے پنبہ و مرہم کو دور رکھ + بھڑکیں گے اس سے اور مرے شعلہ ہائے داغ۔ اور ہمزہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہیں بعضے مؤنث لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مؤلف بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے۔

فصل سی و ہفتم[۳۷] اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں یائے تحتانی ہے

تعدی۔ تعلی۔ تسلی۔ تجلی۔ ترقی۔ تشفی۔ کرسی۔ رباعی۔ مشتری۔ روی۔ بدی۔ کجی۔ راستی۔ درستی۔ ہستی۔ پستی۔ کشتی۔ کشتی۔ بولی۔ ٹوپی۔ پالکی۔ بکھی۔ کنگھی۔ دستی۔ چھٹی۔ گالی۔ بجلی۔ مچھلی۔ کوٹھی۔ چھتری۔ ڈولی۔ مرزائی وغیرہ جس کلمہ کے آخر میں یائے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے۔ سوا افعی۔ وادی۔ طوبیٰ۔ دعویٰ۔ معنی۔ ماضی۔ والی۔ قاری۔ پانی۔ موتی۔ دہی۔ گھی۔ جی۔ ہاتھی۔ اور لالی۔ لیالی۔ حوالی۔ موالی۔ اہالی۔ معاصی۔ نواحی۔ وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہیں۔ اور طوطی۔ ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ بحر مرحوم ؎ مشہور ہے اُس سبزۂ رخسار کا + خوب طوطی بولتا ہے یار کا۔ مرزا برق مغفور ؎ کیا بولتا ہے طوطی شیریں مقال یار + شہرہ جہاں میں ہے خط ہمثال کا + خواجہ وزیر ؎ ہے شیشۂ سبز گرم قلقل + طوطی مستوں کا بولتا ہے۔ اور جہاں اپنے معنی حقیقی پر آتا ہے مؤنث استعمال ہوتا ہے۔ رشک مغفور ؎ آئینہ ہوتا ہے منہ دیکھ کے پانی پانی + طوطیاں ہوتی ہیں سنکر تری تقریر سفید۔ اور پری کو بھی جہاں شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہیں، مذکر

استعمال کرتے ہیں۔ خواجہ آتش ؎ کیا کیا پری اوتارے ہیں شیشہ میں آہ نے + جن کونسا پلیتہ سے اپنے نہیں جلا۔ اور اُس کے معنے اصلی پر مؤنث بولتے ہیں۔

تنبیہ:۔ معنی کا جو تذکیراً استعمال کیا جاتا ہے تو کسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ برق مغفور فرماتے ہیں ؎ لفظ سے معنی پوشیدہ نکالے ہم نے + سخن یار سے گویا دہن یار ملا۔ شیخ ناسخ مغفور ؎ باندھے ہیں کاکل پیچاں سے کے جو اکثر مضمون + اسی لئے رکھتے ہیں معنی مرے اشعار کے پیچ۔

بی۔ پی۔ تی۔ ثی۔ جی۔ خی۔ ری۔ زی۔ نی۔ ہی۔ لی۔ سے۔ دے۔ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ دے شے۔ تے۔ مے۔ نے۔ ہے۔ ہے۔ جے۔ لے۔ آبلے۔ مؤنث آتے ہیں۔ خوی۔ حی۔ طی۔ ری۔ مذکر بولے جاتے ہیں۔ اور پے فارسی میں غضب کے معنی پر مذکر ہے۔ اور ہندی میں تہمت و عیب کے معنی پر مؤنث ہے۔ غشی۔ رحی۔ سعی۔ نفی۔ وحی۔ نہی۔ وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر میں یائے موقوف ہے۔ مؤنث بولا جاتا ہے سوائے جدی کے جو ایک بُرج معروف کا نام ہے۔ بروج فلکی میں سے۔ رائے۔ جائے۔ جائے۔ لائے۔ نائے۔ ہائے۔ وائے۔ گائے۔ مؤنث آتے ہیں۔

؎ آتش شیشے کے منہ کی طرح رکھتا ہے دروازے کو بند + باغباں کیا سیر کو آئی ہیں پریاں باغ میں ۱۲

راشد کمپنی دیوبند کی چند مفید و کارآمد کتابیں

بہشتی زیور اطہری مجلّد	عہ/	الشہاب الثاقب	۱۲/عہ	فوائد مکیہ	۴/	مالابدمنہ فارسی	عہ/
رسالہ تذکیر وتانیث	۱۲/	سیرت خاتم الانبیاء	عہ۴/	جمال القرآن	۴/	مالابدمنہ اُردو	عہ۴/
اسلام عاشقی	للعہ/	اصلاح الرسوم	عہ۴/	ضیاء القرآۃ	۶/	کریما جلی قلم	۳/
صراطِ مستقیم	عہ۴/	تعلیم الدین	عہ/	زاد السعید	۴/	کریما مترجم	۳/
اشرف المواعظ کامل	عہ۱۲/	اعمالِ قرآنی	۱۰/	حقوق الاسلام	۱۰/	حمد باری	۴/
ہر چہار حصہ		آداب المساجد	۶/	ڈاڑھی کا فلسفہ	۱۰/	خالق باری	۳/
کلیات امدادیہ	عہ۸/	آداب المعاشرت	۴/	مکتوبات شیخ الہندؒ	۱۰/	تیسیر المبتدی کامل	۱۰/
ضیاء القلوب	۱۴/	القول المتین	۳/	شب برات	۱۰/	چہل سبق	۶/
غذائے روح	۸/	میراث المسلمین	۳/	حفظ الایمان	۳/	گفتگو نامہ	۳/
مثنوی تحفۃ العشاق	۶/	جمال قاسمی	۳/	جزاء الاعمال	۶/	مصدر فیوض	۱۰/
جہاد اکبر	۴/	رفع التضاد	۳/	سلاسل طیبہ	۶/	پند نامہ	۸/
گلزار معرفت	۳/	مناجات مقبول	عہ۸/	تعبیر نامہ خواب	۳/	گلزار دبستاں	۸/
رسالہ درد غمناک	۱۰/	اغلاط العوام	۳/	اعجاز القرآن	۸/	حکایاتِ لطیف	۶/
نالۂ امداد غریب	۱۰/	صفائی معاملات	۶/	دعائے گنج العرش عکسی رنگین	۳/	صفوۃ المصادر	۴/
بیان وحدۃ الوجود	۱۰/	ارشاد مرشد	۳/	خطبہ شہید	۶/	مفید نامہ	۴/
احکام التجلی	۵/	خطبہ ماثورہ	۸/	خیرۃ الفقہ	۶/	رسالہ نادر	۳/
تیسیر المنطق	۶/	خطبہ جمعہ	۴/	حجۃ الاسلام	۳/	اُردو کا قاعدہ	۲/
تعبیر صادق	۱۰/	تجوید القرآن	۴/	تحذیر الناس	۶/	اردو کی پہلی انجمن حمایت اسلام لاہور	۳/
ارشاد النبی	۱۰/	نزہۃ القاری	۳/	راہ نجات	۴/	اردو کی دوسری 〃	۷/
فرحۃ الصائمین	۳/	آداب القرآن	۴/	طریقہ مولود شریف	۳/	اردو کی تیسری 〃	۱۰/

یہ کتاب نیز ہر قسم کی درسی وغیر درسی قرآن مجید پارے
قاعدے حمائلیں پنج سورے عمدہ وارزاں ملنے کا پتہ:- راشد کمپنی دیوبند (یو-پی)

مذہبی، اخلاقی، طبی، فقہی اور اقتصادی معلومات کا لاثانی ذخیرہ

بہشتی زیور کامل

مؤلفہ:- حضرت اقدس سراج الفضلاء مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بہشتی زیور اپنی شہرت اور مقبولیت کے لحاظ سے ایک ایسی کتاب ہے جس کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ دنیا میں اُردو کی شاید ہی کسی دوسری کتاب کا مقام اتنا مقبولِ عام ہو، باتفاق مذہبی اکابر معلومات کیلئے اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

بہشتی زیور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مختلف مقامات سے طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے۔

ہم نے حضرت تھانوی رحؒ کے اصل مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر مدلّل عمدہ طباعت وکتابت کیساتھ شائع کیا ہے۔ تاکہ معمولی اُردو پڑھا لکھا آدمی بھی اسکو بسہولت پڑھ سکے۔ اور پورا فائدہ اٹھا سکے۔ کاغذ گلیز عمدہ غیر مجلّد۔ قیمت معہ (مجلد ؎)

ضخامت ۴۳۴ سائز $\frac{20 \times 26}{8}$

تاریخ اِسلام (اُردو)

یعنی

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری

مؤلفہ:- الحاج حضرت مولانا مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی

اس سے بہتر اور مستند کوئی کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں اب تک شائع نہیں ہوئی۔ اس میں قریباً تمام حالات احادیثِ صحیحہ سے ماخوذ ہیں۔ چاہِ زمزم کے نمودار ہونیکے وقت سے سیّد الابرار سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے اور حضرت ابو ایّوب انصاری کے مکان پر قیام فرمانے اور فتح مکہ وغیرہ کے تمام مفصّل حالات بہت ہی پیاری اور شیریں زبان میں درج ہیں، اسکی تمام خوبیاں دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ شروع کرنیکے بعد جبتک ختم نہ ہو جائے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ یہ کتاب اس سے پہلے بھی طبع ہوئی تھی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی تھی حال میں بعض مخلص حضرات کی اصرار اور کثرتِ فرمائشات کو دیکھتے ہوئے ہم نے بہترین کتابت و طباعت کیساتھ طبع کرائی ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف للعہ

مناجات مقبول

جس میں تمام دعائیں، قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے حضرت الحاج مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحؒ نے جمع فرما کر ہفتہ کے ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ سات منزلوں میں تقسیم فرمائیں اور جس کا اُردو ترجمہ بھی سات منزلوں میں کرا دیا گیا ہے۔ یہ بھی ہر دن کیلئے علیحدہ علیحدہ مخصوص ہے۔ دعائے حزب البحر و مثنوی ہفت احزاب و شجرات چشتیہ مکمل و اسماء بدریین اور بعض اہم فوائد نافعہ ضروریہ شامل ہیں۔ کتابت و طباعت عمدہ، کاغذ گلیز اعلیٰ ٹائٹل خوشنما دیدہ زیب۔ قیمت غیر مجلد عہ۔ مجلّد پارچہ سالم ۲/ روپیہ۔

ہر قسم کی درسی وغیر درسی کتب قرآن شریف وحمائلیں معریٰ ومترجم پنجسورے پارے قاعدے یکجا ملنے کا پتہ:- راشد کمپنی دیوبند ضلع سہارنپور (یو۔پی)

١٨٣٢